اور موجودہ وقت اور حالات کا تقاضا ہے کہ اس قسم کے درپیش مسائل پر اپنی پوری توجہ مرکوز کریں۔ اس لئے کہ اس ضمن میں ہماری معمولی غفلت بھی ہمارے نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ جس کا بعد میں ہم تلافی بھی نہ کر سکیں گے۔

ایک حدیث شریف ہے:

ترجمہ: جو لوگ انسانوں کو خیر اور فضیلت کی راہ کا سبق سکھاتے ہیں خداؑ اس کے رسولؐ، فرشتے، زمین اور آسمان میں بسنے والے حتیٰ حیوان پرندے چرندے اور دریاؤں کے گہرائی میں مچھلیاں اور بلوں میں رہنے والی چیونٹیاں بھی ایسے معلموں اور آموزگاروں پر درود و تہنیت بھیجتے ہیں۔ قرآن کریم اور سنت رسولؐ کی روشنی سے ہمیں علم و معلم کے اعلیٰ مقام اور درجے کا پتہ چلتا ہے کہ ان کا مقام کتنا بلند ہے۔

خداوند کریمؒ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: کیا وہ لوگ جانتے ہیں اور وہ جو کہ نہیں جانتے آپس میں برابر ہیں؟

ایک عالم مسلمان اور ایک غیر عالم مسلمان میں بہت فرق ہے حتیٰ ایک عالم مسلمان کا مرتبہ ایک پارسا اور مجاہد مسلمان سے بالاتر ہے، علم اور بے علم کی اہمیت کے فرق کو انسانوں میں تو کیا حتیٰ حیوانوں میں بھی خوب مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک تربیت یافتہ حیوان اور غیر تربیت یافتہ حیوان کے درمیان بہت فرق موجود ہے۔

ہم ایک باز یا عقاب کو شکار کی تعلیم دیتے ہیں جب وہ تربیت پا لیتا ہے تو اس کا شکار حلال ہوتا ہے۔ اگر باز یا عقاب تعلیم پانے سے پہلے کوئی شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے مگر جونہی اس نے تربیت حاصل کر لی اس کا کیا گیا شکار حلال اور پاک ہو جاتا ہے۔ یوں جیسے اسے ہم نے اپنے ہاتھوں سے ذبح کیا ہو۔ ایک باخبر اور آگاہ مجاہد اچھی طرح جانتا ہے کہ اس نے کس لئے جہاد شروع کر رکھا ہے اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ کس راستے پر رواں ہے اور اس نے اللہ کی راہ میں کیا کام انجام دینا ہے لہٰذا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ ایسا مجاہد دشمن کے فریب اور دھوکے میں آجائے وہ اسلامی انقلاب کی سیر سے منحرف ہو کر اپنا اسلحہ دشمن پر استعمال کئے بغیر کبھی بھی نہیں رکھے گا اور ایک غیر اسلامی نظام کو ہرگز قبول نہیں کرے گا۔

میرے عزیز بھائیو! ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے دشمنوں نے ہمارے راستے میں کیسے کیسے جال بچھا رکھے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ دشمن کی جانب سے ہمارے خلاف زہرآلود پروپیگنڈہ جاری ہے وہ دھوکہ اور فریب کے تانے بانے سے مختلف قسم کے جال بنا کر ہمیں شکار کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور ہمارے خلاف مختلف قسم کے منصوبے بنا رہا ہے مثال کے طور پر ظاہر شاہ یا کسی ایسے دوسرے شخص کو جو مجاہدین کی صفوں سے لاتعلق ہو۔ افغانستان کا سربراہ بنانے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ بعض عاقبت نااندیشوں کا خیال ہے۔ کہ ظاہر شاہ یا کسی دوسرے شخص کی سربراہی کا مسئلہ اتنا اہم نہیں جتنا افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلاء کا مسئلہ ہے

تاکہ وہ بخیر و عافیت اپنے گھروں کو واپس لوٹ سکیں۔ لیکن ہم سب سمجھتے ہیں کہ جب تک افغان مجاہدین کو سرکاری طور پر تسلیم نہ کیا جائے اور اس کے اسلامی تشخص کو قبول نہ کیا جائے یا انہیں افغان عوام کے ارادوں کا واحد ترجمان نہ مانا جائے اس وقت تک ہمارا جہاد جاری رہے گا۔ باہر سے کسی دوسرے شخص کو افغانستان پر مُسلط کرنے کا مطلب تو یہ ہوا۔ کہ ایک اندھے شخص کے ہاتھوں سے اس کی لاٹھی لے کر اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیا جائے اور وہ جہاں گرے گر جائے ابھی جب کہ دنیا کے مختلف ملکوں کی طرف سے ہماری سیاسی شناخت نہیں کی گئی ہے اکثر اسلامی ملک کبھی ہمیں مہاجرین کے لیڈروں کے نام سے یاد کرتے ہیں اور کبھی دیگر عناوین سے۔ جب تک دنیا کے ملکوں کی طرف سے ہماری سیاسی شناخت اور پہچان نہیں کی جاتی اور افغان مجاہدین کو افغان عوام کے مستقبل کے تعین کا واحد ترجمان نہ سمجھا جائے اور مجاہدین کی خواہشات کے برعکس اگر کسی کو افغانستان کا سربراہ مقرر کیا گیا تو مجاہدین افغانستان کو اپنے ردّ عمل کے اظہار کا پورا پورا حق حاصل ہوگا

بہر حال ہمیں اپنی آئندہ حکومت کے انتخاب اور دشمن کے زہریلے پروپیگنڈوں کو ناکارہ بنانے کے لئے عمیق آگاہی کی ضرورت ہے۔ ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ وہ اپنے ناپاک حربوں کے ذریعے ہمارے درمیان پھوٹ ڈال کر ہمیں آپس میں لڑائیں وہ چاہتا ہے کہ افغان عوام کو اسلامی انقلاب کی حقیقی کامیابیوں سے بدظن کریں اور ہمارے اسلامی کارواں کی مسیر کو سیدھے راستے سے دوسری

جانب موڑ دیں۔ ہمارے دشمن چاہتے ہیں کہ وہ ان پروپیگنڈوں سے یہ معلوم کر سکیں کہ وہ افغانوں کی توجہ اپنے مقصد سے ہٹانے میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں؟

انقلاب بذات خود ایک مشروع اور قانونی حق ہے۔ انقلاب کو کامیابی کی نہائی منزل تک پہنچانے کے دوران عوام سے ریفرنڈم کرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اس اہم اور حساس موقع پر دشمن چاہتا ہے کہ وہ ہمارے اسلامی انقلاب کی مسیر میں روڑے ڈال کر ہمارے ابتکارات کو ہم سے چھین کر کسی اور کے سپرد کر دے۔ انقلاب کرنا ہمارا مشروع حق ہے اور اس میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمارا انقلاب اپنی نہائی کامیابی کی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے انقلاب کی کامیابی کے بعد جب سفاک دشمن ہمارے ملک سے نکل جائے ملک میں امن و امان کی فضا بحال ہو جائے اور عوام پورے اطمینان کے ساتھ اپنے مستقبل کا تعین کر سکیں۔ تو انہی شرائط میں ریفرنڈم کرانے اور شوریٰ کے تعین کا عمل درست اور بجا طور پر لایا جا سکتا ہے تاکہ وہ ملک کے لئے قانون بنائے اور عوام کے دلخواہ اور ہر دلعزیز افراد اقتدار حکومت کو سنبھال سکیں۔ لہٰذا اس حساس موقع پر ہمارے سبھی بھائیوں اور تنظیموں کے مخلص اور مومن بھائیوں سے خواہش ہے کہ اگر وہ واقعتاً اسلامی انقلاب کی کامیابی چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ خود کو اپنے انقلاب اور اپنے مجاہد عوام کو بہ اصطلاح " کالے چنے کے پیچھے نہ بھیجیں " جس کام کا کوئی مثبت نتیجہ نہ ہو اس پر وقت صرف کرنا بے فائدہ ہے انقلاب کی ضرورت اور اسلامی مصلحت کا تقاضا ہے کہ موجودہ شرائط میں جہادی تنظیمیں ان مسائل کو طول نہ دیں۔ کیونکہ اس حساس اور اہم ترین موقع پر وقت کو ضائع کرنا اسلامی انقلاب کی عظمت، شوکت اور وقار کو دھچکا لگانے کے مترادف ہے۔ بہر حال جہاں تک میرا تعلق ہے ہم نے ہمیشہ یہ اعلان کیا ہے اور اعلان کرتے چلے آرہے ہیں کہ ہر وہ راستہ جس کے ذریعے یہ مسئلہ جلد از جلد اور مختصر مدت میں حل ہو۔ ہم اس کی تائید اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار ہیں۔

جہاد اسلامی میں قیادت کی مشکل کو جہاد کے زعماء ہی بہ طریق احسن حل کر سکتے ہیں ایک آسان شکل میں ایک شوریٰ کا قیام کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ ابھی تک صف واحد کی تشکیل نہیں دی گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اقلیتوں کی رائے بھی اکثریت کی مساوی ہو۔ یا وہ کوئی اور راستہ انتخاب کریں۔ ہر صوبے میں ہر تنظیم کے مجاہدین آپس میں فیصلہ کریں کہ وہ اپنے کمانڈروں جہاں میں سے پانچ پانچ یا دس دس افراد کا چناؤ کریں۔ پھر وہ سب آپس میں باہمی مشورے سے اتنے افراد کا چناؤ کریں جن پر ان کی رائے ایک ہو۔ یعنی دس، آٹھ یا سات افراد یقیناً وہ تمام افراد افغانستان کے جہادی محاذوں پر اپنا نفوذ اور جہادی اعتبار رکھتے ہوں گے ان کی حق تلفی نہیں ہو گی۔ جن لوگوں نے جہاد میں بہترین کردار ادا کیا ہے انہیں زیادہ حق دیئے جائیں گے میں نے آج ایک عظیم اجتماع میں اعلان کیا ہے کہ آئندہ ان مسائل پر گفت و شنید ہو گی۔ امید ہے کہ ہمارے بھائی ان مسائل کو حل اور دور کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں گے۔

میرے عزیز بھائیو! یہ ٹھیک ہے کہ آج اسلامی دنیا کو بے شمار مسائل اور مشکلات کا سامنا ہے، عالم اسلام کی مشکلات کے پیش نظر ہمارے مجاہدین مجاہدین اپنے خون میں غرق ہیں اور ایسی مشکلات میں گھرے ہیں کہ کوئی یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ ان مشکلات کے باوجود افغان مجاہدین اپنے برحق دعوے پر پامردی سے قائم ہیں شاید ہمارے اکثر بھائی یہ جانتے ہیں کہ مکہ معظمہ

> ۱۴ لاکھ کمیونسٹوں کو جب چلی کی حکومت کے خلاف تروریستی کے جرم میں گرفتار کیا گیا تو مغربی ملکوں کے بازاروں میں تظاہرات برپا ہوئے اور ہر طرف سے احتجاج کی آوازیں فضا میں گونج اٹھیں۔ لیکن پندرہ لاکھ سے زیادہ بے گناہ افغانوں کے قتل عام پر کسی نے اُف تک نہیں کیا۔ اسی طرح بھارت میں سینکڑوں مسلمان محض مسلمانی کے گناہ پر ہندو راج کے ہاتھوں تہہ تیغ ہوئے مگر دنیا کے کسی بھی ملک کے ایک کونے سے احتجاج نہ ہوا۔
>
> پروفیسر برہان الدین "ربانی"
> رہبر جمعیت اسلامی افغانستان

کے دردناک واقعے میں افغان مجاہدین کا موقف کیا ہے؟

ہم کہہ چکے ہیں کہ اسلامی ملکوں میں جو بھی درد و غم آتے یا مسلمانوں کے خلاف کسی بھی ملک میں کوئی زیادتی کی جائے ہم روحًا اور قلبًا متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جہان اسلام میں محاذ آرائی اور کشت کشش کی جڑیں گہرائیوں تک نہ پھیلیں اور دو اسلامی ملک شیعہ اور سنی کے نام پر آپس میں نہ جھگڑیں اور اسلام دشمن عناصر اس موقع سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ ہر جگہ جب بھی کوئی اسلامی انقلاب اپنی کامیابی کی منزل کے قریب ہوتا جاتا ہے وہاں اسلام دشمن عناصر مختلف حربوں سے اس کو ناکام کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہے کہ موجودہ شرائط میں ہمارا یہ انقلاب اپنی کامیابی کے دہانے پر پہنچ چکا ہے اور قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں آج کل کیا کیا نیرنگیاں استعمال کئے جا رہے ہیں دشمن چاہتا ہے کہ دنیا والوں کی توجہ افغان مسئلے سے ہٹا کر دوسری طرف پھیریں جیسا کہ روسیوں نے ایک منصوبے کے تحت ایک طرفہ جنگ بندی، قومی مصالحت اور افغانستان سے روسی افواج کے انخلاء کے بارے میں جو جھوٹے اور پرفریب اعلانات کئے تھے۔ وہ طشت از بام ہو چکے ہیں کچھ دن پہلے کابل انتظامیہ اور روس نے اپنے اہم ایجنٹوں کو اپنے بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈہ کے سلسلے میں افریقہ کے مختلف ملکوں میں بھیجا تا کہ وہ وہاں کے عوام اور حکومت کی ذہنیت کو افغانستان کے بارے میں مفشوش کرے جیسا کہ دیکھا جا رہا ہے خلیج فارس میں ایک جھوٹی اور بناوٹی محاذ آرائی جاری ہے وہاں مغربی ملکوں اور روس کی بحری فوجیں صرف علاقے کے مسلمان قوتوں کو ڈرانے دھمکانے کے لئے موجود ہیں ان دو بڑی طاقتوں نے علاقے میں محاذ آرائی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ علاقے میں مزید تازہ اور خطرناک حالات رونما ہوں وہاں طویل خونین جھڑپیں ہوں اور دوسرے ملکوں کو بھی جنگ و جدل کی اس بڑھتی آگ کے لپیٹ میں لایا جائے تاکہ وہ افغانستان کے اسلامی انقلاب سے لوگوں کی توجہ ہٹائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو ایک طرف تو قوموں کو آگ اور خون کے سمندروں میں نہلاتے ہیں۔ اور پھر دوسری طرف ان کے غم میں مگرمچھ کے آنسو بھی بہا دیتے ہیں۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے اور سنگین حالات میں مبتلا کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ بڑی طاقتیں پورے اطمینان کے ساتھ موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں تا کہ ایک طرف افغانستان کو روسیوں کی جھولی میں ڈال دیا جائے اور دوسری جانب روس خلیج فارس کے علاقے کو مغرب کے حوالے کر دے۔ آج دنیا کے مختلف اسلامی ملکوں میں دشمن اپنے گوناگوں حربے آزما رہا ہے۔ امید ہے کہ اسلامی ملکوں کے زعمائے کرام اس حساس اور نازک موقع پر دشمن کی حرکتوں سے آگاہ اور ہوشیار رہیں اور اس ضمن میں دشمن کی ساری کوششیں ناکام بنانے میں اپنے اہم کردار کا مظاہرہ کریں۔ تا کہ دشمن اسلام امت مسلمہ میں نفاق اور اختلاف پیدا کرنے میں ناکام اور نامراد ہو۔

میرے عزیز بھائیو! ان سبھی مشکلات کے باوجود جو تنظیمی اور سیاسی سطح پر ہمارے مجاہد بھائیوں کے دامن گیر ہیں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ سال رواں کے دوران دشمن نے جہاں کہیں بھی ہمارے خلاف جنگی کاروائی کی اسے مکمل طور پر ناکامی اور رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ آج تو دشمن اپنی ناکامیوں کا خود اعتراف کر رہا ہے۔ اس کے سبھی سیاسی اغراض و مقاصد بری طرح ناکام ہو چکے ہیں۔ قومی مصالحت کا منصوبہ ناکام۔ یکطرفہ جنگی بندی کا منصوبہ ناکام اور اس طرح اس کے دوسرے پیش کردہ حربے بھی کارگر ثابت نہ ہو سکیں شاید دشمن کے پاس اور بھی کچھ سیاسی شعبدہ بازی کی چالیں ہوں۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ہمارے دور اندیش اور باایمان مجاہدین دشمن کے سبھی حملوں کا منہ توڑ جواب دینے کے لئے چوکس ہیں۔ ہمارے مجاہد بھائی جہاں بھی ہوں۔ اور ان کا جس پارٹی سے بھی تعلق ہو وہ دشمن کے نیرنگوں سے باخبر رہیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ ہمارا اسلامی انقلاب ضرور کامیاب ہوگا۔ یہاں ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ دشمن کے سبھی منصوبوں کے مقابلے میں ثبات، استقامت اور صبر و تحمل اور پائے مردی کا مظاہرہ کریں دشمن کے پاس اب اور کوئی چارہ نہیں رہا بجز یہ کہ وہ مجاہدین سے آملے۔ افغان مسئلہ صرف اسی صورت میں حل پذیر ہے کہ روس مجاہدین سے براہِ راست گفتگو اور مذاکرات کرنے کے لئے حاضر ہو جائے۔ جہادی رہبروں کو بھی چاہیئے کہ وہ روسیوں پر زور ڈالیں کہ وہ مجاہدین کو سرکاری طور پر تسلیم کریں اور افغان عوام کا قانونی نمائندگی کے سامنے سر تسلیم خم کرے۔ یہ کام ہو کر رہے گا۔ ہمیں

(باقی صفحہ ۲۸ پر)

سید الکونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی قیادت

تحریر - مولوی زاہدی احمد زئی

ناجی بشریت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کی جنگی پہلو کو اگر بغور پرکھا جائے تو یہ ثابت ہو جائیگا کہ اس پہلو میں بھی اس کا وہ جلال اور عظمت موجود ہے۔ جو دنیا کے کسی اعلیٰ سے اعلیٰ جنگی سپہ سالار میں نہ تھا اور نہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی حیات مقدسہ میں مجموعی طور پر مسلمانوں اور دشمنان اسلام کے درمیان چھوٹے بڑے کل پچھتر معرکے ہوئے اور ان میں سے لشکر اسلام چاہے کتنے ہی طاقت ور حریف سے ٹکرایا ہو مگر اسے شکست نہیں ہوئی۔

اس ہمہ گیر کامرانیوں کی وجہ معلوم کرنا دشوار نہیں اور یہ کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی نصرت لشکر اسلام کے ساتھ رہی۔ دوسرا وہ اعلیٰ ترین قیادت، فوجی تدبر اور دور اندیشی تھی جو اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات گرامی میں سمائی ہوئی تھی۔ یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے فوجی تربیت حاصل نہیں کی تھی۔ لیکن اس کے باوجود ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہر اور تربیت یافتہ فوجی کی طرح میدان جنگ میں اپنے ساتھیوں کی صفوں کو ترتیب دیتے اور جنگ کے لئے مناسب جگہ اور میدان انتخاب کراتے اپنی فوج کی حفاظت کے لئے ارد گرد حفاظتی مورچے بنا کر ان پر ماہر اور نڈر جنگجو مقرر فرماتے تھے، جنگی زخمیوں کی تیمارداری کے لئے اپنے ساتھ ماہر طب مرد اور عورتیں لے جاتے تھے۔ مثال کے طور پر جب ہجرت نبوی کے تیسرے سال قریش مکہ نے مسلمانوں کے خلاف ایک طاقتور فوج تیار کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوجی اصول کے مطابق اپنے سات سو ساتھیوں کو تیار کر کے مدینہ منورہ سے تین میل دور اُحد کی طرف روانہ ہوئے۔ تاکہ جنگ مدینہ سے دور رہے اور دشمن شہر کے اندر لوٹ مار اور کسی کو بے عزت نہ کر سکے۔ لشکر اسلام نے رات راستہ میں بسر کی اور دوسرے دن اُحد پہاڑی کے دامن میں جا کر خیمہ زن ہوا۔

اب میدان کا یہ نقشہ تھا کہ اُحد کی پہاڑی مسلمانوں کی پشت کی طرف تھی جنوب میں ایک وادی تھی۔ اس لئے خطرہ تھا کہ دشمن پہاڑی کا چکر کاٹ کر وادی کے راستے اچانک حملہ نہ کرے اس خطرے کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے پچاس تیر اندازوں کو پہاڑی کے درہ پر مامور کیا اور اُن سے فرمایا کہ وہاں سے سر مو قدم نہ ہٹیں۔ عقب سے دشمنوں کو بڑھنے نہ دیں۔ خواہ مسلمان دشمن کو شکست فاش دے کر ان کے خیموں میں گھس ہی کیوں نہ جائیں اگر دشمن عقب سے حملہ آور ہوا۔ تو ان پر تیر برسائیں اور اس کی پیش قدمی کو روک دیں۔

اس کے بعد حضرت رسول اکرم نے ایک ماہر فوجی سپہ سالار کی طرح مسلمانوں کو مخاطب کر کے ولولہ انگیز اور جوشیلی تقریر فرمائی اور کہدیا "اگر تم نے ثابت قدمی سے دشمن کا مقابلہ کیا تو تمہاری فتح یقینی ہے۔"

پھر جنگ کا آغاز ہوا اور مسلمانوں نے دادِ شجاعت دے کر اپنے سے پانچ گنا زیادہ طاقتور دشمن پر فتح یاب ہوئے۔ لیکن وہ مال غنیمت لوٹنے میں لگ گئے۔ جب لشکر قریش نے مسلمانوں کو جان کی پروا کئے بغیر ذوق شہادت میں ڈوب کر لڑنے میں مصروف دیکھے تو ان کے اوسان خطا ہو گئے اور قریب تھا کہ ابدی شکست کھا جائے۔ لیکن عین جنگ کے دوران ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ جس نے فتح کو شکست میں بدل دیا اور جسے ایک سنگین جنگی

اور سیاسی غلطی سمجھنا چاہیئے۔ اور وہ لغزش یہ تھا۔

نبی کریمؐ نے جن پچاس تیر اندازوں کا جتھہ وادی اُحد کے درّہ پر متعین کیا تھا۔ اس نے فاتحین کو مالِ غنیمت سمیٹتے دیکھ کر سوچا کہ دشمن بھاگ چکا ہے اب درّہ پر ٹھہرنے کی ضرورت نہیں رہی بس بہت سے تیر اندازوں نے فرمان نبوی کا خیال نہ کیا اور اپنی جگہ چھوڑ کر مجاہدین سے آملے۔ صرف دس تیر انداز اپنی جگہ پر ثابت قدم رہے جن میں جتھے کا امیر عبداللہ بن جبیرؓ بھی شامل تھا۔ قریش مکہ نے جب دیکھا کہ اسلامی فوج کا پیچھا خالی ہے تو پیچھے سے دفعتاً نہایت بے جگری سے حملہ کر دیا اور وہاں پر موجود پہرہ دینے والوں کو شہید کر ڈالا اور پھر اسلامی لشکر پر پیچھے اور سامنے سے ہمہ گیر حملہ کیا اس ایک لغزش اور فرمانِ نبویؐ کو نہ ماننے کی وجہ سے مسلمانوں پر جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔

اسی طرح حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مجاہدین کو گھوڑ سواری اور تلوار چلانے اور تیر مارنے کا تربیت اور ٹریننگ دے رہے تھے ان کو آلاتِ حرب کے معرفت اور استعمال کرنے کے لئے ترغیب دیتا تھا۔ کیونکہ سرکار دو عالمؐ اس نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ اسلامی دعوت جہاد کے بغیر ممکن نہیں ہے اور اس لئے بھی کہ مظلوموں، یتیموں اور بیواؤں کے حقوق جباران و زورمندان سے تلوار اٹھانے کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے تھے

سپہ سالارِ اعظم کی دیگر امتیازات

اگر دشمن جنگ سے پہلے یا جنگ کے درمیان یا جنگ کے بعد صلح پر آمادہ ہو جاتا اور دربار نبویؐ کو پیغام صلح بھیج دیتا۔ تو حکم خداوندی کے مطابق سرور کائنات اس کو قبول کر کے اور صحابہ کو صلح کی خوبیاں بیان کر کے ان کو بھی صلح و آشتی پر رضامند کرتا۔ آپؐ کبھی بھی اپنے معاہدہ صلح کو نہ توڑتے اور نہ صحابہ کو یہ اجازت دیتے۔ جیسا کہ فرمایا ہے ؛ وَاِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيمَانِ "عہد پیمان پر خوب صورتی سے قائم رہنا ایمان کی نشانی ہے،" ویسے بھی رسول اکرمؐ ہر معاملہ میں امن اور اصلاح، راستی اور صداقت کو ترجیح دیتے تھے۔ اس کی بڑی وجہ تھی کہ اسلام کی بنیاد ہی سلامتی اور اتحاد پر ہے۔ قرآن پاک میں صلح و آشتی پر بہت زور دیا گیا ہے ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ بقرہ ۱۹۰

اور حد سے نہ بڑھو زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالےٰ حد سے بڑھنے والوں کو اچھا نہیں سمجھتا۔

ان ارشادات کے علاوہ رسول اکرمؐ اتحاد و صلح کو بدیں وجہ بھی فرماتے کہ اسلام میں نیکی، نرمی اور امن کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر ایک خاص حد تک اور وہ یہ کہ جب تک اسلام دشمن قوتیں مسلمانوں پر زیادتی اور عدوان نہ کریں اور جب ان کی طرف سے مسلمانوں پر عدوان ہو جائے تو اس وقت اسلامی امت کو اسلام حکم دیتا ہے کہ اپنے دشمن سے انتقام لیا جائے جیسا کہ ارشادِ باری تعالےٰ ہے۔

فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ۔
(بقرہ ۱۹۴)

پس جس نے تم پر زیادتی کی ہے تم بھی اس پر اتنی زیادتی کر سکتے ہو جتنی زیادتی تم پر کی گئی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے ؛ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ
(بقرہ ۱۹۰)

اور جنگ کرو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھتا۔"

اس لئے کہ اسلام صرف مسلمانوں کے لئے نہیں بلکہ روئے زمین پر ساری انسانیت کے لئے نیکی اور صداقت کا واحد راستہ ہے۔ اسلام کسی پر ظلم و تعدی کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام کی آزادی کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوئی امر مزاحم نہ ہو۔ دنیا میں دین فطرت کا بول بالا ہو اور شریعت کی تبلیغ میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ گویا اس کی سربلندی انسانیت کی سربلندی ہے۔ اسلام کی ترقی انسانیت کی ترقی ہے اور اسلام کا پیش رفت انسانیت کی پیشرفت ہے۔

مطلب یہ کہ کبھی بھی حضرت رسول اکرمؐ کی طرف سے عہد شکنی نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ آج تک دنیا کا کوئی بادشاہ اور سپہ سالار ایسا نہیں گزرا ہے جو جنگ کے موقع پر اپنے لشکریوں کو لوٹ مار، قتل و غارت، وحشت اور درندگی کرنے سے نہ روکا ہو۔ بلکہ اسے حکم دیتے ہیں کہ خبردار کسی بے گناہ کو قتل نہ کرنا، گھروں اور فصلوں کو آگ

مت لگانا اور وغیرہ وغیرہ، بلکہ آج کا دور جو علم تہذیب کا سنہرا دور سمجھا جاتا ہے دنیا کی مہذب ترین اقوام جو حقیقت میں انسانیت کے سب سے بدترین اور وحشی ترین سامراجی طاقتیں ہیں. جیسے انگریزی، فرانسیسی امریکی چینی اور روسی افواج جب کسی ملک پر چڑھائی کرتی ہیں تو ان کے پاس اپنے حکمران کی طرف سے کوئی ایسا قانون نہیں ہوتا. جس کی رو سے وہ غارت گری اور قتل و غارت سے باز رہیں اور ہماری اس بات کی واضح ثبوت آج ہی ہمارے عزیز ملک افغانستان میں روسی جارح افواج کے غیر انسانی کارستانیاں ہیں اور وہ یہ کہ جب بھی روسی افواج کے سپاہی افغانستان کی کوئی بستی یا شہر میں گھستا ہے تو وہاں کی کوئی چیز بھی نہیں بخشتا، عورتوں بے گناہ معصوم بچوں اور بچیوں کو یہاں تک کہ بوڑھی عورتوں اور مردوں تک کو قتل کئے جاتے ہیں. عمارات کو منہدم اور ان کو آگ لگا دیتے ہیں. بھیڑ بکریوں، اونٹ، مرغی، گائے اور دوسرے حیوانات کو ذبح کرتے ہیں. گدھوں اور کتوں تک کو بھونتے ہیں، پانی میں زہر ملا دیتے ہیں، مساجد میں گندگی ڈال دیتے ہیں" نعوذ باللہ" اور ایسا کوئی ظلم نہیں ہے، جو روسی درندہ صفت فوجیں امن پسند افغانستان کی مومن ملت پر نہیں ڈھاتے.

لیکن جناب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فوجی خصوصیت اور امتیاز تھا کہ جب کبھی لشکر کشی کی ضرورت پیش آتی تھی تو لشکر کے امیر کو بیجا قتل، معابد کو منہدم کرنے پھل دار درختوں کو کاٹنے اور حیوانات کو ضرورت کے بغیر ذبح کرنے سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ، کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِیْرًا عَلٰی جَیْشٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ اَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّتِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَ مَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ثُمَّ قَالَ. اُغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ اُغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَ لَا تَغْدِرُوْا وَ لَا تُمَثِّلُوْا وَ لَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا....

بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو لشکر کا امیر مقرر فرماتے، خواہ وہ بڑا لشکر ہوتا یا کوئی چھوٹا. تو پہلے اس کی ذات خاص کو اللہ سے ڈرنے اور اپنے ساتھی مسلمانوں سے نیک برتاؤ کرنے کی نصیحت فرماتے. اس کے بعد فرماتے: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں لڑو. جن لوگوں نے اللہ سے کفر کی روش اختیار کر رکھی ہے اُن سے جنگ کرو. غلول "خیانت" نہ کرو، بدعہدی نہ کرو، لاشوں کو بے حرمت نہ کرو. نومولود کو قتل نہ کرو۔

ایک اور حدیث میں فرماتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنْطَلِقُوْا بِاسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. لَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا فَانِیًا وَ لَا طِفْلًا صَغِیْرًا. وَ لَا امْرَاَۃً، وَ لَا تَغُلُّوْا وَ ضُمُّوْا غَنَائِمَکُمْ وَاَصْلِحُوْا وَ اَحْسِنُوْا، اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

(رواہ ابوداؤد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوج کو روانہ کرتے وقت نصیحت فرماتے چل پڑو اللہ کا نام لے کر اللہ تعالے کی بخشی ہوئی مدد سے اور اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر قائم رہتے ہوئے، کسی بوڑھے ضعیف کو قتل نہ کرو، نہ چھوٹے بچے اور عورت کو، اموال غنیمت میں چوری نہ کرو، جنگ میں جو کچھ ہاتھ آئے سب ایک جگہ جمع کرو۔ اصلاح کی روش اختیار کرو، احسان کرو۔ کیونکہ اللہ تعالے محسنوں کو پسند کرتا ہے۔

ایک اور حدیث میں فرماتا ہے

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ. مَنْ قَتَلَ صَغِیْرًا اَوْ کَبِیْرًا اَوْ اَحْرَقَ نَخْلًا اَوْ قَطَعَ شَجَرَۃً مُّثْمِرَۃً اَوْ ذَبَحَ شَاۃً لِاِھَابِھَا لَمْ یَرْجِعْ کَفَافًا.

(رواہ الاحمد فی مسندہ)

حضرت ثوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا! جو شخص کسی چھوٹے بچے کو یا ضعیف العمر کو قتل کرے گا یا کھجوروں کے درخت جلائے گا یا پھلدار درختوں کو کاٹے گا یا بکری کو محض اُس کی کھال حاصل کرنے کے لئے ذبح کرے گا تو وہ جہاد سے کچھ ثواب لے کر نہ لوٹے گا. بلکہ اُلٹا گناہ کا مرتکب ہوگا

ایک اور حدیث میں فرماتا ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ

عنهما قال، کَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جُیُوْشَهُ قَالَ اُخْرُجُوْا بِسْمِ اللهِ تَعَالٰی تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ مَنْ کَفَرَ بِاللهِ، لَا تَغْدِرُوْا، وَ لَا تَغُلُّوْا، وَ لَا تُمَثِّلُوْا وَ لَا تَقْتُلُوْا الْوِلْدَانَ وَ لَا اَصْحَابَ الصَّوَامِعَ ۔ (مسند احمد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوجوں کو جنگ کے لئے روانہ کرتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر نکل پڑو۔ تم اللہ کی راہ میں منکرین خدا سے لڑائی کروگے۔ بدعہدی نہ کرو غنیمت کے مال میں خیانت نہ کرو، لاشوں کو قطع وبرید نہ کرو بچوں کو قتل نہ کرو اور نہ معابد کے خادموں اور خانقاہ نشینوں کو۔

اور اسی طرح اس بارے میں اور کئی احادیث وارد ہوئے ہیں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیجا قتل، لوٹ کھسوٹ اور بدامنی پھیلانے سے مسلمانوں کو سختی سے منع کیا ہیں

۳۔ جنگی مردانگی کا ایک اور نرالا اور فقید المثال خصوصیت

سپہ سالار اعظم کی جنگی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی تھا کہ دشمن پر غفلت میں نہ خود حملہ کرتا اور نہ مجاہدین اسلام کو اس بات کی اجازت تھی، بلکہ دشمن کو الٹی میٹم دے کر اس کے بعد پوری مہلت دی جاتی اور پھر دشمن پر حملہ کرنے کا حکم صادر فرماتا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں وارد ہوا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهَا لَیْلَةً وَکَانَ اِذَا جَاءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَا یُغِیْرُ عَلَیْهِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ (بخاری، مسلم)

انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پر حملہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے اور آپؐ رات کے وقت وہاں پہنچے اور آپؐ کا قاعدہ تھا کہ جب کسی دشمن قوم پر رات کے وقت پہنچے تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے:
کَانَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَمْ یُغِرْ حَتّٰی یُصْبِحَ. فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ بَعْدَ الصُّبْحِ۔

یعنی جب کسی دشمن قوم پر چڑھائی کرتے۔ تو جب تک صبح نہ ہو جاتی حملہ نہ کرتے۔ اگر وہاں سے آذان کی آواز سن لیتے تو حملہ سے رک جاتے ورنہ صبح ہو جانے کے بعد حملہ کر دیتے

۴: اسی طرح سرکار دو عالم نے جنگ میں دھوکہ دہی سے سخت ممانعت فرمایا ہے۔ اکابر امت اور جنگجویان راہ حق نے حضرت رسول اکرمؐ کی تمام جنگی ہدایات پر عمل کیا ہے۔ جیسا کہ علامہ ابن اثیر نے اپنی کتاب "الکامل" میں ج ۵ ص ۲۲ میں اس سلسلہ میں ایک حیرت انگیز واقعہ لکھا ہے اور وہ یہ کہ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز جب خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس سمرقند کے لوگوں کا ایک وفد آیا اور اس نے فاتح سمرقند قتیبہ بن مسلم باہلی کی یہ شکایت کی کہ وہ دھوکہ دے کر شہر میں داخل ہو گئے ہیں اور وہاں مسلمانوں کو آباد کیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سمرقند کے نواحی علاقے کے گورنر کو لکھا کہ:

اس وفد کی شکایت قاضی کے سامنے پیش کی جائے۔ اگر ان کا دعویٰ صحیح ثابت ہو جائے تو مسلمانوں کو سمرقند سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ مسلمانوں کے قاضی جمیع بن حاظر الباجی کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا اور انہوں نے مسلمانوں کو سمرقند سے نکل جانے کا فیصلہ دیا۔

اہل سمرقند اسلامی عدالت کے فیصلے سے بڑے متاثر ہوئے اور اسے اسلام کی بہت بڑی خوبی سمجھا اور وہیں برضا و رغبت حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کر دیا۔

بلکہ فقہائے اسلام کے ایک گروہ کی تو یہ رائے ہے کہ اگر اسلامی لشکر کا قائد الٹی میٹم دیئے بغیر دشمن پر حملہ آور ہو جاتا ہے اور غفلت میں دشمن کے کچھ لوگوں کو مار ڈالتا ہے تو اس پر مقتولین کا خون بہا ادا کرنا لازم ہے۔

> دشمن چاہتا ہے کہ وہ ہمارے اسلامی انقلاب کی راہ میں روڑے ڈال کر ہمارے ابتکارات کو ہم سے چھین کر کسی اور کے سپرد کر دے۔
>
> استاد برہان الدین "ربانی"
> امیر جمعیت اسلامی افغانستان

تحریر: ڈاکٹر حق شناس — ترجمہ: عبدالحبیب "حبیب"

بھارت، روس کی سیاسی اور نظامی آماجگاہ

افغانستان کے ایک بہادر و محب وطن اور نامور ادیب جناب ڈاکٹر "حق شناس" صاحب نے کچھ دنوں پہلے گورباچوف کے حالیہ سفرِ ہند اور (روس بھارت) کی اُن اسلام دشمن سازشوں کے بارے میں جسے انہوں نے برسوں سے پاکستان اور افغانستان کے مسلمان عوام کے خلاف اختیار کر رکھی ہے۔ جناب "حق شناس" صاحب نے گورباچوف کے حالیہ سفرِ بھارت کے پس منظر میں ان کے پلید چہروں پر سے پردہ ہٹا کر ان کے اسلام دشمن عزائم پر فارسی زبان میں (بھارت روس کی نظامی آماجگاہ) کے نام سے ایک رسالہ چھپوایا ہے۔

جمعیت اسلامی افغانستان کے کلچرل کمیٹی کے ذیلی ادارہ ماہنامہ "مشعل" اُس رسالے کا اصل مفہوم اور نچوڑ اردو زبان میں اپنے معزز قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

مغربی مبصرین نے اس کرۂ خاکی پر رونما ہونے والے سبھی پدیروں اور تبدیلیوں کو مشرق اور مغرب پر خلاصہ کر کے اس پر بسنے والے دوسرے مفلس، نادار، مظلوم اور رنجیدہ خاطر لوگوں کا دور سے ہنسی اور مذاق اڑا رہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ ہندوستان نے پاک بھارت جنگ کے بعد ۱۹۷۱ء میں روس کی جانب بھیک کا ہاتھ پھیلایا ہے۔ لیکن جب مغربی ملکوں نے پاکستان کے ساتھ اچھے تعلقات اور روابط استوار کرنا شروع کر دیئے اور بھارت کی مالی امداد کی درخواست پر کوئی مثبت ردِّ عمل نہیں دکھایا تو بھارت نے کریملن کے دروازے پر دستک دی

اُن لوگوں کو جو روسی سامراج کے نقشِ قدم پر چل کر اس خطے میں ہندی کانگرس کی سیاہ کاریوں کی پیروی کر رہے ہیں وہ روسیوں کی فطرتی سفاکی سے بخوبی واقف ہیں کہ روس اور بھارت کا یہ گٹھ جوڑ چالیس سال پرانا ہے۔ اس طویل عرصے کے دوران بھارتی کانگریس کو روسیوں کی خدمت گزاری کا بہتر موقع ملا ہے۔

راجیو گاندھی کے نانا جواہر لعل نہرو شروع ہی سے مسلمانوں کے کٹر دشمن تھے۔ اُن کی ہر وقت یہی کوشش تھی کہ دنیا کے سیاسی نقشے پر ایک مستقل، آزاد اور خود مختار اسلامی ملک پاکستان کا نام نہ آئے اور ہندوستانی مسلمان ہندوؤں کے زیرِ نگین زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو۔ لیکن جب وہ اپنے اس ناپاک ارادے میں ناکام ہوا۔ تو اُس نے پھر بھی کینہ عداوت اور خصومت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور پاکستان میں داخلی انتشار فتنہ و فساد پھیلانے کا بازار گرم کیا روس چاہتا تھا کہ پیٹر اعظم کے منصوبے کے مطابق اس خطے میں انگریزوں کا جانشین بن کر جنوب کے گرم پانیوں پر اپنا تسلط جمالے۔ اس لئے انہوں نے اسلام سے دشمنی اور عناد کے نام پر بھارتی کانگریس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا اس طرح دونوں ملکوں (روس و بھارت) نے ایک مشترکہ منصوبے کے تحت پاکستان اور افغانستان کی نابودی اور اس علاقے سے اسلام کا نام و نشان تک مٹانے کی داغ بیل ڈالی۔

ہم سب شاہد و گواہ ہیں کہ انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا اور نتیجہ کیا نکلا؟

اندرا گاندھی نے سیاسی چالیں اسلام اور خاص طور پر پاکستان کے خلاف کینہ پروری اور خصوصیت کا سبق اپنے والد نہرو کے سیاسی دبستان میں پڑھا ۱۹۶۶ء میں وہ اپنے والد نہرو کے مرنے کے بعد بھارت کی وزیر اعظم بنیں ۱۹۷۱ء کے عام الیکشن میں وہ خورد برد (اختلاس) اور غیر قانونی استفادہ جوئی کے جرم میں مجرم ٹھہرائی گئیں. بھارت کے عالی محکمے نے اس نا اہلی پر انہیں چھ سال کی سزا سنائی. مگر اس نے اقتدار کی کرسی نہ چھوڑی اور ۱۹۷۷ء تک ملک کی سربراہ رہی. ۱۹۷۷ء کے عام الیکشن میں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا. ایک سال خانہ نشین رہی. اس ایک سال کے دوران روسیوں نے بھارت میں لاکھوں روپے خرچ کر کے اندرا کی مخالف پارٹی (جنتا) کو تخریب کیا. ۱۹۸۰ء میں بعض ناگزیر حالات کے پیش نظر بھارت میں دوبارہ انتخابات ہوئے اور اندرا نے ایک بار پھر بھارت کے وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالا اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ تک وزیر اعظم رہی. ۱۹۶۶ء سے ۱۹۸۴ء تک یعنی تقریباً ۱۷ سال کے دوران اس نے پاکستان کے خلاف کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا. حتیٰ کہ خود بھارت کے مسلمانوں کو بھی معاف نہیں کیا اور ۱۹۸۳ء میں صوبہ آسام کے مسلمانوں کا قتل عام ہمارے اس دعوے کا منہ بولتا ثبوت ہے.

افغانستان پر روسیوں کی لشکر کشی نے دہلی اور ماسکو کو اور بھی قریب تر کیا اور خدا نخواستہ پاکستان کو کمزور کرنے کے لئے پاکستان میں اشتعال انگیزی کو جاری رکھا. پاکستان دشمنی کی بنیاد پر ان کا تعاون ایک دوسرے کے ساتھ روز بروز بڑھتا جا رہا تھا. اور آخر ایک روز اندرا نہایت بے حیائی سے کریملن کی دلہن بن کر منظر عام پر آئی. ماسکو اور دہلی ان کے راز و نیاز کی آماجگاہ بن گئی اسی گرما گرمی میں روسیوں کو ایک اور اچھا موقع ہاتھ آیا اور اندرا کو پاکستان پر حملے کی ترغیب دی. ماسکو کا خیال تھا کہ وہ ہند کو پاکستان کے ساتھ ایک بادل ناخواستہ جنگ میں الجھا دے تاکہ روسی سرخ فوج کو بغیر کسی خوف و ہراس کے افغانستان میں افغانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے بعد پاکستان کی جانب پیشقدمی کا موقع مل جائے

۱۹۸۳ - ۱۹۸۴ء کے دوران دونوں ملکوں کے فوجی وفود نے جب کہ روس کے وزیر دفاع (اوستی نوف) بھی اس میں شامل تھا باہم ملاقاتیں کیں تاکہ جنگ کا خاکہ و نقشہ مرتب کر کے جنگی مہمات کا ساز و سامان مہیا کیا جائے. آخر کار مگ ۲۹ جنگی جہازوں کی بڑی تعداد بھارت پہنچا دی گئی اور طے پایا کہ بھارت دسمبر ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے کشمیری علاقے (آزاد کشمیر) پر حملہ کر دے. لیکن چاہ کن را چاہ درپیش اور نیت بد بلائے سر والی ضرب المثل صادق آئی. اندرا کی بری نیت اس ہی کی جان لیوا ثابت ہوئی اور خود ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو اپنے ہی محافظوں کے ہاتھوں قتل ہوئی اور اس طرح یہ ہولناک اور ناپاک منصوبہ ادھورا رہ گیا. اندرا کے قتل کے بعد اس کا بیٹا راجیو گاندھی مسند اقتدار پر بیٹھا اس نے اپنی والدہ کی طرح کی ہوئی پالیسیوں کی حمایت کرتے ہوئے بھارتی عوام کو یقین دلایا کہ وہ بھارتی سیاست میں کوئی تبدیلی نہیں لائیں گے یہ ایک فطرتی بات تھی. کیونکہ راجیو نے ملک کی حکومت چلانے کی راہ و رسم اور سیاست بچپن ہی میں کانگریس ہال میں گھوم پھر کر سیکھی تھی. جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ کانگریس کے سبھی ارکان کریملن کے نوکر اور پرانے نمک خوار تھے. یہی وجہ تھی کہ راجیو کا پہلا سرکاری سفر بھی ماسکو کی جانب تھا. جہاں اس نے اپنے اخلاص کی رسم بجا لائی اور اپنی ماں کے پرانے تعلقداروں سے ملاقات اور ان کی عیادت کی.

مئی ۱۹۸۵ء کے اس سفر سے راجیو نے اپنے آقاؤں کو نمک حلالی کا ثبوت دے کر ایک پندرہ سالہ اقتصادی معاہدے پر دستخط کئے جس کے نتیجے میں ایک ملین ڈالر قرضے کا کریڈٹ حاصل کیا ماسکو سے وہ امریکہ گئے. امریکہ کے سینٹ ہاؤس میں طوطے کی طرح اپنے آقاؤں کے سکھائے ہوئے سبق یعنی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں رٹ لگائی. لیکن اس ضمن میں ناکامیوں اور مایوسیوں کے سوا اُسے کچھ بھی نہ ملا تاہم وہ اب بھی جب موقع پائے اُسے ہاتھ سے نہیں جانے دیتا ہے. حالانکہ ہندوستان پاکستان سے کئی سال پہلے ایٹمی توانائی کا مالک بن چکا ہے. لیکن افسوس کہ ایٹمی دھماکے کے باوجود بھارت کے بارے میں دنیا ایک معنیٰ خیز انداز میں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی ہے.

کچھ عرصہ قبل بھارت میں یہ اعلان کیا گیا کہ بھارت فرانس اور انگلستان سے جنگی جہاز خریدنا چاہتا ہے اسی اثناء بلا توقف روسیوں نے بھارت کی جنگی ساز و سامان کی کمی کو پورا کرنے کی حامی بھر لی اور مگ ۲۹ قسم کے جنگی جہازوں کی ترسیل کا اعلان کر دیا.

کچھ عرصہ بعد یعنی یکم اکتوبر ۱۹۸۶ء کو جب راجیو اپنی ماں کی پہلی برسی کے موقع پر تقریر کر رہا تھا اس نے ایک فیر کی آواز سنی اور اپنے محافظوں اور انتظامیہ کے افسروں کی توجہ فیر کی اُس آواز کی طرف مبذول کرائی۔ جیسے اس نے دور سے سُنی تھی عالی رتبہ افسروں اور محافظوں نے ایک نوجوان سکھ نژاد شخص کو اجتماع سے گرفتار کر لیا۔ دوسرے دن ایک نشریہ میں سکھوں اور پاکستان کو اس مسئلے میں ذی دخل ٹھہرایا اور اس سکھ نژاد نوجوان کا تعارف کرایا گیا جو اپنے ریوالور کے ذریعے راجیو کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

یہ بھارتی کانگریس کے ایک شرمناک منصوبہ تھا۔ جو اس نے دنیا والوں کو حیرت میں ڈالنے کے لئے بنایا تھا جس کا اصل مقصد یہ تھا کہ ہندوؤں کو اس بہانے کہ پاکستان سکھ تحریک کی حمایت کر رہا ہے بھڑکائے۔ اور بھارتی عوام اور کانگریس کو اس پر آمادہ کیا جائے کہ ہندوستان میں روسیوں کا اثر و رسوخ از حد ضروری ہے۔

گوربا چوف کا سفر بھارت

روس کا خونخوار اور انسانیت کش حکمران گورباچوف اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے ۲۵ نومبر ۱۹۸۶ء کو دہلی پہنچا۔ اس سفر کا مقصد جس عنوان اور رنگ سے پیش کیا گیا وہ سب کو معلوم ہے۔ خصوصاً اُن لوگوں کو جنہوں نے اس خطے میں روسیوں کے پروگرام اور نقشوں کی پیروی کی ہے۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ خیر و فضل کی باد نسیم نے کبھی بھی کریملن کے در و دیوار کو چھوا تک نہیں ہے اور شیطان کے ان اڈوں اور آدم کشوں کی اس پرورش گاہ سے کبھی انسانیت کی بو تک فضا میں نہیں پھیلی ہر قدم پر فتنہ برپا کیا اور جہاں گئے آگ کے شعلے بھڑکائے۔

بھارت کے غریب اور مظلوم عوام کا ایک سالہ بجٹ گورباچوف اور اس کی اہلیہ کے فوٹو اور پوسٹر چھپوانے پر خرچ کیا گیا تاکہ بھارتی حکمران کے اخلاص و عقیدت مندی کی صحیح عکاسی ہو سکے۔ تقریباً ایک لاکھ ہندی اور روسی کمانڈوز راجیو اور ان کے مہمانوں کی محافظت کے لئے تعینات کئے گئے تاکہ وہ بغیر کسی خوف و خطر کے اپنے شیطانی منصوبوں کو ترتیب کر سکیں۔ واقعتاً وہ قوم کتنی قابل رحم ہوتی ہے جس کے مستقبل اور قسمت سے کھیل کھیلا جائے اور ایک تعداد مکار اور حیلہ گر اپنے سامراجی دوستوں کے ساتھ مظلوم عوام کا خون چوستے رہیں اور بیچارے عوام موسم خزان کے پتوں کی طرح زندگی کے درخت سے گر کر پیوند خاک ہو جائیں۔ اسی قوم و ملت کے ہزاروں ہزار افراد بے سرو سامانی کی حالت میں کیڑوں مکوڑوں کی طرح سڑکوں کی فٹ پاتھ پر بسیرا کر رہے ہیں۔ وہیں جنم لیتے ہیں اور وہیں مر جاتے ہیں، فقر، بھوک، قحط اور بیماریوں نے ان بیچاروں کو گھیر رکھے ہیں۔ مختصر یہ کہ اس قوم کے اکثر و بیشتر افراد نے وہ دن نہیں دیکھا جیسے دنیا کے غریب سے غریب قوم کے افراد کو بھی نصیب ہے اور اسی طرح بھارت کے قابل رحم عوام موجودہ برسر اقتدار زمام داروں کی سیاست کے بھینٹ چڑھ رہے ہیں

> اسلام دشمن قوتیں اسلامی ملکوں پر ظالمانہ اور بے رحم حملے کر رہے ہیں اور اسلامی ملکوں میں نفاق اور پھوٹ ڈالنے کی کوششوں میں لگے ہوتے ہیں۔ استاد برہان الدین ربانی"

ہندوستان کی سفلہ صفت پولیس کریملن کے چند خونخواروں کی حفاظت میں حق نمک کی ادائیگی کے لئے ان پر امن مظاہرہ کرنے والوں کو بھی معاف نہ کر سکی۔ جو گورباچوف کے سامنے افغانستان سے روسی افواج کے نکالنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ جس میں مردوں کے علاوہ خواتین اور بچے بھی شامل تھے بھارت کی پولیس نے انہیں نہ صرف اپنے تشدد کا نشانہ بنایا۔ بلکہ انہیں بعد میں پابہ زندان بھی کیا۔

اسی طرح جنتا پارٹی سے تعلق رکھنے والے کئی سکھوں اور مسلمانوں نے افغانستان میں روسی افواج کی موجودگی کے خلاف روسی سفارتخانے کے سامنے اعتراض آمیز شکل میں مظاہرہ کرنا چاہا لیکن ان کی شدت سے ممانعت کی گئی اور انہیں زد و کوب کر کے گرفتار کر لیا گیا۔

ماہنامہ

مشعل

نور خدا ہے کفر کی حالت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

ربیع الاول
- کی -
مناسبت سے

بھارت جو خود کو ڈیموکریسی کا علمبردار کہتا ہے ان کی اِن وحشت و بربریت نے تو ان کے دعوؤں پر خطِ بطلان کھینچ کر واضح کر دیا ہے کہ آزادی اور ڈیموکریسی کا وہ باز (راجیو) جو ہندوستان کے صدارتی ایوان پر پرواز کر رہا تھا۔ اس روز سر کٹا ہوا گورباچوف کے قدموں میں گرا اور اپنے خون سے نہ صرف اپنی غلامی اور ارادت مندی کا شعار لکھ رہا تھا بلکہ گورباچوف کو امن کے سپاہی کے خطاب بھی نوازا

ہاں ! ایک انسان جب مسندِ اقتدار سے ہٹ جاتا ہے تو وہ اپنی عظمت کو ظلمت اور اوہام کے تاریکیوں میں کھو بیٹھتا ہے اور اس کے دل و دماغ سے برائی باتیں نکل جاتی ہیں اس کا احساس، اس کا ضمیر اور عاطفہ، رحم و کرم مر جاتا ہے۔ اسے کسی خیر و شر کی پروا نہیں ہوتی وہ ایک ریاکار اور منافق بن جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایسے شخص پہ جنون طاری ہو جاتا ہے، نیکی و بدی، اچھائی و برائی کی تمیز اس سے سلب ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار بچوں کا کھلونا بن جاتا ہے۔ جس کی حرکت اور ارادہ اپنا نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کے ہاتھوں میں ہوتا ہے۔ راجیو گاندھی بھی انہی لوگوں میں سے ایک ہے۔ جن کی رشد فکری و عقلی ابھی تک پایہ تکمیل کو نہیں پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ احمقوں کی جنت میں رہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جس کو امن کا سپاہی سمجھ رہا ہے وہ گورباچوف کے انسانی خون سے رنگے ہوئے جبڑوں کو نہیں دیکھتا اور افغانستان میں آگ اور خون کا دریا بہانے والے

روسی درندوں کی طرف سے یہ سزا اسلیئے ملی کہ یہ مسلمان ہے...

گورباچوف کے کردار کے دوسرے رخ سے واقف نہیں ہے۔

ایک سفاک اور خونخوار انسان جو ہر روز نہ کسی نہ کسی بہانے دنیا کے گوشے گوشے میں جنگ کے شعلوں کو بھڑکا رہا ہے۔ اور دنیا کے کروڑوں انسانوں کو ظلم اور جبر کے آہنی پنجوں میں جکڑ رہا ہے۔ کس طرح امن کا سپاہی یا پیامبر ہو سکتا ہے۔

راجیو اور بھارتی کانگریس کے ممبر اپنے ہی ملک میں افغانستان میں نیپام بموں سے چھلنی افغان عوام کی چیخ و پکار سننے کے باوجود افغانوں اور ان کی آزادی کے جلادِ اعظم کے خلاف بھارت میں بے سروساماں مہاجروں کو اُن کے احتجاج پر مارا پیٹا جا رہا ہے اور انسانیت کے قاتل کی آمد پر بھارت میں اس کا جشن منایا جا رہا ہے اور امن کے علمبردار کے نام سے اس کی پذیرائی کی جاتی ہے۔ خود راجیو گاندھی کا یہ کردار خونِ ناحق کے خلاف ایک ناقابلِ معافی جرم ہے۔

دراصل گورباچوف کا سفرِ بھارت بذاتِ خود علاقے میں امن کے خلاف ایک ناپاک منصوبہ بنانا تھا تاکہ اپنے ساتھ راجیو گاندھی کو بھی عملاً افغانستان کے قتلِ عام میں ملوث کر سکے۔ دہلی میں جب اپنے خلاف مظاہروں کی آواز

گوربچوف کے کان میں پہنچی تو اس نے تنظاہر اور تائید کی شکل میں اپنا سر ہلایا اور کہا کہ وہ ایشیا کی موجودہ صورتحال سے بہت پریشان ہے۔ اور ایٹمی جنگ کا خیال اُسے گھن کی طرح کھا رہا ہے خصوصاً ستاروں کی جنگ نے تو اس کی نیندیں حرام کی ہیں۔ نیز بحرہند اور پاسفیک کے علاقوں میں امنیت برقرار نہ ہونے کی وجہ سے بھی اپنے اضطراب کا اظہار کیا۔

اس نے بھارتی عوام کو مطلع کیا کہ اگر اس کرۂ ارض پر زمینی جنگ چھڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر نیپام بموں زہریلی گیسوں، گن شپ ہیلی کاپٹروں، مگ لڑاکا ۲۹ اور زمین سے زمین پہ مار کرنے والے میزائلوں سے زمین پر بسنے والے بے گناہ انسانوں کے خون کا سمندر بھی بہہ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ صرف امریکی بالسٹیک میزائلوں کی جنگ کو خطرناک کہا۔

گورباچوف کے سفر کا اصلی مقصد

بھارت کے سفر سے پہلے گوربچوف نے دنیا کو یہ تاثر دیا تھا کہ وہ بھارت جاکر ایشیاء میں امن وامان کی بحالی کے لئے اپنی تجاویز پیش کرے گا۔ ایٹمی جنگ کے پھیلاؤ کو روکنے کے لئے بین الاقوامی سطح پر ایک کانفرنس کا اہتمام کرے گا۔ ستاروں کی جنگ کی مذمت کی جائے گی اور اسی طرح بحرہند کے علاقے کو جنگ کی آلودگیوں سے پاک کرانا ہے۔ مگر گورباچوف کی یہ سب باتیں دُنیا کو دھوکہ دینے اور اُن کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف تھیں۔ گوربچوف کے سفر بھارت کا اصلی اور سیاسی مقصد یہ تھا کہ افغانستان پر ان کے براہ راست فوجی حملے کے نتیجے میں آج اسے جس بین الاقوامی سطح پر مالی، سیاسی اور فوجی لحاظ سے ذلت آمیز شکست کا سامنا ہے اس کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹا دی جائے۔ حتیٰ اب تو تیسری دنیا کے عوام جو کبھی کریملن کے افسونگروں کے پھندوں میں جکڑے جا چکے تھے بھی اُن سے اپنی جان چھڑانے کی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

ماسکو کے ساتھ ان کے سبھی معاملات اور مناسبات میں بے مہری اور عدم دلچسپی کا رجحان روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ گوربچوف ان سبھی روزافزوں مسائل کو دیکھ کر بے حد پریشان ہے اس نے اپنی نااہلی اور کمزوری کا بغور مطالعہ کرکے مغربی ٹکنالوجی اور ایٹمی اسلحہ سازی کی دوڑ میں دوڑنے کی بہت کوشش کی تاکہ وہ لومڑی جیسی چال چل کر مغربی ملکوں کو ایٹمی اسلحہ سازی کے کنٹرول اور اس کی تقلیل کے معاملے میں ایک کچے دھاگے سے باندھ دے اور پھر اطمینان کے ساتھ اپنی جارحیت اور بربریت کو افغانستان اور اس کے آس پاس کے پڑوسی ملکوں میں جاری رکھ سکے۔ لیکن یورپی ملک خاص طور پر امریکہ اس دفعہ ہوش میں آگئے۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو آئس لینڈ کے مقام پر گوربچوف اور امریکی صدر ریگن کے درمیان ملاقات ہوئی اور ان مذاکرات میں گوربچوف کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب گوربچوف ناکام رہا تو وہ بھارت کے سفر کی دوسری چال چلا۔ تاکہ بھارت میں اپنے دوستوں کی مدد سے اپنے منصوبوں کو کامیاب بنانے میں اس کا تعاون حاصل کرے۔ اس سفر کے دوران گوربچوف دو بلین روبل کے قرضے کا کریڈٹ بھی ساتھ لے گئے یہ رقم اُن مالی امداد کے علاوہ تھی۔ جو ماسکو بھارت کے اہم صنعتی اور ٹکنالوجی اداروں میں لگانا چاہتا تھا۔ روسیوں کا مقصد یہ تھی کہ سب سے پہلے بھارت کو فوجی اور دفاعی امداد دے کر اپنا حلیف بنالے یا پھر بھارتی وزارت دفاع کو مگ ۳۱ کے جنگی جہاز، ماڈرن ٹینک اور راکٹ دے کر وہاں ایک ایٹمی ری ایکٹر کی بنیاد رکھے۔ پھر اس طرح اپنے فوجی ماہرین اور مشیروں کو وہاں بھیج کر بھارت کو اپنا فوجی اڈہ بنالے۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہاں سے مغربی اسلحہ کو چن چن کر بےکار بنا دے

کہا جا رہا ہے کہ ٹینکوں اور جنگی جہاز بنانے والی فیکٹریاں اس منصوبے کی ایک کڑی ہے۔ یہ فیکٹریاں ۱۹۹۰ء تک اپنی پیداوار شروع کر دیں گی۔ لیکن پھر بھی ایک فوجی معاہدے کے تحت بھارت کا روسیوں کا حلیف بننا اور کسی فوجی پیکٹ میں شامل ہونا بظاہر دور دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا یہ عمل تیسری دنیا میں اس کی عضویت کے منافی ہوگا۔ اگرچہ اس کام میں روسی بھی کامیاب نہیں ہو سکے۔ روس چاہتا ہے کہ وہ بھارت میں نفوذ کرکے اس ملک میں آہستہ آہستہ اپنے زمین دوز منصوبوں کو چلائے روس اب تک بھارتی کانگریس کی وساطت اور رہنمائی سے کافی حد تک نفوذ کر چکا ہے۔ لیکن ان مسائل میں کسی معاہدہ کی ضرورت تک محسوس

نہیں کیا۔

آج کل بحر ہند میں روسیوں کا ایک جنگی بیڑا موجود ہے۔ بھارتی حکمران روسیوں کی تھاپ جی اور استعماری حرکتوں کی تائید کر کے ان کے ساتھ تعاون بھی کر رہے ہیں۔ بھارت غیر جانبدار ملکوں کا ایک رکن ہے۔ لیکن جب ان کا جھکاؤ ماسکو کی طرف بڑھ جائے تو بلاشبہ غیر جانبدار تحریک سے وابستہ ملکوں کے سربراہوں کی جانب سے اس پر سوال نہ کیا جائے۔ لیکن راجیو اور گوربچوف غیر جانبدار ملکوں کی سرد مزاجی سے اچھی طرح واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ اس معاملے پر بھی ان ملکوں کا ردعمل کوریا، جنوبی یمن، شام، الجزائر اور ماسکو کے دوسرے حلیف ملکوں جیسا منفی اور خاموش انداز ہی یں رہے گا۔ روس مالی اور اقتصادی معاملے میں بھارت کے ساتھ چشمگیر تعاون کر رہا ہے۔ آج کل ۸۳ اہم صنعتی ادارے بھارت میں لگائے جا رہے ہیں اور توقع کی جاتی ہے کہ ان صنعتی اداروں کے علاوہ ۱۹۹۰ء تک ۲۰ اور نئے صنعتی ادارے وہاں لگائے جائیں گے۔ یہ ادارے اہم اور خاص سیکٹر میں قائم کئے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر گیس اور پٹرولیم کی ریفائنری ہائیڈرو الیکٹرک پاور سٹیشن کا قیام اور ریلوے نظام کو جدید سازو سامان سے بہتر بنانا اور اس طرح دوسرے کارکنوں (محنت کشوں) کے صنعتی اداروں کا قیام عمل میں لانا ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ روس بھارت کے فوجی اور محنت کشوں کے صنعتی اداروں میں بااثر ہو کر بھارت کے امنیتی اور اقتصادی شعبوں کے نبض کو اپنے ہاتھ میں تھامے رکھے اور وقت آنے پر موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔

اب وہ دن دور نہیں کہ جب بھارت میں گائے پرستی کی بجائے ریچھ پرستی رائج ہو جائے گی اور بھارت کے افسروں اور مظلوم، محنت کشوں کی پیشانی پر قشقہ کی جگہ، ہتھوڑے اور درانتی کا نشان دگایا جائے گا۔ بھارت اور روس کا اہم مقصد جس سے یہ دونوں ملک ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہیں وہ افغانستان اور پاکستان ہے یہ دونوں ملک پاکستان اور افغانستان کے خلاف مشترکہ طور پر منصوبے بنا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس خطے کے اہم علاقوں سے آزادی خواہ قوتوں کے جذبے کو کمزور کر کے یہاں سے اسلام کا نام و نشان تک مٹا ڈالے اور اس طرح ان کی سیاسی اور اقتصادی حالت کو کمزور کر کے ان مسلمان ملکوں کی سرحدوں کو درہم برہم کر ڈالیں۔ ہندو تو پاکستان بننے کے وقت ہی سے مسلمانوں کی مخالفت میں لگے ہوتے ہیں وہ اپنے ہمسایہ ملک میں ایک الحادی نظام والے ملک کو اسلامی ملک پر ترجیح دے رہے ہیں اور یہ آس لگائے بیٹھے ہیں کہ کریملن ایک نہ ایک دن اپنے کئے ہوئے وعدوں کو ضرور نبھائے گا اور روسیوں کی اس لوٹ کھسوٹ اور اس کی توسیع پسندی سے بھی انہیں کچھ نہ کچھ مل جائے گا۔ کم از کم پنجاب اور کشمیر کا علاقہ تو ان کے ہاتھ لگ ہی جائے گا۔

روسی بربریت کا شکار ہونے والا ایک افغان حریت پسند۔

روسیوں نے اپنے حریف کی نبض پہچان لی ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس طمع اور امید میں بھارت کے دانتوں کو اور بھی تیز کر دے۔ اور یوں موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ یہی ایک وجہ ہے کہ بھارتی کانگریسی حکومت نے سالہا سال سے اپنے مظلوم عوام کو فقر اور تنگدستی میں جکڑا رکھا ہے۔ جو کچھ اُن بیچاروں کی محنت مزدوری کی کمائی ہے اور مالی امداد جو وہ اُن بیچاروں کے نام پر دوسرے ملکوں سے وصول کرتا ہے اس تمام رقم کو پاکستان میں فتنہ انگیزی اور تخریبی کاروائیوں میں صرف کیا جاتا ہے کبھی کبھی جو بے چینی اور ناآراجی پاکستان میں دیکھی جاتی ہے۔ بھارتی حکومت ان تمام تخریبی کاروائیوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے۔ لیکن وہ خود غافل ہے اور جس تاج کی توقع وہ کئے ہوئے بیٹھا ہے ہوسکتا ہے اس امید میں وہ اپنا سب کچھ گنوا دے۔ اصلاً وہ یہ بھول چکا ہے کہ ملک کی مالی اور اقتصادی حالت کمزور ہونے سے اس کی محتاجی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب وہ بے بسی کے دام میں پھنس کر دوسروں کا شکار ہو جائے۔

داؤد خان کے عہد حکومت میں بھی روس اور افغانستان کے قریبی تعلقات پاکستان کے معاملے میں بالکل اسی شکل کے تھے ہم نے دیکھ لیا کہ انجام کیا ہوا؟ لیکن ہمیں تعجب اس بات پر ہے کہ بھارت اس خطے میں ان تمام تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے بھی ان خونین حوادث سے بھی کوئی درس نہیں لے رہا ہے۔ بلکہ یہ کوشش کر رہا ہے کہ افغان عوام نے جو پھول روسیوں کی دوستی کے باغ سے چنے ہیں۔ بھارت انہیں گلدستہ بنا کر اپنے در و دیوار کی سجاوٹ کے لئے کام میں لائیں گے۔

روس اس فکر میں ہے کہ پاکستان میں تبدیلی کا آنا ممکن ہے وہ چاہتا ہے کہ پاکستان کی سیاسی مسیر کو کریملن کے مفاد میں موڑے اس طرح افغان مجاہد عوام اُن تمام سیاسی اخلاقی اور انسانی ہمدردیوں سے جو حکومتِ پاکستان اور پاکستان کے مسلمان عوام ان کے ساتھ روا رکھے ہوئے ہیں محروم ہو جائیں اور روس اس خطے میں اپنا تسلط جمانے کا ارمان پورا کرے۔ اس لئے ان کی انتہائی کوشش یہی رہی ہے کہ وہ بھارت کی طرف سے پاکستان میں آشوب اور فتنہ پھیلاتے اور ملک میں داخلی انتشار کو ہوا دے کہ پاکستان پر کاری ضرب لگائے اور اس طرح روس کے فائدے کے لئے راستہ ہموار کرے

پہلے مرحلے میں ان کی یہ کوشش رہی کہ وہ افغان مسئلے کے بارے میں پاکستانی زعماً پر دباؤ ڈالے تاکہ ان کے موقف میں کوئی لچک اور نرمی آئے آزاد کشمیر کی سرحدوں پر بھارتی افواج کی موجودیت جسے فوجی مشقوں کا نام دے کر پاکستان کے شمالی مشرقی دیہاتوں کو روسی مگ لڑاکا جہازوں سے آئے دن تباہ کیا جا رہا ہے۔ یہ بھی روسی جارحیت کے منصوبوں کا ایک جزو ہے۔ اگرچہ دہلی میں ہونے والے روس بھارت مذاکرات ایک بند کمرے میں ہوئے مگر یہ مذاکرات افغانستان، کمبوچیا، پاکستان اور چین کے بارے میں تھے۔ حتیٰ دنیا کی معتبر خبر رساں ایجنسیوں نے اس مسئلے پر عندیہ دیا کہ گورباچوف چاہتا ہے کہ وہ (AMUR) کا علاقہ اور (USSR) کے دریا کا مسئلہ جو برسوں سے روس اور چین کے درمیان باعث تنازعہ ہے چین کو مسترد کر کے بیکنگ اور ماسکو میں دوستی قائم ہو جائے اور اس طرح ہندوستان کو بھی اس تشویش سے نجات مل جائے۔ اگرچہ یہ عمل بہ ظاہر روسیوں کی عقب نشینی اور سیاست میں کمزوری کی دلیل پیش کرتا ہے۔ مگر پھر بھی اس میں شک کی بھی پوری گنجائش باقی نہیں۔ روسیوں کی یہی تلاش جاری ہے کہ وہ پاکستان اور افغان مسئلے کے بارے میں چین کے موقف میں کچھ نرمی اور لچک لائیں اور واخان نامی علاقے کے بارے میں جسے روسیوں نے اپنے ملک کا جزو لاینفک بنا رکھا ہے اس کے رد عمل کو ختم کر سکیں اور پھر پورے اطمینان سے اس خطے میں اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنائے۔

اگر روس اس ضمن میں بھارت سے مزید مراعات اور تعاون حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو روس اپنے سرحدی علاقے کی کچھ زمین اور پانی پیکنگ (چین) کو دے کر علی العجلہ اسے غافل کرے تو آئندہ اس خطے میں مزید ہولناک اور دلخراش واقعات رونما ہوں گے۔

دہلی جانے سے پہلے گورباچوف نے جو بیان دیا تھا اور دہلی میں مذاکرات کے اختتام پر جو بیان دیا ہے اس میں زمین و آسمان کا فرق موجود ہے گورباچوف کے بیانات کے اس تضاد سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اُس نے اپنے ناپاک منصوبوں کو کامیاب بنانے کے لئے

دہلی کی پوری معاونت اور حمایت حاصل کر لی ہے ۔

پہلے تو اس نے سلطہ جوئی کی فکر کی تردید کی اور کہا ۔"افغانستان میں روسی فوجی مداخلت ایک سوال کے جواب میں کی گئی تھی ۔ روسی افواج بہت جلد افغانستان سے واپس بلالی جائیں گی ۔ کیونکہ افغان عوام افغانستان میں روسی افواج کی موجودگی سے راضی نہیں ہیں"۔ لیکن دہلی سے واپسی پر اس نے بیان میں کہا کہ "افغانستان میں رونما ہونے والے واقعات کو روس کے لئے ناقابل تحمل ہیں" اور پھر اس نے اپنی پرانی رٹ کو دہرایا یعنی اُن غلط الفاظ کا اعادہ کیا جو گزشتہ آٹھ سالوں سے ہم ماسکو سے سُنتے چلے آرہے ہیں اس نے کہا کہ" کابل کی موجودہ حکومت افغان عوام کی مرضی کے مطابق بنائی گئی ہے اور افغانستان سے لاکھوں انسانوں کی مہاجرت کا افغانستان کے داخلی معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔

عجیب بات ہے اپنے ان بے شرمانہ بیانات کے دوران اس نے افغانستان کے سیاسی حل کی طرف بھی اشارہ کیا اور کہا کہ "افغانستان کے سیاسی حل کا مسئلہ آج بھی جاری ہے" گوربچوف کی تقریر میں پہلے کی نسبت اُن جملوں کی کمی تھی یعنی اس نے اپنی اس تقریر میں افغانستان میں پاکستان اور امریکہ کے فوجی مداخلت کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور اشارہ کیا کہ افغان مسئلے کے حل کے سلسلے میں پاکستان اور امریکہ کی موافقہ ایک بنیادی شرط ہے۔

بہرصورت اس سفر سے جو نتائج برآمد ہوئے وہ آئندہ جلد ہی منظر عام پر آجائینگے اور بین الاقوامی اداروں کی طرف سے بغیر کسی تردید کے روس کے مثبت اور منفی رویہ پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

بقیہ: استاد برہان الدین ۔۔۔

چاہئے کہ اس مسئلے پر زور ڈالیں اس کے بغیر اور کوئی راستہ نہیں جس سے افغان مسئلہ حل ہوسکے ۔ دنیا کے اسلامی ممالک اور خصوصاً وہ ممالک جو افغان مسئلے کے حل کے خواہاں ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے مجاہدین کی سرکاری اور سیاسی حیثیت کو تسلیم کریں ۔ اس موضوع پر جو بھی کام کیا جائے اس میں مجاہدین کے تصمیم، ارادے اور فیصلے کا شامل ہونا ضروری ہے اس کے بغیر اس مسئلے کا حل کسی کی بھی طرف سے یا کسی بھی طاقت کے ذریعے ممکن ہی نہیں ۔

میں آپ سبھی حضرات کا اور خاص طور پر جماعت اسلامی پاکستان کے معزز اور مہربان بھائیوں کا جنہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود ہماری اس محفل کو کامیاب بنانے کے لئے زحمت گوارا کرکے تشریف لاتے ہیں ۔ شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

آپ نے جہاد میں ہمارے ساتھ حصہ لیا ۔ آپ نے ہمارے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور جہادی مشن میں جو امداد و معاونت کی ہے ۔ ہم اس کے بھی شکرگزار ہیں اگرچہ ہم اپنے پاکستانی انصار بھائیوں کے مہمان ہیں ۔ مگر جس ہمدردی اور بشردوستی کا مظاہرہ جماعت اسلامی پاکستان کے بھائیوں نے ہمارے ساتھ روا رکھا ہے وہ خاص طور پر قابل تعریف و تمجید ہے

آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تبارک و تعالیٰ ہمارے مقدس جہاد کو کامیاب اور ہمیں سرخروئی سے ہمکنار فرمائے تاکہ افغانستان میں ایک اسلامی نظام کا قیام عمل میں آئے ۔

***

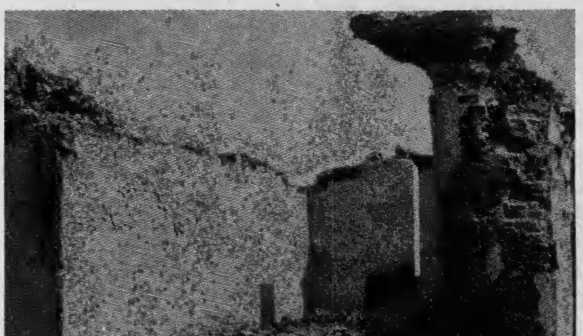

جن کمروں میں کبھی قہقہے گونجتے تھے روسیوں کی وحشیانہ بمباری کے بعد اب وہاں ہر طرف ویرانی ہی ویرانی نظر آتی ہے

روس کو میدان جنگ کی طرح سیاسی میدان میں بھی شکست کا سامنا ہے

تحریر: سید عبداللہ

نہایت افسوس کی بات ہوگی کہ اگر اب بھی روس اپنی شکست کو تسلیم کرنے کی حقیقت کو نظر انداز کرے اور دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی بیجا سعی میں افغانستان سے اپنی افواج کے واپس بلانے میں ٹال مٹول کو طول دے کر افغان مسلمان عوام کو تختہ مشق بنائے اور اپنے پھسلے ہوئے قدموں کو از سر نو جمانے کے لئے ہر توڑ کوششوں کو دوبارہ آزماتے۔

افغان مسئلے کے حل کے بارے میں جنرل اسمبلی کے حالیہ فیصلے نے ثابت کر دیا کہ افغانستان میں روسی افواج اور روسی ایجنٹوں کے لئے کوئی جگہ نہیں اور انہیں وہاں سے بزور یا بہ دیر جانا ہی پڑے گا۔

روسی افواج اپنی مادی طاقت کے بل بوتے پر ایک خاصی مدت تک افغان مسلمان قوم کو جسمانی لحاظ سے اذیت تو پہنچا سکتی ہے۔ لیکن ان کے عزم و ارادوں میں تزلزل اور انہیں اپنے حق ارادی و آزادی سے دستبردار نہیں کر سکتا اور اگر وہ ایسا سوچے تو این خیال است و محال است و جنوں۔ اور یہ حقیقت پچھلے آٹھ نو سال کے دوران خود روس اور اس کے زرخرید غلاموں پر اب اچھی طرح واضح ہو چکی ہے روسی افواج میدان کارزار میں تو پہلے ہی روز سے افغان مجاہدین کے مقابلے میں شکست کھا چکی تھی لیکن سیاسی میدان میں اب تک جو اسے کچھ نہ کچھ کامیابی حاصل تھی وہ بھی اب دیوانے کا خواب بن کر رہ گیا ہے کیونکہ اس کے حواریوں کی تعداد اب روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ اور اُن پر اصل حقیقت کا راز کھلتا جا رہا ہے جب سے روسی سامراج کی ایک لاکھ پندرہ ہزار وحشی و درندہ صفت سرخ افواج افغانستان میں گھس کر جارحیت کی مرتکب ہوئے اور افغان مسلمان عوام کی آزادی اور ان کی اسلامی تشخص کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش میں اپنی ایڑھی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود ایک خدا، ایک رسول اور ایک قرآن کے ماننے والوں پر طرح طرح کے مظالم اور وحشت اور بربریت کے باوجود وہ اپنے ناپاک مقاصد میں کامیاب نہ ہو سکے بلکہ ہر محاذ پر شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ افغانستان میں کمیونسٹوں کی طرف سے آگ اور خون کے کھیل کو دیکھ کر عالمی برادری کا عالمی ادارہ (جنرل اسمبلی) بھی اس خونی ڈرامے پر خاموش نہ رہ سکا اور مجبوراً اسے بھی مداخلت کرنا پڑی۔

چنانچہ ہر سال جنرل اسمبلی میں اس اہم مسئلے پر عام بحث ہوتی رہی ہے اور چونکہ آٹھ سال کی لمبی مدت گزرنے کے باوجود بھی اس مسئلے کا کوئی ٹھوس حل سامنے نہیں آیا۔ اس لئے امسال بھی یہ معاملہ ایک مرتبہ پھر عالمی ادارے میں زیر غور آیا۔

گذشتہ سالوں میں بھی رکن ممالک نے اکثریت آراء سے افغان مجاہد عوام کے حق میں ووٹ دے کر حق اور انصاف کا علم بلند کیا۔ انسانی ہمدردی کے جذبے اور حق پسندی کے تحت اقوام عالم نے پچھلے سالوں کی طرح اس سال بھی افغان مجاہد عوام کی جدو جہد کے حق میں ووٹ دے کر روسی جارحیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے، جنرل اسمبلی کا یہ اقدام قابل صد ستائش و تحسین ہے ان کے اِن نیک جذبات سے پتہ چلتا ہے کہ اب بھی حق کے حامی دنیا میں کثرت سے موجود ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے انشاء اللہ حق حقدار کو ملنے کے امکانات روز بروز روشن ہوتے جاتے ہیں۔

۹ نومبر ۱۹۸۷ء کو نویں مرتبہ افغان مسئلے کے بارے میں اسلامی جمہوریہ پاکستان سمیت ۴۸ ملکوں نے جن میں دیگر اسلامی اور غیر جانبدار ممالک شامل تھے۔ جنرل اسمبلی کو روسی جارحیت کے خلاف اور افغان مجاہدین کی جدو جہد آزادی کے بارے میں ایک قرارداد پیش کیا۔ اس قرارداد پر بحث میں تقریباً چالیس ملکوں نے حصہ لیا۔ قرارداد کے دفعات یہ تھے،

۱۔ افغانستان سے غیر ملکی فوجیں واپس بلائے جائیں۔

۲۔ افغانستان کا غیر جانبدارانہ تشخص بحال کیا جائے۔

۳۔ افغان عوام کو یہ حق حاصل ہو کہ وہ اپنی مرضی کی حکومت قائم کر سکیں۔

۴۔ اور افغان مہاجرین عزت و حفاظت کے ساتھ اپنے وطن واپس جا سکیں

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے امور خارجہ کے وزیر مملکت جناب زین نورانی نے بحث کا آغاز کیا اور کہا کہ غیر ملکی فوجوں کی مسلسل موجودگی افغانستان کے تنازعے کا بنیادی سبب ہے۔ سوویت افواج کی واپسی کے لیے مختصر مدت کے نظام الاوقات کے بغیر نہ تو تنازعے کو آخری شکل دی جا سکتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی حیثیت ہو گی۔

پاکستان کے نمائندے جناب ریاض محمد خان نے افغانستان میں نام نہاد بیرونی مداخلت سے متعلق کابل انتظامیہ کے الزامات کا مؤثر جواب دیا اور کہا کہ جب ۱۹۷۹ء میں ایک لاکھ سے زائد سوویت فوج افغانستان میں داخل ہوئی تھی۔ تو وہ افغانستان کی جنوبی سرحدوں کے دفاع کے لئے ان سرحدوں کی طرف نہیں گئی تھیں بلکہ وہ کابل میں جمع ہو گئی تھیں جہاں وہ برسر اقتدار انتظامیہ کو ہٹا کر اپنی کٹھ پتلی انتظامیہ کو برسر اقتدار لائی تھی۔

چین کے سفیر نے بھی بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ تمام غیر ملکی افواج کی افغانستان سے جلد واپسی اور وہاں فوجی تسلط ختم کرنے کے بعد ہی یہ جنگ ختم کی جا سکتی ہے اس کے علاوہ اس بحث میں جاپان وفاقی جرمنی، یوگوسلاویہ، ترکی، ناروے، کینیڈا، سویڈن، آسٹریلیا، مصر، برونائی، دارالسلام، تھائی لینڈ، نیوزی لینڈ، ملیشیا اور عمان کے نمائندوں نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کر کے افغان مجاہد عوام کی جاری جدوجہد آزادی کو سراہا اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ اس مرتبہ اقوام متحدہ نے جنرل اسمبلی میں ریکارڈ ووٹ کے ذریعے ۱۵۹ ارکان میں سے ۱۲۳ کی بھاری اکثریت نے افغانستان کے اسلامی جہاد کے حق میں ووٹ دیا۔

درحقیقت افغان مسئلے کے بارے میں قرارداد کی اتنی بھاری اکثریت سے منظوری افغان مومن، غیور اور حریت پسند مسلمان مجاہدین کی دلیرانہ جدوجہد آزادی کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دنیا کے تمام اقوام کی خود مختاری اور آزادی کے حق کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے۔ یہ اس حقیقت کا روشن دلیل ہے۔ کہ روس اب شاہین صفت افغان مجاہدین کے مقابلے سیاسی میدان میں بھی بری طرح شکست و رسوائی سے دوچار ہے۔ اور انشاءاللہ عنقریب روسی افواج افغانستان کی اسلامی سرزمین سے ذلت و رسوائی کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور ہو جائینگی

ہم ان حقیقت پسند ممالک کے جنہوں نے روسی جارح افواج کے مقابلے میں ہماری جدوجہد آزادی کی حمایت کی اور افغان مسئلے کے متعلق اسلامی جمہوریہ پاکستان کی طرف سے پیش کردہ قرارداد کے حق میں ووٹ دیا تہہ دل سے مشکور ہیں۔

دو مجاہد جہاز سے گرائے گئے بم کو حیرانی سے دیکھ رہے ہیں

وَالفَضلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الاَعْدَاء
(اور فضیلت و عظمت وہی ہے کہ غیر جس کا اعتراف کریں)

خاتم النبیینؐ رحمۃ اللعالمینؐ کی ذات مجمع صفات کو

غیر مسلموں کا خراجِ عقیدت

تحریر: جناب سید ظہیر الحسن صاحب

لَا اِلٰهَ کہنا تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ جن کو بہشت بریں کی آرزو ہے۔ ان کو چاہیئے کہ اس نام پاک محمد رسول اللہ، صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمیشہ وِرد کرتے رہیں

(گرو بابا نک)

جمع کرنا مدی پنج نماز گزار
باجھوں نام خدائے دے ہو یں بہت خوار
تاریخ گرو خالصہ حصہ اول ص۵۵

یعنی پانچ وقت نماز ادا کر کے زادِ آخرت جمع کر لو۔ اگر ایسا نہ کروگے تو آخرت میں خوار و رسوا ہو جاؤ گے۔

اسلام نے تلوار کے بل پر کائنات انسانی میں رسوخ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی سادگی، بے نفسی، عہد و میثاق اور قول و قرار کا انتہائی احترام و پاسداری اپنے رفقاء کے ساتھ گہری وابستگی و ہمدردی، محبت، جرأت، بے خوفی، اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اپنے مقصد و نصب العین کی حقانیت پر کامل اعتماد اسلام کی کامیابی کے حقیقی اسباب ہیں

(گاندھی جی)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بنی نوع انسان پر خدا کی رحمت تھا۔ لوگ کتنا ہی انکار کریں۔ مگر آپؐ کی اصطلاحاتِ عظیمہ سے چشم پوشی ممکن نہیں ہے۔ ہم بدھ مذہب کے ماننے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت رکھتے ہیں۔ اور آپؐ کا انتہائی احترام کرتے ہیں۔ اس وجہ سے برما میں ہمارے تعلقات مسلمانوں سے بہت زیادہ بہتر ہیں اور دعا ہے کہ ہمیشہ ایسے ہی رہیں۔

(بدھ مذہب کے پیشوائے اعظم مانگ تونگ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کبھی بھی تعیش کی طرف مائل نہ تھی۔ یہ ایک بڑی اور عظیم الشان غلطی ہوگی۔ اگر آپؐ کے متعلق یہ تصور کیا جائے کہ آپؐ نفس پرست تھے۔ آپؐ کسی قسم کی بھی آرام و عیش کو پسند نہ فرماتے تھے۔ آپؐ کا گھریلو اسباب بہت ہی معمولی تھا۔ آپؐ کی غذا جو کی روٹی تھی بسا اوقات کئی کئی ماہ کاشانۂ نبوی میں آگ روشن نہیں ہوتی تھی۔ تاریخ اسلام میں یہ ایک بڑے فخر کی بات ہے۔ کہ آپؐ اپنی پاپوش مبارک کی خود مرمت فرما لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں میں آپؐ خود پیوند لگا لیتے تھے۔ آپؐ نے زندگی محنت پسندی اور عسرت میں بسر فرمائی۔ دنیا میں کسی تاج پوش شہنشاہ کے احکام کی کبھی ایسی اطاعت نہیں کی گئی۔ جیسی پیوند پوش حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کی گئی۔

(تھامس کارلائل)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا قانون۔ صاحبِ تاج بادشاہوں کے لئے اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا غریب سے غریب بے سہارا انسانوں کے لئے اس کی ضرورت و اہمیت ہے ان قوانین کو بہت ہی سنجیدہ انداز مفکرانہ ذہن، عالمانہ رنگ اور علمی سہولتوں کی خوبیوں کے ساتھ ساری دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔

(ایڈمنڈ برک)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا مذہب مطلق العنان روس کے لئے بھی اتنا ہی موزوں ہے۔ جتنا جمہوریت

اُن کے در سے درِ کبریا پا گئے

ساجد

مزہ دیتی ہے سبز گنبد کی باتیں	سرِ مکیدہ جامِ سرمد کی باتیں
مناسب ہے محفل میں ساجد کریں ہم	خدا تعالیٰ کی صفت اور محمدؐ کی باتیں

در پہ اُن کے طلب سے سوا پا گئے
بن گئے شاہ، اتنا گدا پا گئے

روضۂ سیدالانبیاء پا گئے
شکرِ باری کہ ہم مدعا پا گئے

اپنی تقدیر دیکھو کہ محشر کے دن
سایۂ دامن مصطفےٰؐ پا گئے

پھر نہ خاطر میں لائیں گے کونین کو
آستانہ اگر آپؐ کا پا گئے

آفتابِ رسالت ہوا جلوہ گر
خاک کے ذرّے نور و ضیاء پا گئے

شکریہ اے نگاہِ کرم شکریہ
جتنا مانگا تھا اس سے سوا پا گئے

بندگی کا ہمیں اب مزہ آئے گا
اُنؐ کے در سے درِ کبریا پا گئے

عشقِ احمدؐ نے حق آشنا کر دیا
مٹ گئی جب خودی تو خدا پا گئے

رحمتیں پیشوائی کو ساجد بڑھیں
جب مدینہ کا ہم راستہ پا گئے

سلام

مولانا شاہ ضیاء القادری صاحب

سلام اے رحمۃ للعالمین محبوب سبحانی — سلام اے آمنہ کے چاند عبداللہ کے جانی
سلام اے مطلع انوار، اے ماہِ شب اسریٰ — سلام اے مصطفےٰ ﷺ نورِ مجسم نورِ یزدانی
سلام اے روشنی بخش چراغِ کعبہ و اقصیٰ — سلام اے مصطفےٰ ﷺ شمعِ حریمِ بزمِ سبحانی
سلام اے طلعتِ نوری سراپا رحمت و رأفت — سلام اے مصطفےٰ ﷺ ظلِ جمالِ ذاتِ رحمانی
سلام اے تاجدارِ دو جہاں، سلطانِ انس و جاں — سلام اے مصطفےٰ ﷺ مسند نشینِ عرشِ ربانی
سلام اے مصحفِ رحمت سلام اے مصحفِ ناطق — سلام اے مصطفےٰ ﷺ مجموعۂ آیاتِ قرآنی
سلام اے باعثِ ایجادِ عالم نازشِ آدمؑ — سلام اے مصطفےٰ ﷺ اصلِ وجودِ نوعِ انسانی
سلام اے کاشفِ سرِ رموزِ مجلسِ امکاں — سلام اے مصطفےٰ ﷺ رازِ بقائے ہستیٔ فانی
سلام اے فاتحِ بدر و حنین و خندق و خیبر — سلام اے مصطفےٰ ﷺ تاجِ سرِ اوجِ جہانبانی
سلام اے ہادمِ شان و شکوہِ قیصر و کسریٰ — سلام اے مصطفےٰ ﷺ معراجِ دارائی و سلطانی
سلام اے جلوہ آرائے حریمِ عشق صورت گر — سلام اے مصطفےٰ ﷺ تصویرِ حسنِ ماہِ کنعانی
سلام اے رونقِ بزمِ خلیلؑ و یوسفؑ و عیسیٰؑ — سلام اے مصطفےٰ ﷺ توقیرِ اورنگِ سلیمانی
سلام اے حضرتِ خیر البشر اے خسروِ خوباں — سلام اے مصطفےٰ ﷺ نوشاہِ بزمِ النبی و جانی
سلام اے نوبہارِ گلزارِ خلد و گلشنِ جنت — سلام اے مصطفےٰ ﷺ باغ و بہارِ گل بدامانی
سلام اے تاجور اے مالک و مختارِ جز و کُل — سلام اے مصطفےٰ ﷺ شاہنشاہِ اقلیمِ امکانی
سلام اے آفتابِ بدر، اے فردوس کی زینت — سلام اے مصطفےٰ ﷺ چشم و چراغِ قصرِ رضوانی
سلام اے مہ جبیں اے ماہ وش اے نازنیں صورت — سلام اے مصطفےٰ ﷺ آئینہ دارِ حسنِ لاثانی
سلام اے نورِ حق، نورِ مجسم، گیسوؤں والے — سلام اے مصطفےٰ ﷺ سرتاپا قندیلِ نورانی
سلام اے معنیٔ آیاتِ قرآں، صاحبِ قرآں — سلام اے مصطفےٰ ﷺ تفسیرِ تعلیماتِ روحانی
سلام اے عالمِ علمِ مغیبات، ہمہ عالم — سلام اے مصطفےٰ ﷺ شرحِ کمالاتِ خدا دانی
سلام اے جانے والے دم زدن میں عرشِ اعظم پر — سلام اے مصطفےٰ ﷺ اے صاحبِ معراجِ جسمانی
سلام اے داعیٔ اسلام، اے ہادی خدائی کے — سلام اے مصطفےٰ ﷺ اے مذہبِ اسلام کے بانی

سلام اپنے ضیاءؔ کا سُن، مدینہ میں طلب فرما
سلام اے مصطفےٰ ﷺ سُن، کر عطا روضہ کی دربانی

سید کونین کا

سبق

شورش کاشمیری مرحوم

کلید حمد و ثنا لا الٰہ الا اللہ
خلاصہ ہائے دُعا لا الٰہ الا اللہ

پہیلیاں ہیں فقیہوں کے دین کی شرحیں
قلندروں کی صدا لا الٰہ الا اللہ

حیات و موت کو آسان کر لیا میں نے
نبی کے راہ نما لا الٰہ الا اللہ

بہ پیش دبدبۂ خسروان تیغ بدست
زباں پہ آ ہی گیا لا الٰہ الا اللہ

ہمہ خیال فسانہ، ہمہ دلیل غلط
بنائے ارض و سما لا الٰہ الا اللہ

نثار سیّد کونینؐ پہ مرے ماں باپ
سبق دیا بھی تو کیا لا الٰہ الا اللہ

نظر پڑی جو کہیں بارگاہ سُلطانی
دماغ و دل نے کہا لا الٰہ الا اللہ

ڈرا رہے ہیں مجھے سرکشوں کے ہنگامے
مگر ہے میری نوا لا الٰہ الا اللہ

میں اس چمن میں غریب الدیار ہوں شورشؔ
میری دعائے رسا لا الٰہ الا اللہ

پسند ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے لئے مناسب و مفید ہے۔

(جوزف جے لونن)

نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر مؤرخین نے اس دھندلکے میں دیکھا ہے۔ جب کہ چاروں طرف خوف اور جہالت پھیلی ہوئی تھی ایسے مؤرخین نبیؐ اکرم کے متعلق کوئی بھی غلط بات بیان کر سکتے ہیں لیکن اب تعصب اور جہالت کا کہر افق سے ہٹ چکا ہے۔ اور ہم اب بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری روشنی اور تابناکی میں دیکھ سکتے ہیں اور ان کے لائے ہوئے مذہب کی معقولیت کا اعتراف کر سکتے ہیں۔

(بشپ کارپینٹر)

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر الزمان کی صداقت کا ایک بڑا ثبوت ہے کہ سب سے پہلے وہ لوگ اسلام لائے جو آپؐ کے سب سے زیادہ گہرے دوست تھے اور پاکیزہ خاتونؓ جو آپؐ کی خانگی زندگی کی بہت ہی قریب سے واقف اور رازداں تھیں۔ انہوں نے آپؐ کو سب سے پہلے رسول برحق تسلیم کر لیا

رسولؐ خدا کی زندگی میں اگر کہیں بھی ذرا سا الجھاؤ ہوتا۔ تو جو آپؐ سے اس قدر قریب سے واقف تھے۔ وہ ضرور آگاہ ہوتے اور کبھی بھی آپ کے نبیؐ ہونے کو تسلیم نہ کرتے۔ لیکن اس قدر نزدیک سے دیکھنے والوں کا اسلام قبول کرنا ثابت کرتا ہے کہ اندر اور باہر کہیں بھی آپؐ کی زندگی میں ریا نہ تھی پوری کی پوری زندگی مبارک آئینہ کی طرح صاف اور روشن تھی

(جان ڈیون پورٹ)

بنی نوع انسان پر جس شخص کی زندگی سب سے زیادہ اثر انداز ہوئی۔ وہ رسول خدا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہے آپؐ نے بڑی بے باکی سے قادر مطلق کی وحدت کی طرف نوع انسان کو بلایا ہے۔ اور اب جو شخص بھی یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ دنیا نے اس بیباک دعوتِ حق کا کیا جواب دیا۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ اس کا جواب آج کرۂ ارض کے نقشے میں تلاش کرے اسے اسلامی ممالک میں آپؐ کی تعلیمات کے وہ نقوش ملیں گے جو کسی بھی اونچے سے اونچے پہاڑ سے بھی بہت بلند ہیں۔ (جان ولیم ڈریپر)

عام طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی پسند تھے۔ مزاج اقدس میں یکسانیت تھی۔ گو آپؐ ہشاش بشاش بھی رہتے تھے مگر زیادہ تر سنجیدہ ہی رہتے تھے آپ کی مسکراہٹ میں بڑی دلفریبی تھی۔ عام عربوں کے برعکس آپؐ کے جسم کا رنگ مائل بہ سرخی تھا، اضطراب اور جوش کی حالتوں میں چہرہ انور زیادہ روشن ہو جاتا۔ ذہانت بلاشبہ غیر معمولی تھی۔ آپؐ نہایت ہی ذکی اور بہت ہی فہیم تھے قوتِ حافظہ اور یادداشت بہت قوی تھی معاملات کے جملہ پہلوؤں کو جلد اور صاف صاف طور پر آپؐ سمجھ لیتے تھے غذا میں آپؐ بہت سادگی پسند تھے۔ روزے بہت زیادہ رکھتے تھے۔ لباس مبارک میں بھی شان و شوکت کو ظاہر نہیں فرماتے تھے۔ خانگی معاملات میں بہت انصاف پسند تھے امیر و غریب، دوست و اجنبی، طاقتور اور کمزور سب کے ساتھ آپؐ کا برتاؤ یکساں اور مساوی تھا۔ طبیعت کی نرمی اور رحمدلی کی وجہ سے لوگوں میں آپؐ بہت محبوب تھے، غریبوں کی شکایتوں کو بڑی توجہ سے سنتے تھے اور ان کی تکلیفیں دور فرمانے میں بے حد کوشش کرتے تھے۔ فوجی فتوحات نے آپؐ میں کبھی غرور پیدا نہیں کیا۔ جب آپؐ انتہائی طاقتور ہو چکے تھے اس وقت بھی آپؐ کے اخلاق و عادات اور طرز زندگی میں وہی سادگی تھی۔ جو آپؐ کی مصیبت کے زمانے میں آپؐ کی زندگی میں تھی دنیوی بادشاہت کے لوازمات کا آپؐ کے مبارک دل میں کبھی خیال بھی نہیں گزرا۔ آپؐ کی کسی بھی جگہ آمد کے وقت اگر آپؐ کے استقبال میں کوئی غیر معمولی شان پیدا کی جاتی تھی تو آپؐ کو ناگوار گزرتی تھی اگر آپؐ کسی عالمگیر حکومت کے خواہاں تھے۔ تو وہ زمین پر خدا کی حکومت اور اخلاص کی حکومت تھی۔

(واشنگٹن ارونگ)

میں نے رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہ الزام بے بنیاد ہے۔ کہ آپؐ عیسائیوں کے دشمن تھے۔ میں نے اس حیرت انگیز شخصیت کی سوانح مبارک کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ میری رائے میں آپؐ پورے بنی نوع انسان کے محافظ تھے

(جارج برنارڈ شا)

سرورِ دو عالمؐ کے ذکرِ پاک اور درود شریف کی فضیلتیں اور برکتیں

حضورؐ کا ذکرِ مبارک بھی عبادت ہے

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انبیاؑ علیہم السلام کا ذکر کرنا عبادت ہے۔ صالحین کا ذکر کرنا گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور موت کا ذکر کرنا صدقہ ہے اور قبر کی یاد تم کو جنت تک پہنچائے گی۔

حضورؐ کے نام مبارک کی برکت سے دوزخ کی آگ سرد ہو جائے گی

روایت ہے کہ قیامت کے دن حافظانِ قرآن کی ایک جماعت دوزخ میں داخل ہوگی، وہ حضورؐ کا اسم مبارک فراموش کر چکے ہوں گے۔ دوزخ کی آگ ان کو سوختہ کر چکی ہوگی آخر بہ امر خداوندی جبرائیل علیہ السلام اُن کو حضورؐ کا اسم گرامی یاد دلائیں گے حضورؐ کے نام مبارک کی برکت سے دوزخ کی آگ سرد ہو جائے گی اور وہ لوگ دوزخ سے نکال دیئے جائیں گے

حضورؐ کا ہمنام جہنم میں داخل نہ ہو گا

حضورؐ کا اُمت محمدیہ کو فرمان

ہے کہ اپنا نام محمد یا احمد رکھا کرو چنانچہ حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ ایک روز حضور سرور کائناتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو آدمی دربار خداوندی میں پیش ہوں گے حکم ہوگا ان کو جنت میں لے جاؤ یہ حکم سن کر اُن کو تعجب ہوگا۔ اور حق تبارک وتعالیٰ سے عرض کریں گے کہ یا اللہ العالمین! ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر ہم کیوں جنت میں بھیجے جا رہے ہیں۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہوگا۔ تم جنت میں جاؤ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ جس شخص کا نام محمد یا احمد ہوگا اس کو دوزخ میں داخل نہیں کروں گا۔

حضورؐ کا اسم مبارک تمام ملاءِ اعلیٰ میں مرقوم ہے

حضرت کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ نے اپنے صاجزادے شیث علیہ السلام سے ارشاد فرمایا تھا اے جانِ پدر! تو میرے بعد خلیفہ ہوگا تقویٰ اور عروہ وثقیٰ کو پکڑے رکھنا اور جب خدا کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا میں نے حضرت محمدؐ کا اسم مبارک عرشِ الٰہی پر لکھا دیکھا ہے۔ ساتوں آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں حضورؐ کا نام مبارک نہ لکھا ہو۔ جنت میں ہر مکان کی ہر منزل پر اور جنت کے درختوں کے تمام پتوں پر سدرۃ المنتہیٰ کے ہر ہر پتے پر اور جنت کی حوروں کی گردنوں پر حضورؐ کا اسم مبارک مکتوب ہے۔ فرشتوں کے چہروں پر دونوں آنکھوں کے درمیان حضورؐ کا اسم مبارک مکتوب ہے۔ آسمان کے فرشتے حضور سرور کائنات کے نام مبارک کا ذکر کرتے ہیں۔

حضورؐ کے نام مبارک کے توسل سے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول،

علامہ سیوطی نے فتلقیٰ آدم من ربہ کلماتٍ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ابن عساکر نے حضرت عمر فاروقؓ کی روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام دانہ گندم کھا کر جنت میں خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے عرشِ الٰہی کی طرف منہ کر کے دُعا کی اسئالک بحق محمدؐ

اعفر دیا اللہ! حضورؐ کے توسل سے میرا خطا معاف فرمائے) تو حق تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا۔ محمدؐ کون ہے؟ تو حضرت آدمؑ نے عرض کیا یا اللہ العالمین: تو نے جب مجھے پیدا فرمایا تھا۔ تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم تھا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ کی نظر میں حضورؐ سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ اسی لئے تو تیرے نام کے ساتھ اُنؐ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس پر حق تبارک و تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ اے آدمؑ! محمدؐ تمہاری اولاد میں خاتم النبیین ہوں گے اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا

حضرت آدمؑ کی وحشت حضورؐ کا نام سن کر دُور ہوگئی

حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ جب آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اُتارے گئے تو ان کی تنہائی اور دوسرے عالم میں پہنچنے سے سخت وحشت ہوئی۔ تو جبرئیلؑ آ زمین پر تشریف لائے اور بلند آواز سے یہ کلمات ارشاد فرمائے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ یہ کلمات سن کر حضرت آدم علیہ السلام کو تسکین حاصل ہوئی

حضورؐ قیامت کے دن براق پر سوار ہوں گے

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن انبیائے کرام چوپاؤں پر سوار ہوں گے اور میں بُراق پر سوار ہونگا حضرت بلالؓ جنت کی ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے اور میدانِ قیامت میں اذان دیں گے وہ جس وقت اشھد انّ محمد رسول اللہ پکاریں گے۔ تو اولین اور آخرین کے تمام مومنین شہادت دیں گے انّ محمد رسول اللہ۔

حضورؐ کے نام مبارک کے توسل سے مردہ زندہ ہوگیا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ میں ایک مہاجر نابینا بڑھیا کا بیٹا انتقال کر گیا۔ حضرت انسؓ تعزیت کے لئے گئے۔ نابینا بڑھیا نے میّت کو چادر اڑھا دی اور اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے حق سبحانہٗ سے درخواست کی کہ اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں نے تیرے اور تیرے نبیؐ کی طرف ہجرت کی اسی اُمید پر کہ تو میری مصیبت کے وقت مدد کرے گا۔ اے خدا! مجھ میں یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت نہیں۔ مجھ پر رحم فرما، کرم فرما۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ دُعا کے ختم پر میت کے جسم میں حرکت محسوس ہوئی۔ میں نے چادر کھول کر دیکھا۔ تو وہ جوان زندہ تھا اُٹھ بیٹھا اور کچھ دیر بعد ہم نے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔

لوحِ محفوظ پر سب سے پہلے کیا لکھا ہوا ہے؟

روایت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں سب سے پہلے یہ تحریر فرمایا ہے اِنّی انا اللہ لا الہ الا انا سبقت رحمتی علی غضبی فمن شھد ان لا الہ الا انا وانّ محمد عبدہٗ و رسولہ دخلہ الجنۃ (میں بلاشک و شبہ خدا ہوں میرے علاوہ اور خدا نہیں۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے جو شخص اس امر کی شہادت دے گا کہ میرے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس کو جنت عطا کروں گا)

پتھر پر نام مبارک قدرتی نقش تھا:

حضرت کعبؓ احبار فرماتے ہیں کہ میں نے کتب سابقہ میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو ایک پتھر ملا تھا۔ جس پر قدرتی چار سطریں مکتوب تھیں۔ پہلی سطر میں لکھا تھا انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدونی (میں ہی خدا ہوں برحق ہوں۔ میرے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ صرف میری عبادت کرو) دوسری سطر میں لکھا ہوا تھا۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی فطوبیٰ لمن آمن بہ

مسلمانوں کو درود شریف پڑھنے کا حکم۔

قرآنِ پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ اِنّ اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنو صلوا علیہ و سلموا تسلیما ط (اللہ تعالیٰ اور فرشتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود پڑھو) حق تبارک و تعالیٰ کا یہ حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی اعزاز کی دلیل ہے۔ احادیث نبویہ میں

درود شریف کے بے شمار فضائل مذکور ہیں۔

درود شریف بارگاہ نبوت میں پیش ہونے سے پہلے دربارِ خداوندی میں

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی مسلمان درود شریف پڑھتا ہے تو فوراً ایک فرشتہ اس کو لے کر عرشِ الٰہی پہ حق سبحانہٗ وتعالےٰ کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ حق تعالےٰ کا حکم ہوتا ہے۔ جاؤ اسے میرے بندے (حضورؐ) کی قبر پہ لے جاؤ وہ درود خواہ کے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں گے اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہوگی

درود شریف بارگاہِ نبوت میں پہنچانے کے لئے فرشتوں کا انتظام:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے فرشتوں کو درود شریف پہ موکل کر رکھا ہے۔ جو درود شریف کو حضورؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کہ آپؐ کے فلاں اُمتی نے آپؐ کے لئے صلوٰۃ و سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم گنبدِ خضرا میں خود درود و سلام سماعت فرماتے ہیں

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان (میری قبر پہ) درود و سلام عرض کرتا ہے مجھے اس کی آواز پہنچا دی جاتی ہے۔ صحابہؓ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وفات کے بعد کیسے سماعت فرمائیں گے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام قرار دیا ہے۔

قبر میں سب سے پہلے حضورؐ کے بارے میں سوال ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھا کرو۔ قبر میں سب سے پہلے تم سے میرے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا۔

(رواہ السخاوی و ابن عساکر)

درود وسلام پڑھنے والے پر خدا بھی درود وسلام بھیجتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جبرائیل امینؑ نے مجھے بشارت دی ہے کہ حق تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جو شخص تم پہ درود پڑھے گا۔ میں اس پہ درود بھیجوں گا۔ اور جو شخص تم پہ سلام پڑھے گا۔ میں اس پہ سلام بھیجوں گا۔

درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت امام حسینؓ نے فرمایا ہے کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضورؐ کے نام مبارک کے ادب اور تعظیم سے دوزخی جنتی بن گیا

حضرت وہبؓ بن منبہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت نافرمان تھا۔ سَو سال کی عمر میں اس کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے اس کی نعش اٹھا کر کوڑی میں داب دی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی۔ کہ جاؤ اور اس کو نکالو اور نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا

یا اللہ! بنی اسرائیل شاہد ہیں کہ وہ نہایت بدکار اور نافرمان تھا حق تبارک و تعالےٰ نے خطاب فرمایا۔ ہاں بات تو یہی ہے۔ مگر اس کی عادت تھی کہ وہ جب تورات شریف کو کھولتا تھا اور اس کی نظر محمد مصطفیٰؐ کے نام نامی پر پڑتی تھی تو وہ حضورؐ کے نام مبارک کو بوسہ دیتا تھا۔ آنکھوں سے لگاتا تھا۔ مجھے اس کی یہ ادا پسند آ گئی۔ میں نے اسے بخش دیا اور جنت میں ستر حوریں عطا فرمائی۔

یہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم اقدس کے فضائل اور درود شریف پڑھنے کے برکات میں سے چند کا ذکر کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ان فضائل و برکات پر توجہ دیں اور سرورِ دو عالم کے اسم اقدس اور درود شریف کی تمام فضیلتیں اور برکتیں حاصل کریں۔

بشکریہ : " دجہاد بلوشتہ " ترجمہ : میرویس خان

جواب آں غزل

لاہور سے شائع ہونے والے روزنامہ جنگ کی ایک اشاعت میں بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے ایک کالم نویس رقمطراز ہیں .

" اگر افغانستان میں کمیونسٹوں کی بجاوز کے خلاف افغانوں کی جدو جہد جہاد ہو اور یا جہاد کا درجہ رکھتی ہو. تو پھر صیہونزم کے سرپرست امریکی امیریلیزم جو اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے. افغان مجاہدین کی معاونت کیوں کرتا ہے ؟ "

پہلے تو موصوف یہ ثابت کریں کہ امریکی امپریلیزم افغانستان کی اسلامی جہاد کی معاونت کرتا ہے. بلکہ جہاد افغانستان کے شروع سے اب تک جہاد کو ناکام بنانے کے لئے جتنا نقصان کمیونسٹوں نے مجاہدین کو دیا ہے. اس سے کئی گنا زیادہ امریکی استعمار نے دیا ہے.

ہمیں بھی کالم نگار سے یہ پوچھنے کا حق ہے کہ روسی امپریلیزم نے اسرائیلیوں کے قیام و تشکیل اور انہیں فلسطین پر قابض رکھنے کے لئے امریکنوں سے زیادہ فعال کردار ادا کیا ہے اور آج بھی اس پر عمل پیرا ہے. لیکن اس کے باوجود بھی وہ فلسطینیوں کی امداد اور ہمنوائی میں پیش پیش ہے آخر کیوں ؟

اور ابھی ابھی تل ابیب اور ماسکو آپس میں سفارتی اور سیاسی تعلقات کی بحالی پر ایک بار پھر متفق ہو کر افغانستان میں نہتے افغانوں کے بیگناہ خون سے ہاتھ رنگنے والے روسی جلاد آخر کیوں فلسطینیوں کی مدد کر رہے ہیں!

ظاہر ہے. کہ روس ایک آزاد اور خود مختار فلسطین کے وجود کے حق میں نہیں ہے. بلکہ روسیوں کے مفادات صرف اسی میں ہیں کہ فلسطینیوں کی بندوقیں امریکی مقاصد اور مفادات کے خلاف استعمال کئے جائیں. چونکہ اس منطقہ میں صرف امریکی مفادات کو نشانہ بنانا روسیوں کا مقصد ہے اسی لئے آزادی فلسطین کی جدو جہد میں امریکہ کا ایک قدم پیچھے ہٹنا بھی روس کی مفاد میں ہے. بعینہہ امریکہ یہ نہیں چاہتا کہ روس ہوس ملک گیری میں بحر ہند تک پہنچ جائے.

آج افغانستان میں سرفروش اور غیور افغانوں نے اپنی قوتِ ایمانی اور غیرتِ افغانی سے ایک جارح خونخوار کے خلاف جو جہاد شروع کر رکھا ہے اس کا واحد مقصد ایک بیرونی حملہ آور سے مقدس افغانستان کی آزادی کا تقدس بحال کرنا اور وہاں ایک اسلامی حکومت کی تشکیل ہے اور یہی خطۂ افغانی کے ہر فرد کی دلی آرزو ہے. جس کے لئے وہ اپنا خون پانی کی طرح بہا رہے ہیں اور افغانوں کے اسی جذبۂ ایمانی نے آج دنیا کی ایک سپر جنگی مشین کو سائبیریا کے یخ بستہ پہاڑوں کی طرح منجمد کر دیا ہے اور اب تو یہ مقدس جہاد اس مرحلے پر پہنچ گیا ہے کہ اس کے شروع میں روسی استعمار جو مجاہدین کی موجودیت سے نہ صرف انکار کر رہے تھے. بلکہ انہیں زرخرید اور اشرار کے منحوس ناموں سے یاد کیا کرتے تھے لیکن آج روسی سپر پاور انہیں اپنے سیاسی مخالفین کے نام سے یاد کرنے لگے ہیں اور ان کے سامنے صلح اور جنگ بندی کی پیش کشوں کے لئے ہاتھ جوڑنے کے ساتھ ساتھ انہیں حکومت میں شرکت کی منتیں بھی کرتا ہے.

روسی افواج کی یہ شکست برائے نام امریکی تعاون کی وجہ سے نہیں ہوئی ہے. بلکہ افغانوں کی یہ کامیابی صرف گذشتہ آٹھ سالوں میں پندرہ لاکھ افغانوں کی شہادت اور پچاس لاکھ افغان مہاجرین کی جدو جہد کی مرہونِ منت ہے.

ساری دنیا میں شاید ایک بھی ایسا غیر امریکی فرد پیدا نہ ہو. جو امریکہ کے حکم پر محض چند ڈالروں کی خاطر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے. ہمارے خیال میں اس قسم کے لوگ تو مغربی یورپ کی اشتراکی اور مادہ پرست

دنیا میں بھی نہیں ملیں گے تو کیا افغانستان میں جہاں مال و دولت کو سروں پر اور سروں کو عزّت و ناموس و آبرو اور ایمان کے تقدّس پر قربان کرنے کی روایت چلی آ رہی ہے۔

افغانوں کے ہاتھوں آج سے نصف صدی پہلے افغانستان پر حملہ آور برطانوی استعمار کو جس شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کیا کالم نگار صاحب یہ بتا سکیں گے کہ اُس وقت افغان مجاہدین کی پُشت پناہی پر کونسی سپر پاور تھی؟ اور کون ان کی مدد کر رہے تھے؟

پندرہ لاکھ افغانوں نے ڈالروں کی خاطر جام شہادت نوش نہیں کیا۔ پچاس لاکھ افغان مہاجرین کی تکالیف سے دوچار ہونے کے لئے اپنے گھروں کا آرام لوٹ سکتے ہیں اور نہ جہادِ روان میں آج سینکڑوں مجاہدین محض مادی لالچ کے لئے اپنے سروں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ بلکہ افغانوں کا جذبۂ ایمانی اور غیرتِ افغانی ہے جو اُنہیں جولانگاہِ قربانی کی طرف کھینچتے لے جا رہے ہیں۔

کالم نویس صاحب! افغان مہاجرین وہ نہیں ہیں۔ جو کسی ملک کے سربراہ کے لئے ...... کا سودا کر کے لاکھوں روپے بطورِ کمیشن حاصل کریں۔ آپ اگر اپنے ذاتی مفادات کی خاطر افغانوں سے ہمدردی نہیں کر سکتے۔ تو خدا را ان مظلوموں اور نہتے افغانوں کے زخموں پر نمک پاشی سے باز آئیں۔

ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ بقول کالم نویس اگر جہاد افغانستان امریکی استعمار کے مفادات کے لئے کیا جاتا ہے تو ایران جو وسط ایشیا میں امریکی استعمار کا بدترین دشمن ہے اور امام خمینی جو صدر ریگن کے خون پینے کے لئے پیاسا بیٹھا ہے۔ کیوں افغانوں کے اسلامی جہاد کے طرفدار اور ہمدرد ہیں؟ اور باوجود ایران میں جنگ کے نامساعد حالات کے بیس لاکھ افغانوں کو پناہ دے رکھا ہے؟

ہمارے ہی عہد کی بڑی طاقتیں خصوصاً نہ صرف براعظم ایشیاء میں ایک دوسرے کو قدم جمانے نہیں دیتیں۔ بلکہ ساری دنیا میں مظلوم قوموں اور حریت پسندوں کی کسی ایک سپر پاور کی برائے نام پشت پناہی اس لئے نہیں ہوتی کہ مظلوم اقوام اور حریت پسند اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ بلکہ دونوں بڑی حریف طاقتیں اپنی اپنی تسلط جمانے کی رقابت میں ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہیں۔ جسے ناسمجھ لوگ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے حمایت کا غلط نام دیتے ہیں۔

جنوبی افریقہ میں سیاہ فام اپنے بنیادی انسانی حقوق کے لئے سفید فام اقلیت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جس کے نتیجے میں بیشمار افریقی تہہ تیغ ہو چکے ہیں اور مسلسل سفید فاموں کی جانب سے سیاہ فام باشندوں پر ظلم اور بربریت کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔ مگر روسی استبداد جس سے وسطِ ایشیا کی آٹھ مسلم جمہوری ریاستوں بخارا، قزاقستان اور تاجکستان وغیرہ محض اپنی ہوس ملک گیری کا شکار بنایا اور مسلمانوں کی مذہبی اور تہذیبی مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا کر نہ صرف وہاں کے تشخص کو بگاڑ دیا۔ بلکہ روح آزادی اور جذبۂ حریت کو کمیونزم کی بھینٹ چڑھا کر ہزاروں مسلمانوں کا مقتل میں بدل دیا

کون نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ روسی استبداد نے محض اپنے جغرافیائی سرحدوں کو وسیع تر بنانے کے لئے کیا۔ صرف اس پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مشرقی یورپ میں پولینڈ، مشرقی جرمنی، ہنگری اور چیکوسلواکیہ کی آزادی کی تحریکوں کو بھی اپنے استبداد اور بربریت سے ختم کیا۔

کیا یہ حقیقت نہیں کہ روس اریٹیریا کے غیور مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے خلاف ایتھوپیا کے جلّادوں کی سرپرستی کرتا ہے اور کیا اس سے انکار کیا جا سکتا ہے۔ کہ گذشتہ چالیس سال سے روس تقریباً پچاس لاکھ کشمیریوں کی حق خودارادیت کے خلاف نہایت ڈھٹائی اور بے رحمی سے بھارت کا ساتھ دے رہا ہے؟ کیا ایک بڑی طاقت کی طرف سے جنوبی افریقہ کے لوگوں اور نہضت کی حمایت کو اگر ہم شک و شبہ اور تردّد کے زیر اثر روسی حمایت کا نام دیں اور پھر یہ کہیں کہ جنوبی افریقہ کے لوگ ماسکو کے لئے لڑ رہے ہیں تو کوئی عقل سلیم اس کو مان لے گا، نہیں ہرگز نہیں۔ کوئی بھی صحت مند ذہن اور وجدان اس کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کے لوگ اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

روئے زمین پر اگر ایک خارجی طاقت محض اپنے مفادات کی خاطر اپنی آزادی کی جنگ لڑنے والی قوم کی حمایت کرے تو اس سے حریت پسندوں یا وہاں کے عوام کا جذبۂ آزادی یا خودارادیت کے لئے ان کی جدوجہد آزادی کی اخلاقی حیثیت کو کوئی ٹھیس لگتی

آج فلسطین کا مجاہد اپنے وطن کی

آزادی کی خاطر روسیوں کے ساتھ بندوق اُٹھانے پر مجبور ہے۔ اور اسی فلسطینی مجاہد کے کندھے پر روسی بندوق ہے اس روس کی بندوق جس نے از روئے انسانیت کے بہانے یہودیوں کا فلسطین پر قبضہ جمانے کی تکمیل میں ہزاروں اسرائیلیوں کو روس سے اُٹھا کر فلسطین بھیج دیا۔

روس امریکہ سے ہوس ملک گیری کی رقابت میں امریکی مفادات کے خلاف لڑنے والوں کو اسلحہ اور رقم دونوں مہیا کرتا ہے۔ کیا اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ آزادیٔ فلسطین کی جنگ امریکہ کے پٹھوؤں کے خلاف روسی پٹھوؤں کی جنگ ہے؟ یا کیا اسے امریکہ اور روس کی جنگ سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟

اگر فلسطینیوں کی تحریک آزادی غاصب صیہونزم کے خلاف جہاد ہے جس کی خود کالم نگار بھی حمایت کرتا ہے۔ تو پھر یہی فارمولا جہاد افغانستان کے لئے کیوں بروئے کار نہیں لایا جاتا؟ کیا افغانستان اپنی آزادی، مذہب اور عزت کی خاطر ہوس ملک گیری کے ایک جنونی جارح کے خلاف مصروفِ جہاد نہیں؟

روزنامہ جنگ کے کالم نویس جہاد افغانستان کو نکاراگوئے کے باغیوں سے تشبیہ دیکر دونوں کو ایک ہی نوعیت کا مسئلہ سمجھتا ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ افغانستان کا ۹۰ فیصد علاقہ افغان مجاہدین کے قبضے میں ہے۔ بلکہ افغانستان میں روسی کٹھ پتلی حکومت کے برائے نام سربراہ ڈاکٹر نجیب اللہ کے بقول ۸۰ فیصد افغانستان پر مجاہدین کا کنٹرول جس کا مقصد ہی ہو سکتا ہے۔ کہ چند شہروں کو چھوڑ کر باقی سارا افغانستان حریت پسندوں کے زیر تسلط ہے۔ جبکہ نکاراگوئے کے کنٹراز کے باغیوں کے ساتھ سر چھپانے کی بھی کوئی جگہ نہیں ہے تاہم نکاراگوئے کی کٹھ پتلی حکومت کم از کم ایک انتخابی حیثیت تو رکھتی ہے۔ جبکہ کابل کی برائے نام حکومت روسی ٹینکوں میں چوری چھپے لائی گئی ہے۔

محترم کالم نویس کو ایک نہ ایک دن ماننا ہی پڑے گا۔ کہ جہادِ افغانستان کی پشت پر نہ صرف پچاس لاکھ مہاجرین ہیں بلکہ گنتی کے چند کمیونسٹوں کو چھوڑ افغانستان کی قاطع اکثریت ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کٹھ پتلی حکومت روسی بندوقوں کے سائے کے بغیر ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ خود کابل شہر بھی روسی افواج کے قلعہ بندی کے باوجود بسا اوقات رات کے وقت مجاہدین کے حملوں کی زد میں ہوتا ہے۔

مگر کنٹراز کے باغیوں کے ساتھ نکاراگوئے کے عوام کی کوئی ہمدردی نہیں جبکہ افغانستان کے دو کروڑ عوام جہادِ افغانستان کی پشت پناہی میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند کھڑے ہیں۔ مختصراً نکاراگوئے کے باغیوں کے ساتھ جہادِ افغانستان کی مثال لکھاری کی سیاسی بصیرت پر نوحہ خوانی کے سوا کچھ بھی نہیں۔

محترم کالم نگار اپنے مضمون میں ایک جگہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ حکومت پاکستان کی موجودہ پالیسی امریکی ہدایات کے تحت ایک شخص واحد کی پالیسی ہے جو صرف اپنے اقتدار کو طول دینے کی غرض سے وضع کی گئی ہے۔ لیکن تاریخی واقعات اس کے برعکس ہیں۔ کیونکہ پاکستان کی موجودہ پالیسی کی بنیاد ۱۹۷۵-۱۹۷۶ء میں پیپلز پارٹی کی منتخب حکومت کے دور میں رکھی گئی تھی جس میں محترم کالم نویس خود بھی مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات کی حیثیت سے کابینہ میں شامل تھے اور جہادِ افغانستان کے موجودہ راہنماؤں کو پاکستان میں جماعت اسلامی نے نہیں بلکہ ذوالفقار علی بھٹو نے پناہ دی تھی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بھٹو مرحوم کے دورِ حکومت میں ہمارے نظریہ اسلام کے بعض داعی اور حامی رہبر کس کی پشت پناہی پر سردار داؤد خان کی اشتراکی حکومت کے خلاف لڑ رہے تھے؟ حالانکہ اس وقت مسٹر بھٹو مرحوم پاکستان میں امریکی مفادات کے خلاف تھے اور درحقیقت اس میں پاکستان کے ملی مفادات پوشیدہ تھے۔

جہاد افغانستان میں پاکستان کی موجودہ پالیسی اسی پالیسی کا تسلسل ہے۔ جس کی بنیاد ۱۹۷۵ء ۱۹۷۶ء کے درمیان پاکستان کی اس وقت کی منتخب حکومت نے رکھی تھی۔

ہمارے خیال میں اس پالیسی کی بنیاد پاکستان کے قومی مفادات کے خلاف بالکل نہیں

اس لئے کہ کوئی بھی استعمار چاہے وہ سرخ کیوں نہ ہو اپنے پڑوس میں کسی بھی آزاد اور خود مختار مملکت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

جان کی بازی لگا کر افغانستان کا دورہ کرنے والی ایک امریکی صحافی خاتون جان گڈون

امریکہ کے ”لیڈیز ہوم جرنل“ کی انتظامی مدیرہ جان گڈون نے حال ہی میں افغانستان کا خفیہ دورہ کر کے حریت پسند مجاہدین کی معرکہ آرائیوں کا چشم دید معائنہ کیا۔ موصوفہ اس سے پہلے بھی دنیا کے مختلف حصوں میں ہونے والی کئی جنگوں کے مشاہدات کر چکی ہیں ۱۹۸۴ء میں وہ مختصر مدت کے لئے افغانستان کے حالات دیکھنے گئی تھیں۔ اس کے ایک سال بعد سنہ ۱۹۸۵ء میں پھر افغانستان جانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس دفعہ وہ حریت پسند جنگجوؤں کی دلیری و شجاعت کی مداح تھیں۔ حالانکہ روسیوں نے دھمکی دی تھی کہ آئندہ اگر کوئی غیر ملکی افغانستان کی سرزمین پر نظر آیا تو اسے فوراً گولی مار دی جائے گی۔

دوسری بار جب وہ افغانستان کے لئے روانہ ہوئیں تو پاکستان کے سرحدی محافظوں نے انہیں پکڑ لیا۔ جبکہ ان کی نگاہوں سے بچنے اور پہلی بار افغانستان جانے کا تاثر دینے کے لئے انہوں نے اپنے بالوں کو سرخ کر لیا تھا۔ بہر حال پکڑے جانے کے بعد انہیں اپنا طریق کار بدلنا پڑا۔ انہوں نے خود کو ایک بڑی چادر میں افغان عورتوں کی مانند لپیٹا اور پھر اپنے پرانے افغان دوستوں کے ساتھ روانہ ہو گئیں۔ کسی چالیس سالہ خاتون کے لئے نوجوان مردوں کے ہمراہ سفر کرنا کوئی آسان بات نہیں۔ خصوصاً ایسے حالات میں جبکہ وہ خاتون پہاڑوں کے نشیب و فراز کو پھلانگنے کی بھی عادی نہ ہو۔ لیکن انہوں نے اس دشوار مرحلہ کو نبھایا۔ ان کا کہنا ہے۔ ”میں جنگ کو مرد صحافیوں کے مقابلے میں ایک مختلف زاویہ سے دیکھنے کی خواہاں تھی“ حریت پسند مجاہدوں کے لئے وہ ایک قابل احترام درجہ رکھتی تھیں۔ ان کی معیت میں انہوں نے جنگ و جدل میں مجاہدوں کی بہادری کے سرفروشانہ کارنامے دیکھے بعد ازاں کابل میں پہنچ کر جان گڈون نے تمام خطرات کے باوجود اپنا آپ ظاہر کر دیا۔ اس پر کابل کی کٹھ پتلی حکومت نے انہیں فوراً بطور مہمان مدعو کیا۔ یہاں وہ پھر سے اس دنیا میں واپس آئیں جسے وہ بہت پیچھے چھوڑ آئی تھیں۔ اس دنیا میں جان گڈون کے جنگجو دوست محض مجرموں کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کے مشہور کمانڈروں کو صرف قاتلوں کی حیثیت دی جاتی تھی جو امن و امان کو تباہ کر رہے تھے۔

”تو پھر کیا وجہ ہے کہ پچاس لاکھ افراد جو ملک کی کل آبادی کا ایک تہائی حصہ ہیں اپنی سرزمین چھوڑ گئے ہیں وہ پناہ گزینوں کی حیثیت سے مارے مارے پھرنے پر کیوں مجبور ہیں؟“ حکمرانوں سے یہ جان گڈون کا سوال تھا۔ اس کے جواب میں انہیں بتایا گیا۔ کہ حکومت سے کچھ ”غلطیاں“ بھی ہوئی ہیں۔ جس وقت وہ سرکاری نمائندوں سے یہ بات چیت کر رہی تھیں۔ اس وقت بھی کابل پر چھاپہ ماروں کی طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی۔ حریت پسند کابل سے تھوڑے فاصلے پر موجود تھے۔ لیکن صحافی خاتون کے میزبان (بلکہ میزبان خواتین) اس فائرنگ کو کوئی اہمیت نہیں دے رہی تھیں۔ وہ اسے اپنی حکومت پر ”مسلح تنقید“ تسلیم کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھیں وہ ان لوگوں سے بھی ملیں جو بچوں کو دس سے پندرہ سال تک تعلیم حاصل کرنے کے لئے سوویت یونین بھیجنے کے ذمہ دار تھے۔ ان تعلیم یافتہ افراد کا مقصد اس نئی نو آبادی کے لئے

"انتظامی طبقہ" پیدا کرنا ہے۔
ساٹھ ہزار افراد بھیجے جا چکے تھے۔ (١٩٨٧ء تک ان کی تعداد اور زیادہ ہوگئی ہے) ان میں سے بعض کو ان کے چیخنے چلانے کے باوجود بندوق کی نالی کے زور پر روس بھیجا گیا۔ کابل میں انہوں نے کارخانے اور سکول دیکھے اور خواتین کی نجات و آزادی کے جو ڈھنڈورے پیٹے جاتے ہیں ان کی اصلیت پرکھی۔ حقیقتاً عورتوں کے حالات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ اس کے بعد حالات اس خاتون صحافی کے لئے دشوار ہوتے گئے۔ اعلیٰ ترین حلقوں تک کابل میں ایک غیر ملکی صحافی کی موجودگی کی اطلاعات پہنچ چکی تھیں اس سے پہلے ایک امریکی صحافی چارلس تھارنٹن بیکڈ کو ہلاک کیا جا چکا تھا اس وقت جان گڈون خود کابل میں موجود تھیں۔ لیکن گڈون سے شائد یہ توقع کی جا رہی تھی کہ کابل کی کٹھ پتلی حکومت کے حق میں بات کریں گی۔

اپنے اس دورہ میں گڈون نے تباہ شدہ دیہات دیکھے اور ساتھ ہی جنگ کی ہلاکت خیزیوں سے برباد ہونے والے ان گنت افراد کو دیکھا۔ ان میں عورتیں اور بچے بھی تھے اور ان کی لرزہ خیز داستانیں بھی۔ اس لامتناہی جنگ کا آٹھواں سال جا رہا تھا اور اس دوران ان لوگوں پر جو گزری اور اسے وہی جانتے ہیں۔ انہوں نے پناہ گزینوں کے چار سو کیمپ دیکھے جو پاکستان اور افغانستان کی سرحد کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں ان میں ایک بھی ایسا کیمپ نہیں تھا جسے پاکستانیوں نے صرف غیر ملکیوں کو متاثر کرنے کے لئے نمائشی انداز میں ترتیب دیا ہو۔ وہ ایسے لوگوں سے ملیں جو دور دراز کا سفر طے کر کے ہفتوں مہینوں میں یہاں تک پہنچے تھے۔ کوئی خوراک۔ کوئی لباس۔ کچھ بھی نہیں۔ وہ خالی ہاتھ چلے آئے تھے دیکھا جاتا ہے۔ کہ اب مہاجروں کو "رجسٹر" نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ اب آنے والے اپنی گزر بسر کے لئے دوسرے مہاجروں پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں) بہت سے بچے طبی امداد کی کمی کے باعث جان بحق ہو جاتے ہیں۔

آپ خیال کرتے ہونگے کہ جان گڈون نے اپنے لئے افغانستان اور پناہ گزینوں کے کیمپوں کے ان دوروں کو کافی سمجھا ہوگا۔ جی نہیں۔ اس دورہ کے بعد وہ ایک دوسرے پاسپورٹ پر سوویت یونین بھی گئیں۔ تاکہ بعض مرنے والے روسی سپاہیوں کے خطوط ان کے رشتہ داروں تک پہنچائے جا سکیں۔ روس کے جاسوسی ادارہ۔ کے۔ جی۔ بی نے اس کام کو خاصا مشکل بنایا۔ لیکن صحافی خاتون ایک خاندان کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوگئیں اس کا سربراہ ابتدا میں جان گڈون سے "پارٹی لائن" کے مطابق باتیں کرتا رہا۔ لیکن آخرکار وہ پھٹ پڑا وہ اس بیٹے کا باپ تھا۔ جو افغانستان میں ہلاک ہوگیا تھا۔ اس نے دل سے اپنے بیٹے کی باتیں شروع کر دیں اور جب جان گڈون نے بتایا کہ وہ ان حالات پر ایک کتاب لکھ رہی ہیں۔ تو اس نے کہا۔

"اس کتاب میں یہ ضرور لکھنا کہ وہ (مرنے والا بیٹا) ایک ایسا شخص تھا۔ جسے یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ اسے افغانستان بھیجا جا رہا ہے۔ یہ بھی لکھو کہ اگر اسے یہ معلوم ہوتا تو وہ ہرگز نہ جاتا اور یہ کہ یہاں سے کوئی نوجوان وہاں نہیں جانا چاہتا۔"

اس خاتون صحافی کے ان مشاہدات کی کتاب (کاٹ ان دی کراس فائر) شائع ہوگئی ہے۔

(ترجمہ۔ س۔ش)

افغان مجاہدین کا جذبہ جہاد اور ان کے بلند عزائم

مجاہدین کی قوت مدافعت میں معتد بہ اضافہ ہوا ہے

کسی غیر ملکی کے لیے افغانستان کی سرزمین میں فضائی سفر کرنا کوئی آسان کام نہیں رہا. جب افغانستان کی سرزمین میں امریکی سٹنگر اور بلو پائپ میزائل نصب کیے گئے ہیں اس وقت سے افغانستان کی فضائی حدود بہت خطرناک ہو گئی ہیں. اب تک ۲۰۰ سے زیادہ شہری جو فوجی طیاروں میں سوار ہو کر اس سرزمین سے گزرے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے.

غیر ملکی اخبار نویسوں کی ایک بڑی تعداد افغانستان کی جنگ کی رپورٹنگ کے لیے آتی رہتی ہے. تو افغان مجاہدین ان کی روسی حملوں سے حفاظت کرتے ہیں. روسی فضائی طیارے نیچی پرواز کر کے رپورٹروں کو خوف و ہراس میں مبتلا کر دیتے ہیں.

افغانستان میں جنگ کو آٹھ سال کا عرصہ بیت چلا ہے روس کے سربراہ گورباچوف بھی اس جنگ کے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ یہ جنگ روسیوں کے لیے رستا ہوا زخم ہے.

افغان مجاہدین پہاڑوں اور غاروں میں اپنی اپنی پوزیشن میں روسی فوجیوں کے ساتھ برسرپیکار ہیں وہ پہاڑوں سے ہی حملہ کر کے روس کی افواج کے بڑے گروہوں کو منتشر کر کے رکھ دیتے ہیں ان کے حملے روسی ہیلی کاپٹر گن شپ کے حملوں کو تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں اس طویل جنگ میں دونوں اطراف کے ہزاروں افراد ہلاک ہو گئے ہیں تیس لاکھ افغان مہاجرین پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں اس وقت افغانستان کے بڑے شہروں میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روسی فوجی موجود ہیں.

روسی افواج گومگو کی حالت میں ہیں اور وہ دل سے چاہتی ہے. کہ افغانستان سے نکل جائیں. ایک مغربی سفارت کار نے نیوزویک کے نمائندے ڈونا فوٹ کو بتایا ہے کہ روسیوں کو اب معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ کس مقصد کے تحت لڑ رہے ہیں اور اس لڑائی کا انجام آخر کار کیا ہوگا.

بہر حال اس میں کوئی شک نہیں کہ روسی افواج اپنی توقعات سے زیادہ عرصہ افغانستان میں مقیم ہیں مجاہدین کا کہنا ہے. کہ افغانستان افغانوں کا ہی ہے اور افغانوں کا ہی رہے گا. کوئی امریکی، کوئی جرمنی اور کوئی برطانوی ان کی مدد نہیں کر سکتا جب تک وہ خود اپنی مدد نہیں کرتے. ان کا کہنا ہے کہ روسی افسروں کا دعویٰ ہے کہ روسی افواج جلد ہی افغانستان سے نکل جائیں گی. اس دعویٰ میں کوئی حقیقت نہیں وہ افغانستان کو چھوڑنے والے نہیں ہیں انہوں نے ان کا ملک تباہ کر کے رکھ دیا ہے. مغربی ممالک اور امریکہ کے نمائندے اس خونی سرزمین میں روسیوں سے مختلف لباس میں رہتے ہیں تاکہ ان کی علیحدہ پہچان قائم رہے ایسا نہ ہو کہ افغان مجاہدین کسی دھوکہ میں آ کر ان کو بھی موت کے منہ میں پہنچا دیں.

روسی وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورناڈزے نے واشنگٹن میں امریکی اخبار نویسوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ روسی فوجیں افغانستان سے نکل جائیں گی لیکن اب دیکھیں کہ وہ اپنا وعدہ کب پورا کرتے ہیں. روس اب تک اپنی مرضی کی حکومت کابل میں نہیں بنا سکا ہے اس وقت نجیب اللہ ان کی کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں. جن کو افغان عوام کی کوئی حمایت حاصل نہیں. اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے روسی حکومت نے روسی افواج کے انخلاء کے لئے افغان مجاہدین کو مذاکرات کی دعوت بھی دی ہے اور کہا ہے کہ آئندہ جو افغان حکومت تشکیل پائے گی اس میں افغان باشندے شامل ہو سکتے ہیں افغان مجاہدین مستقبل کی اس حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں. کیونکہ اس کی سرپرستی تو بہر حال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون

ماہنامہ

مشعل

م س ع ل

صاحبِ امتیاز
کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان
مدیر : سید عبداللہ   معاون : عبدالحبیب (ہمدرد)

جلد نمبر ۲ - شمارہ نمبر (۵) مسلسل نمبر (۱۷) نومبر ۱۹۸۷ء - ربیع الاول ۱۴۰۸ ھ ق ، عقرب ۱۳۶۶ ھ ش

اس شمارے میں

۱ - اداریہ
۲ - فرمانِ الٰہی
۳ - ارشادِ نبوی
۴ - افغان نوجوانوں کو پروفیسر ربانی صاحب کی تقریر
۵ - سید الکونین کی فوجی قیادت
۶ - بھارت ، روس کی سیاسی اور نظامی آماجگاہ
۷ - روس کو میدان جنگ کی طرح ....
۸ - خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ....
۹ - سرورِ دو عالم کے ذکر پاک ....
۱۰ - جواب کاں غزل
۱۱ - جان کی بازی لگا کر صحابی خاتون ....
۱۲ - افغان مجاہدین کا جذبہ جہاد ....
۱۳ - انٹرویو
۱۴ - اخبار جہاد
۱۵ - قافلۂ شہداء

پتہ

دفتر : ماہنامہ مشعل کلچرل کمیٹی جمعیت اسلامی افغانستان

P.O. BOX NO: 345
PESHAWAR PAKISTAN پوسٹ بکس نمبر ۳۴۵ پشاور ، پاکستان

بدل اشتراک

سالانہ — ۶۰ روپے	بیرونی ممالک
ششماہی — ۳۰ "	سالانہ — ۲۰ ڈالر
فی پرچہ — ۵ "	

روسی حکومت ہی کریگی۔

پچھلے ماہ جنیوا میں یونائیٹڈ نیشنز کے مصالحت کنندہ نے کہا کہ روس افغانستان سے اس طرح نکلنے کو تیار نہیں جس طرح کہ امریکہ نے ویت نام کو چھوڑا تھا۔ اسی موقع پر ایک روسی سفارت کار نے کہا کہ اگر اس وقت روسی افواج افغانستان سے نکل جائیں۔ تو افغانستان خون میں نہا جائے گا اور یہ صورت حال روس کو منظور نہیں ہے روس کے پاس کئی وجوہات ہیں جن کے تحت وہ چاہتا ہے کہ افغانستان کو خالی کر دے۔ سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ خود روس میں اس جنگ کو بے مقصد قرار دیا جا رہا ہے۔ ماسکو یہ جاننے میں بھی مصروف ہے کہ جنگ کی صورت حال اس کے لئے کس حد تک فائدہ مند بن رہی ہے۔ روسی حکومت کو یہ احساس ہو رہا ہے۔ کہ وہ شاید یہ جنگ جیت نہ سکے۔ کیونکہ اب تک روس کے تین ہزار سے زیادہ سپاہی اس جنگ کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں کریملن کی یہ بھی کوشش ہے کہ تیسری دُنیا کے ممالک سے اپنے تعلقات بہتر بنائے۔ لیکن ہر سال یو۔ این جنرل اسمبلی میں روس کے خلاف ہی ووٹ پڑتے ہیں کہ روس افغانستان میں اپنی فوجی موجودگی کو جلد از جلد ختم کرے۔

۱۹۷۹ء میں روسی افواج افغانستان میں داخل ہوئی تھیں۔ اس وقت اس کی فوج بکھری ہوئی تھی۔ لیکن اب متحیر ہے۔ روس کابل میں کمیونسٹ حکومت تشکیل دینا چاہتا تھا۔ اور اس ضمن میں کچھ کٹھ پتلی حمایتی بھی پیدا کئے۔

لیکن اب کریملن حکومت چاہتی ہے کہ افغانستان روس کا ایک دوست ملک بن کر رہے۔ لیکن حکومت بہر حال روس کی ہونی چاہیئے یا اس کی سرپرستی میں کام کرنے والی حکومت ہونی چاہیئے۔

امریکیوں کا کہنا ہے کہ روسی حکومت صرف انانیت کا شکار ہے۔ حکومت کا خیال ہے کہ اگر وہ افغانستان کو چھوڑتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے شکست تسلیم کر لی ہے اور اس طرح اس کی سرخ فوج ہار گئی ہے اس صورت حال میں دُنیا میں روسی قوت کے تصور کو شدید ضرب لگتی ہے۔

بہر حال کچھ بھی ہو۔ افغان مجاہدین کے حوصلے بلند ہیں وہ روسی افواج کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ پچھلے سال مجاہدین کی قوت مزاحمت بہت بڑھ گئی تھی۔ بعض جگہوں میں تو انہوں نے ایسی بڑی جنگی کامیابیاں حاصل کی تھیں۔ جو پچھلے کئی سالوں میں حاصل نہ کر سکے تھے کئی سالوں سے کئی جگہوں میں جنگی حکمت عملیاں بدلتی رہی تھیں۔ لیکن پچھلے سال افغان حکمت عملی بہت کامیاب ہوئی افغان مجاہدین روسیوں کی بڑی تعداد کو زمین پر لے آئے تھے اور افغانوں نے روایتی زمینی جنگ میں روسی فوجیوں کے پشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ وہ ہمارے اس طرح قبضہ میں آ گئے کہ ان کو کہیں جائے پناہ بھی نہ مل سکی اور وہیں ان کا رستا ہوا خون

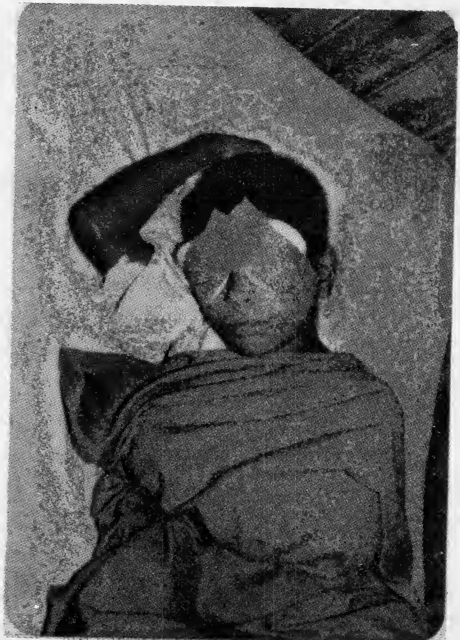

یہ ننھا مجاہد بھی روسیوں کے ظلم و ستم سے نہ بچ سکا

زمین میں جذب ہوتا چلا گیا۔ خشک زمین نے خون کی ایک بڑی مقدار کو چاٹ لیا اس امر کا انکشاف مجاہدین کے ایک کمانڈر نے بڑے اطمینان اور خوشی کے جذبے کے ساتھ کیا۔

افغان مجاہدین کی قوت مزاحمت میں اضافہ کی وجہ یہ ہے کہ پچھلے سال ریگن انتظامیہ نے مجاہدین کو سٹنگر میزائل اور اینٹی ائر کرافٹ میزائل سپلائی کئے تھے ان میزائلوں اور برطانوی بلو پائپس کی وجہ سے مجاہدین روس کے ایک ہیلی کاپٹر کو روزانہ نشانہ بنا کر زمین پر گرا دیتے تھے۔ اب روسی افواج زیادہ محتاط ہو گئی تھی۔ ان میزائلوں سے یہ ہوا کہ روسی طیارے زمین کی سطح سے دس ہزار فٹ اوپر اُڑنے لگے اور اتنی بلندی سے بمباری کر کے بھاگ جاتے تھے۔

روسی افواج یہ کوشش کر رہی ہے کہ وہ اِدھر اُدھر دیہاتی اور مضافاتی علاقوں میں بکھرنے کے بجائے شہروں میں قیام کریں۔ کابل ہی ان کی فوج کا مرکز بنا رہا ہے۔ جہاں ان کے ٹینکوں اور توپ خانہ کی ایک بڑی تعداد موجود رہی ہے شہروں میں جنگ کی ہولناکی اس قدر پیدا نہیں ہوتی جتنی کہ پہاڑی اور میدانی علاقے میں پیدا ہوتی ہے۔ روسی افواج اپنے تحفظ کی خاطر بڑے شہروں میں رہی ہے۔

روسی حکام نے یہ ایک مذموم طریقہ اختیار کیا ہے۔ جس پر مجاہدین بے بس اور مجبور ہو گئے ہیں کہ مجاہدین کے بچوں کو روس روس میں تربیت دے کر میدان جنگ میں بھیجتے ہیں۔ اور وہ اب مجاہدین کے ساتھ بر سر پیکار ہیں۔ مجاہدین کہتے ہیں کہ ہم کس قدر المناک صورت حال سے دوچار ہیں کہ خود ہمارے بچے ہم سے روسی اثر و رسوخ اور تربیت کی وجہ سے لڑ رہے ہیں۔

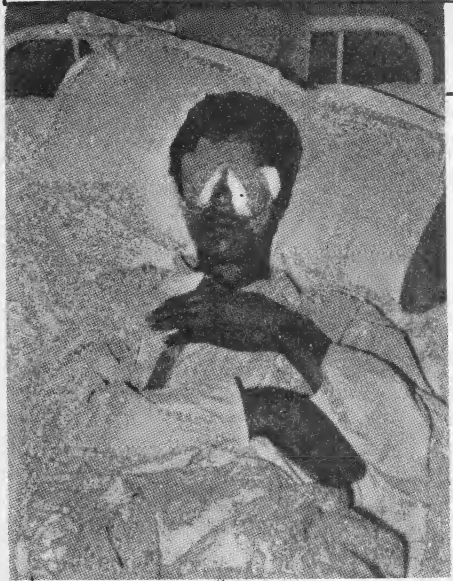

کیا ان شواہد سے پتہ نہیں چلتا کہ روس کیمیاوی ہتھیار استعمال کر رہا ہے

اس جنگ کا فیصلہ بھی مذاکرات کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ نجیب اللہ نے اپنے آپ کو امن کا پرچارک ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں انہوں نے "قومی مفاہمت اور مصالحت" کی پالیسی کو اپنانے پر زور دیا ہے۔ اس پالیسی کے تحت وہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تاریخی، قومی اور ثقافتی روایات کو قائم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ اس پالیسی کو اپناتے ہوئے وہ محسوس کرتے ہیں کہ آئندہ تشکیل پانے والی افغان حکومت میں مجاہدین کو وزارت کے عہدے مل جائیں گے۔ کابل میں موجودہ مشرقی یورپ کے ایک سفارتکار کا کہنا ہے کہ نجیب کی پالیسی کو دو یا چار سال پہلے افغانستان میں جاری کر دیا جاتا تو حالات میں تبدیلی واقع ہو جاتی۔ اب دونوں اطراف میں دشمنی اور رنجش میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا۔ موجودہ افغان کٹھ پتلی حکومت کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کے توسط سے اسی ہزار افغان باشندے افغانستان لوٹ آئے ہیں۔ لیکن پاکستان میں اب تک پچاس ہزار افغان باشندے پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ اس طرح نجیب حکومت کا یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔

افغان مجاہدین کا کہنا ہے کہ وہ نجیب اللہ کی دوہری پالیسی کو نہ تو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کو تیار ہیں۔ ایک افغان لیڈر کا کہنا ہے کہ نجیب کے دور میں افغان باشندوں پر زیادہ ظلم و ستم توڑے گئے ہیں اور نجیب کو مجاہدین کی طرف سے کسی سیاسی قیادت کا حق نہیں۔

صوبہ بغلان کے نامور مجاہد جناب عبدالرحیم سے انٹرویو

جناب عبدالرحیم صاحب! اس سے پہلے کہ ہم اپنی گفتگو کا آغاز کریں بہتر ہوگا کہ آپ کا تعارف ہو جائے۔

جواب: میرا نام عبدالرحیم اور والد کا نام عبدالروٴف ہے۔ میرا تعلق صوبہ بغلان کے (خوست وفرنگ) نامی شہر سے ہے۔ میں نے اپنی ثانوی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی پھر ۱۹۷۱ء میں صوبہ کندز کے ٹیچر ٹریننگ کالج سے سند حاصل کی۔ سال ۱۹۶۹ء سے جمعیت اسلامی کی اسلامی تحریک میں شامل ہو گیا جس وقت افغانستان میں کمیونسٹ انقلاب رونما ہوا اس وقت میں نہرین نامی شہر میں مقیم تھا۔ انقلاب کے ابتدائی دنوں میں مجھے روس نواز کمیونسٹ ٹولے نے گرفتار کر کے پابند سلاسل کیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان تھا کہ میں نے جلد ہی ظالموں کے پنجوں سے چھٹکارا پایا اور خوست و فرنگ آ کر اپنے مجاہد بھائیوں کے صفوں میں شامل ہو گیا۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے لئے میں نے زیر زمین کام کیا۔ اور اسلامی انقلاب کے مشن کو جاری رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۵ جنوری ۱۹۷۹ء کو ہم نے خوست و فرنگ کا علاقہ کمیونسٹوں سے آزاد کرا کر بھاری مقدار میں گولہ بارود بھی چھین لیا اس شاندار کامیابی کے بعد مجاہدین نے مجھے اس علاقے میں جمعیت اسلامی کا نمائندہ مقرر کیا۔ میں نے چار سال لگاتار اس اہم و عظیم ذمہ داری کو بطریق احسن انجام دیا اور آج کل افغانستان کے شمالی علاقوں کے محاذوں کا جنرل سیکرٹری ہوں۔

سوال: آپ یہ بتائیے کہ آپ نے جہاد کا یہ سفر کب سے شروع کیا؟

جواب: میں نے ۱۹۷۹ء میں اسلام اور وطن کے دشمنوں کے خلاف مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ جہاد کے ابتدائی دن میں نے اپنے مجاہد بھائی محترم احمد شاہ مسعود کے ساتھ وادیٔ پنجشیر میں گذارے اس کے بعد مجھے صوبہ بغلان کے (اندراب) نامی علاقے میں شہید مظلوم ذبیح اللہ صاحب کے ساتھ راہِ خدا میں خدمت کا موقع ملا۔ اسی سال جب ہم نے خوست و فرنگ کا علاقہ دشمنوں سے آزاد کرایا تو اُن سے چھینا ہوا اسلحہ آج تک ہم اُنہیں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں

سوال: خوست و فرنگ ایک کوہستانی و آزاد علاقہ ہے۔ پنجشیر، نہرین، فرخار، اشکمش اور اندراب کے بڑے بڑے جہادی محاذ آپ کے علاقے کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں کیا آپ بتا سکیں گے کہ آپ کا علاقہ جنگی لحاظ سے کس پوزیشن میں ہے؟

جواب: ہاں! یہ درست ہے کہ ہمارے علاقے کے چاروں طرف جہادی مشن کے بڑے بڑے محاذ موجود ہیں۔ جو جنگ

کے دوران اپنے مجاہد بھائیوں کو امداد پہنچانے میں ممد و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۸۴ء میں جب دشمن نے وادیٔ پنجشیر پر حملہ کیا تو مجاہدین نے فوراً اپنی اپنی پوزیشنیں سنبھالی، خوست وفرنگ کا علاقہ وہ واحد راستہ ہے۔ جس پر مجاہدین افغانستان شمالی محاذوں کی طرف بہ آسانی آمدورفت کر سکتے ہیں۔

سوال: خوست وفرنگ میں مجاہدین کی کون کون سی تنظیمیں موجود ہیں اور اُن کا ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ کیسا ہے؟

جواب: یہاں تو اسلامی تنظیموں کے ساتھ اسلامی اصولوں پر رابطہ برقرار اور استوار ہے۔ ہمارے آپس کے مسائل صلاح و مشورے کے ذریعے طے پاتے ہیں اس علاقے میں تین اسلامی تنظیموں کے مجاہدین موجود ہیں۔ جن میں بعض حرکت اسلامی کے مجاہدین ۲۵ فیصد حزب اسلامی کے اور باقی ۶۵ فیصد جمعیت اسلامی افغانستان کے مجاہدین مصروف جہاد ہیں۔ جمعیت اسلامی افغانستان کے ۱۸ جنگی محاذ اور گشتی اور امن و امان بحال کرنے والے یونٹ موجود ہیں۔

سوال: جب سے خوست وفرنگ کا علاقہ دشمن سے آزاد کرایا گیا ہے کئی بار یہ علاقہ دشمن کے حملوں کی زد میں بھی آیا ہے ان حملوں کے بارے میں ذرا تفصیل بتایئے؟

جواب: دشمن اب تک چار مرتبہ اپنے ہیلی کاپٹروں اور (انتونوف) جہازوں کے ذریعے اس علاقے میں اپنی کمانڈو فوج اتار چکا ہے۔ جس نے نہایت بیدردی سے یہاں کے مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا۔ ۳۰۰ سے زیادہ بے گناہ افراد کو جن میں معصوم بچے، عورتیں اور معمر افراد شامل تھے شہید کیا گیا۔ دشمن کے ۲۰۰ سے زائد فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار کر اُن سے بھاری مقدار میں گولہ بارود چھینا گیا پشہ اور ویکٹر، نامی دو روسی فوجی افسروں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان وفضل ہے کہ ہمارے جیالے مجاہدین دشمن کے وحشیانہ حملوں کے بعد نئے جذبوں اور ولولوں کے ساتھ اپنی جنگی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔

سوال: جہاد کے دوران آپ کو کن کن اشیاء کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے اور آپ یہ اشیاء کہاں سے اور کیسے حاصل کرتے ہیں؟

جواب: ہمارے جہادی ہیڈ کوارٹر کی تمام ضرورت وہاں کے باشندے اپنے چندوں، عشر اور زکوٰۃ کے ذریعے پوری کرتے ہیں۔ یہاں ہمیں مالی نظامی، صحت اور کلچرل کے شعبوں میں بسا اوقات مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، مگر جس دن سے وہاں ایک اصلاحی شوریٰ کا قیام عمل میں لایا گیا ہماری یہ مشکلات کافی حد تک دور ہو چکی ہیں اگرچہ یہ معاونت وغیرہ جو وہاں کے مجاہد عوام ہمارے ساتھ کرتے ہیں کافی نہیں ہیں اور وہ ہماری ضرورتوں کو پوری نہیں کر سکتی اس لئے میں جمعیت اسلامی افغانستان کے گرانقدر اور عالی مقام رہبر سے مخلصانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہماری ان مشکلات کو دور کرنے کے لئے کوئی مثبت قدم اٹھائیں۔

سوال: آپ یہ بتائیے کہ دشمن نظامی حربوں کے علاوہ آپ کے جہادی مشن اور غیور افغانوں کے خلاف کیا کیا ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے؟

جواب: میدان کارزار میں اپنی ناکامی اور شکست کے بعد اس نے جو نئی حکمت عملی اختیار کر رکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اپنے تربیت یافتہ افراد کو ہمارے صفوں میں شامل کر رہا ہے تاکہ وہ ہمارے درمیان کسی نہ کسی بہانے اختلاف پیدا کرے یا مجاہدین کے نام پر عوام کو لوٹ کر ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں (کے۔ جی۔ بی) کے تربیت یافتہ افراد اب تو افغانستان میں ایک مجاہد کمانڈر کا جعلی کارڈ چھپوا کر دوسرے کمانڈر کے نام بھیج دیتے ہیں جس کے ذریعے دونوں کمانڈروں کے درمیان خط وکتابت کے ذریعے غلط فہمیاں اور شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں وہ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں۔

روسیوں نے آج کل ایک نئی چال یہ اپنا رکھی ہے کہ وہ اپنے حواریوں کو کافی رقوم دے کر علاقے میں بھیجتے ہیں تاکہ وہ افغان عوام کو پیسوں کی لالچ دے کر انہیں اپنے عزم و ارادوں سے منحرف کرا سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان و کرم ہمارے شامل حال ہے، دشمنوں کی سبھی چالوں کو افغان مجاہدوں پر افشا ہوئے اور وہ اب کافی محتاط ہیں۔

سوال: کیا دشمن کے ابتدائی حملوں

کی نسبت اب ان کی جنگی حکمت عملی میں کوئی اور قابل ذکر تبدیلی رونما ہوئی ہے؟ اور اگر ہوئی ہو تو وہ اپنے ان عزائم میں کس حد تک کامیاب ہو سکے ہیں؟

جواب: ہاں! تبدیلی تو ضرور ہوئی ہے۔ پہلے تو دشمن اپنے جہازوں کے ذریعے ایک سمت سے مجاہدوں کے ٹھکانوں اور دیہاتی و شہری آبادی پر بمباری کیا کرتے تھے لیکن اب تو ان کی وحشیانہ بمباری کے علاوہ ہمارے علاقوں کو چاروں طرف سے محاصرہ کر کے جنگی کاروائی کرتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود بھی دشمن ہمارے کسی ایک بھی مورچے کو زیر نہ کر سکا اور نہ ہی ان کی یہ ظالمانہ اور وحشیانہ کاروائی ہمارے دلیر مجاہدین کے مورال پر اثرانداز ہو سکی ہے۔ دشمن جتنا بھی قہر و غضب سے پیش آتا ہے۔ ہمارے مجاہدین اتنے ہی ان کے مقابلے میں متحد ہو کر ان کی تمام تر کوششوں کو خاک میں ملا دیتے ہیں

سوال: کیا افغانستان کے شمالی علاقوں کے محاذوں پر احمد شاہ مسعود کے حالیہ دوروں سے وہاں کوئی اثر مرتب ہوا ہے یا نہ؟

جواب: جناب احمد شاہ مسعود کے ان دوروں سے ہمارے محاذوں پر بہت مثبت اثرات پڑے ہیں۔ جن سے نہ صرف ہم آگاہ ہیں بلکہ ساری دنیا بھی اس حقیقت سے آگاہ ہو چکی ہے ہماری تنظیموں میں جو اختلافات رونما ہوئے تھے وہ اب دور ہو چکے ہیں۔ مختلف اسلامی تنظیموں کے مجاہدین ایک صف واحد میں متحد ہو کر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے مذہبی ذمہ داری کو پورا کر رہے ہیں۔ وہ ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو کر نظامی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور جہادی مشن کے بارے میں آپس میں مفید صلاح و مشورہ کرنے کے بعد ایک آواز پہ لبیک کہہ کر دشمن پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں قانون شریعت جاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مجاہدین آئے دن شایان شان کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ اندراب، فرخار، کریزون، نہرین وغیرہ جو دشمن کی اہم فوجی چوکیاں تھیں ان کی فتح افغان مجاہدین کے درمیان اتحاد باہمی اور یکجہتی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

سوال: آپ کی نظر میں مجاہدین کے درمیان مزید وحدت اور یکجہتی کی فضاء کس طرح قائم کی جا سکتی ہے؟

جواب: جہاں تک میرا خیال ہے صرف پرہیز گار، تقویٰ دار اور کار فہم اشخاص ہی کفر شکن مجاہدوں کے صفوں میں مستحکم وحدت و اتحاد قائم کر سکتے ہیں

سوال: مجاہدین کے محاذوں میں وحدت اور جہادی مشن کے دوران جہاد کی کامیابی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: ہمارا دشمن افغانستان میں اپنی مسلط کردہ جنگ کو حقیقتاً طول دے رہا ہے۔ مگر ہمارا عقیدہ و ایمان ہے کہ آخر کار فتح اسلام کی ہی ہو گی۔ جو فتوحات کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ ان سے تو ماسکو اور وارسا کے محلات بھی لرز چکے ہیں۔

سوال: کابل انتظامیہ نے جو قومی مصالحت اور یکطرفہ جنگ بندی کی پیش کش کی تھی کیا اس کے بارے میں آپ کچھ کہنا چاہیں گے!

جواب: روسیوں کی جانب سے پیش کردہ قومی مصالحتی اور یکطرفہ جنگ بندی حقیقتاً افغانستان میں مارکسزم کے قدم جمانے کے مترادف ہے۔ اس کی ایک زندہ اور جاوید مثال ہم وسطی ایشیا میں بخوبی ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ کہ خان نشین خیوا ترکستان اور بخارا کو وہ کس طرح ہڑپ کر گئے ہیں۔

سوال: کیا آپ اسلامی انقلاب کے مجاہدوں کے نام کوئی پیغام دینا پسند کریں گے؟

جواب: میری تو خون و شہادت کے گرم مورچوں میں جیالے مجاہدوں اور دارالہجرت کے دشت سوزان و بے آب و گیاہ میں پھٹے پرانے خیموں تلے بسنے والے مہاجر بھائیوں، بہنوں اور افغانستان کے شہید پرور مجاہد عوام سے بس ایک ہی درخواست ہے کہ وہ وحشی درندہ صفت روسیوں کے مقابلے میں متحد ہو جائیں۔ جہادی مشن کے نشیب و فراز اور اپنی انتھک جد و جہد سے دل برداشتہ نہ ہوں اپنے شہیدوں کے خون کا بدلہ لینے اور افغانستان میں ایک اسلامی حکومت کے قیام کے لئے ثبات اور پامردی کا مظاہرہ کرے انشاءاللہ کامیابی اور نصرت الٰہی ہمارے شامل حال رہے گی۔ دونوں صورتوں میں ہمارے جیالے مجاہدین کامیاب اور روسی غاصب سرافگندہ، خوار اور ذلیل ہوگا۔

اخبارِ جہاد

مجاہدین نے دشمن کی دو فوجی چوکیوں کو تباہ کر دیا

۱۵ کابل روسی فوجی ہلاک

جمعیت اسلامی افغانستان سے منسلک حضرت خالد بن ولیدؓ فرنٹ کے نڈر مجاہدین نے ۶ر اکتوبر ۱۹۸۷ء کو پاک افغان سرحد پر واقع طورخم اور شمشاد نامی فوجی چوکیوں پر اچانک حملہ کیا جس کے نتیجے میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچا۔ اطلاع کے مطابق اس حملے کے دوران دشمن کے دو انیٹی ایئر کرافٹ کو ناکارہ بنا دیا گیا۔ ۱۵ کابل روسی فوجی ہلاک، تین فوجی چوکیاں منہدم، اور ہزاروں کی تعداد میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ لگا۔

حق و باطل کے اس معرکے میں صرف دو مجاہدین زخمی ہوئے۔

صوبہ ہرات کا ایک مشہور ملیشیا اپنے دو ہزار ساتھیوں سمیت مجاہدینؒ سے آملا،

صوبے ہرات کے ایک باخبر ذرائع ابلاغ نے جس کا تعلق جمعیت اسلامی افغانستان سے ہے ہمیں اطلاع دی ہے کہ ۱۹ر ستمبر ۸۷ء کو ارباب غنی تیموری نامی شخص جو ہرات کے سب ڈویژن کشک میں کابل انتظامیہ کا ایک سر شناس ملیشیا تھا۔ وہ آخر اپنے عمل کردسے نادم ہو کر اپنے دو ہزار ساتھیوں سمیت مجاہدین سے آملا۔ ارباب موصوف اور ان کے ساتھیوں نے جو جنگی ساز و سامان اپنے ساتھ لایا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱ر کلاشنکوف	۵۸۰
۲ر کرہ بین رائفل	۳۵۰
۳۔ ۳۰۳ رائفل	۲۰۰
۴۔ مشین گن RDP	۴
۵۔ مشین گن PK	۲۲
۶۔ ٹرک	۲
۷۔ انٹی ایئر کرافٹ	۲
۸۔ دھشکہ	۱۱
۹۔ دور مار توپیں	۲
۱۰۔ وائرلیس سیٹ	۱۰۵
۱۱۔ توپ ۸۲ MM	ایک
۱۲۔ میکاروف پستول	۵
۱۳۔ مختلف النوع اسلحہ	۱۰۰۰
۱۴۔ مختلف النوع گولیاں	۵۵۰۰۱
۱۵۔ بیڈ	۳۰۰
۱۶۔ خیمے	۵
۱۷۔ مصری باورچی خانہ	۵
۱۸۔ نظامی لباس	۲۰۰۰ افراد کیلیے
۱۹۔ گندم	۱۵۰۰ ٹن
۲۰۔ چینی	۶۰ ٹن
۲۱۔ نقد رقوم	۳۰ لاکھ افغانی

کابل انتظامیہ اپنے متذکرہ خسارے

کا تلافی کرنے کے لیے علاقے کے مسکونی محلات پر وحشیانہ بمباری کی۔ صوبے بادغیس کے دلیر مجاہدوں نے حق اور باطل کے اس خونین معرکے میں صوبے ہرات کے خاص طور پر کشک کے دلیر مجاہدوں کی موقع پر امداد کی جس کے نتیجے میں پانچ ملحد روسی ہلاک اور ۷ عدد کلاشنکوف مجاہدین کے ہاتھ لگے تاہم اس دوران ۲ مجاہد بھائیوں کو معمولی چوٹیں لگیں۔

درجنوں فوجی ہلاک کر دیئے گئے

صوبہ قندھار میں مجاہدین اسلام کی شاندار کامیابیاں،

۸ جہاز ۳ ٹینک تباہ، ۳۰ روسی فوجی ہلاک اور اسلحہ کا ڈپو نذر آتش

جمعیت اسلامی افغانستان کے اطلاعاتی نمائندے نے ایک باوثوق اطلاع کے مطابق ہمیں خبر دی ہے کہ صوبے قندھار میں جمعیت اسلامی افغانستان سے منسلک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرنٹ کے سرکیٹ مجاہدوں نے ۱۷ ستمبر ۱۹۸۷ء کو صوبے قندھار کے سب ڈویژن "ڈنڈ" کے ایرپورٹ پر حملہ کرکے دشمن کے آٹھ لڑاکا جہاز اور تین ٹینکوں کو بالکل تباہ کر ڈالا۔ اس جنگ کے دوران دشمن کے ۳۰۔ روسی فوجی ہلاک اور ۹۔ کو زندہ گرفتار کر لیا گیا۔ جب کہ ایرپورٹ پر موجود جنگی سازوسامان کا ڈپو مجاہدین کی گولیوں کا نشانہ بن کر راکھ میں بدل گیا۔

دشمن نے انتقام جویانہ کارروائی کے نتیجے میں ارغنداب اور ڈنڈ کے علاقوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں تین مجاہد بھائیوں کو معمولی چوٹیں آئیں۔

بگرامی میں دشمن کے ۲ ٹینک ایک جیپ اور ایک ٹرک نذر آتش کر دیا گیا

صوبہ کابل کے سب ڈویژن بگرامی سے ملنے والی خبر میں بتایا گیا ہے کہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۷ء کی شب کو جمعیت اسلامی کے سرکیف مجاہدوں نے جناب بسم اللہ کمانڈر کی قیادت میں بگرامی میں قائم کردہ فوجی چھاؤنیوں پر حملہ کرکے انہیں تار و مار کر دیا۔ جس کے نتیجے میں دشمن کے دو ٹینک، ایک جیپ اور ایک ٹرک کو نذر آتش کر دیا۔

ایک اور خبر میں بتایا گیا ہے کہ دشمن کی ایک اور فوجی چوکی پر حملہ کے نتیجے میں چھاؤنی مکمل طور پر تباہ اور اُن میں موجود

صوبہ لغمان میں مجاہدین کی کامیاب کاروائیاں

۵ ٹینک تباہ۔ ۱۴۵ کابل روسی فوجی ہلاک

محاذ جنگ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق صوبہ لغمان کے مقامی مجاہدین نے ۹ رنومبر ۱۹۸۷ء کو کابل لغمان شاہراہ پر واقع سب ڈویژن سرخکان کے مرکز پر حملہ کرکے دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔

تفصیلات کے مطابق حق و باطل کا یہ معرکہ تقریباً ۱۰ گھنٹوں تک جاری رہا۔ جس کے نتیجے میں سب ڈویژنل آفیسر نائب آفیسر سمیت ۱۴۵ کابل روسی فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔

خبر میں مزید کہا گیا ہے کہ دشمن کے ۵ ٹینک تباہ کر دیا گیا ہے۔ جب کہ ایک اور فوجی گاڑی بھی نذر آتش کر دی گئی ہے۔ لڑائی رات کے آٹھ بجے تک جاری رہی مجاہدین بغیر کسی نقصان اپنے ٹھکانوں کو واپس لوٹ گئے۔

شگہ اور خیوہ کے مجاہدوں نے ۳۰ پرچمی افراد کو ہلاک کر دیا

جمعیت اسلامی افغانستان

کے غیور مجاہدین نے صوبہ ننگرہار سب ڈویژن خیوہ میں کامیاب کاروائیاں انجام دی ہیں۔

اطلاعات کے مطابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرنٹ کے کمانڈر اور حریت پسند مجاہدین نے ۳۰ر اکتوبر کو کمانڈر جناب عبدالوہاب کی قیادت میں شگہ نامی علاقے میں دشمن کے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے فریقین کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ یہ جھڑپ مسلسل چار گھنٹوں تک جاری رہا۔ جس کے نتیجے میں پرچم پارٹی کے دو افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ جب کہ چوکی کے دو دیواریں بھی منہدم کر دیئے گئے ہیں۔

ایک اور اطلاع کے مطابق مقامی مجاہدوں نے جن کو کمانڈر جناب الحاج دوا جان کی قیادت حاصل ہے۔ ۱۹ر اکتوبر کو شگہ بازار میں ایک ملیشہ فوجی کو ہلاک کر دیا ہے۔ جب کہ ایک اور ملیشہ فوجی شدید زخمی کر دیا گیا ہے۔

صوبہ پکتیا میں روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا گیا۔ کابل سے گردیز آنے والا روسی دستہ مجاہدین کے محاصرے میں

افغانستان کے صوبے پکتیا میں مجاہدین نے نرنی کے علاقے میں ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ ایک اور اطلاع کے مطابق مجاہدین نے وادی لوگر کے سب ڈویژنل قصبے محمد آغا کے نزدیک ایک روسی دستے کو گھیر لیا ہے جو کابل سے گردیز جا رہا تھا ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ مجاہدین نے ۱۱ر اکتوبر کی صبح طیارہ شکن میزائل کے ذریعے روسی ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا ہیلی کاپٹر کا ملبہ نرنی قصبے کے نواح میں ملبے کی صورت بکھر گیا جس کی زد میں آ کر روسی پائلٹ اور دیگر عملہ ہلاک ہو گیا۔

ادھر وادی لوگر میں مجاہدین نے ۲۱ر اکتوبر سے محمد آغا قصبے کے نزدیک روسی دستے کا محاصرہ کر رکھا ہے جو سامان رسد لیکر کابل سے گردیز آ رہا تھا۔ مجاہدین کے پاس طیارہ شکن میزائلوں کی موجودگی سے قابض روسی حکام ہیلی کاپٹر اور جنگی جہاز استعمال نہیں کر سکے ہیں تاہم فریقین کے درمیان ۲۳ر اکتوبر کی اطلاعات ملنے تک لڑائی کا سلسلہ جاری تھا جس کے نقصان کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔

صوبہ بدخشاں میں حفاظتی چوکی پر مجاہدین کا حملہ۔ خونریز جھڑپ میں چار روسی فوجی ہلاک۔ دس گرفتار کر لیے گئے

صوبہ بدخشاں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے ۱۸ر اکتوبر کو کمانڈر عبدالبصیر خالد کی قیادت میں صوبائی ہیڈ کوارٹر فیض آباد کے نزدیک حفاظتی چوکی پر راکٹوں سے حملہ کیا اس معرکے میں دو گھنٹے کی خونریز جھڑپ کے بعد مجاہدین حفاظتی چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے جہاں چار روسی فوجی ہلاک اور دس گرفتار کر لئے گئے جبکہ دیگر بھاگ نکلے۔ حفاظتی چوکی سے ایک مارٹر گن۔ سات ہلکی اور بھاری مشین گنیں۔ ایک وائرلیس سیٹ اور پینتیس کلاشن کوف رائفلوں کے علاوہ بھاری مقدار میں گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ آیا۔ دریں اثنا کابل ریڈیو نے صوبہ بدخشاں میں چھاپہ مار کارروائیوں کا اعتراف کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ گذشتہ ہفتے ایک ہزار سے زائد افراد کٹھ پتلی انتظامیہ کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں جو مسلح جدوجہد میں مصروف تھے یاد رہے کہ چند روز قبل کابل ریڈیو نے پانچ ہزار مسلح افراد کے "تائب ہوئے" اور جدوجہد ترک کرنے کی اطلاع دی تھی جمعیت اسلامی نے کابل ریڈیو کی اطلاعات من گھڑت اور بے بنیاد قرار دی ہیں (آزانس افغان)

کابل کے نزدیک روسی طیارہ تباہ کر دیا گیا۔ افغان دارالحکومت میں روسیوں کے رہائشی علاقے پر راکٹوں سے حملہ

جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے کابل کے مشرق کی طرف سروبی کے علاقے میں ایک روسی طیارہ مار گرایا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق کابل شہر میں مجاہدین نے روسیوں کے رہائشی علاقے مکرویان کو راکٹوں سے نشانہ بنایا جہاں کے نقصانات کی تفصیل نہیں مل سکی۔ مجاہدین کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی طیارہ کابل جلال آباد شاہراہ کے دائیں طرف ماہی پر ڈیم کے نزدیک مجاہدین کے مرکز پر بمباری کر رہا تھا کہ زمین سے فضا تک مار کرنے والے میزائل کی زد میں آ گیا۔ میزائل لگتے ہی طیارے کو آگ لگ گئی جو سب ڈویژنل قصبے سروبی کے نزدیک گر کر تباہ ہو گیا ۲۹ر اکتوبر کی اس کارروائی میں طیارے کا پائلٹ پیراشوٹ کے ذریعے اترتے ہوئے دیکھا گیا۔ سروبی کے علاقے میں ایک روز قبل مجاہدین نے درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے میزائلوں سے گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ کر دیا جس کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ ادھر افغان دارالحکومت میں

شہری چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۷ر اکتوبر کو روسی فوجی اور سول افسروں کے رہائشی علاقے مکرویان پر راکٹ برسائے۔ اسی روز شام کے وقت کابل سے جنوب کی طرف سب ڈویژن بگرامی کے علاقے سیاہ بینی میں مجاہدین نے فوجی مرکز پر راکٹوں سے یلغار کی جس کے نتیجے میں فوجی مرکز کی عمارت کا ایک حصہ شدید متاثر ہوا۔

قندھار چھاؤنی کے نزدیک بارودی سرنگیں پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ

قندھار چھاؤنی کے نزدیک حزب اسلامی کے مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ اور اس کا عملہ ہلاک ہوگیا۔ بتایا گیا ہے کہ قندھار شہر سے گشتی فوجی دستہ ۲۸ر اکتوبر کو چھاؤنی کی طرف جا رہا تھا جس کا ایک ٹینک بارودی سرنگوں کا نشانہ اور دو ناکارہ ہوگئے دریں اثنا افغانستان کے صوبے پکتیا کی محاصرہ شدہ خوست چھاؤنی کے اردگرد ایک بار پھر جنگ میں شدت پیدا ہوگئی ہے اطلاعات کے مطابق ۳۱ر اکتوبر کو دومنڈی کے مورچوں میں گھمسان کا رن پڑا جس کے دوران مجاہدین نے دو حفاظتی چوکیاں اڑا دیں۔ اس معرکے میں روسی دستے کو ایک ٹینک اور دو فوجیوں سے محروم ہونا پڑا۔ مجاہدین فرار ہونے والے دستے کا اسلحہ اور سامان رسد مالی کنڈاؤ لے آئے۔

صوبہ زابل میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائی۔ خونریز جھڑپ میں بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے

افغان صوبے زابل سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مجاہدین کے ایک گروپ نے ۹ر اکتوبر کو صوبائی صدر مقام قلات غزنی کے نزدیک واقع فوجی کیمپ پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس کارروائی میں بارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی ہوگئے جبکہ ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی راکٹوں کا نشانہ بن گئی فوجی کیمپ کے لئے امدادی دستے کی آمد مجاہدین نقصان اٹھائے بغیر اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے۔

قندھار شہر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیاں

۲۴ر اکتوبر (داشانس افغان) افغانستان کے دوسرے بڑے شہر قندھار اور اس کے نواحی علاقوں میں مجاہدین کی چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور دو ٹینکوں کے علاوہ ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہوگئی۔ قندھار سے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع کی اطلاعات کے مطابق شہری چھاپہ مار مجاہدین کے ایک گروپ نے ۱۴ر اکتوبر کو قندھار شہر کے علاقے چہار باغ کی حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے حفاظتی چوکی کا ایک ٹینک راکٹ لگنے سے ناکارہ ہوگیا۔ جبکہ چار روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک بتائے گئے ہیں اس کارروائی کے دوران حفاظتی چوکی میں مقیم فوجی چوکی تباہ کر دی جسے راکٹوں سے نشانہ بنایا گیا تھا ایک گھنٹے کی مزاحمت کے بعد حفاظتی چوکی سے روسی کٹھ پتلی فوجی سات لاشیں اور متعدد لاشیں لئے فرار ہوگئے۔ حفاظتی چوکی کا ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی راکٹوں کے فائر سے تباہ ہوگئی۔ جس کے ساتھ مجاہدین نے حفاظتی چوکی کی عمارت ملبے کا ڈھیر بنا دی

صوبہ وردگ میں فوجی قافلے پر حملہ خونریز تصادم کے دوران تیرہ روسی فوجی ہلاک و زخمی۔ دو مجاہد شہید ہوگئے

صوبہ وردگ سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قیام حق فرنٹ کے مجاہدین نے ۸ر اکتوبر کو کابل قندھار شاہراہ پر واقع سید آباد قصبے کے نزدیک روسی فوجی قافلے کو گھیر کر حملہ کیا۔ فوجی قافلے میں شامل ایک ٹینک اور دو جیپیں راکٹوں کا نشانہ بن گئیں۔ جن کا ملبہ چھوڑ کر فوجی قافلہ صوبائی ہیڈکوارٹر میدان شہر کی طرف واپس چلا گیا۔ تیز رفتار حملے کے دوران جوابی فائرنگ سے دو مجاہد گل محمد خان اور زلے نامی شہید اور سات زخمی ہوگئے روسی فوجی قافلے نے واپسی اختیار کرتے وقت دیہی آبادیوں پر گولہ باری کی جس سے دس مکان تباہ ہوگئے۔

وادی لوگر میں روسی فوج کی بڑی پیمانے پر کارروائی۔ اندھا دھند بمباری سے ۷۴ شہری جاں بحق، ڈیڑھ سو مکانات تباہ ہوگئے

۲۶ر اکتوبر (داشانس افغان) کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قابض روسی حکام نے برکی برک۔ محمد آغا اور آب چکان کے علاقوں میں بڑے پیمانے پر کارروائی کی ہے جس کے دوران روسی طیاروں کی اندھا دھند بمباری سے جو ... افراد

شہید اور ڈیڑھ سو مکانات ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ اطلاعات کے مطابق ۱۵ سے ۲۲ر اکتوبر تک جاری رہنے والی فوجی کاروائی کی تفصیلات دیتے ہوئے بتایا ہے کہ روسی طیاروں کے علاوہ بکتر بند دستوں کی گولہ باری سے کتب خیل۔ زقوم خیل۔ کلنیگار آب جوش۔ باد خواب۔ قلعہ خشک اور بابوس کی دیہی آبادیاں شدید متاثر ہوئی ہیں۔ ان ذرائع کا دعویٰ ہے کہ فوجی کاروائی کے دوران مجاہدین نے شدید مزاحمت کی اور مسلسل جدوجہد کے بعد روسی دستوں کو واپس جانے پر مجبور کر دیا۔ روسی دستوں کو جانی نقصان کے ساتھ آٹھ ٹینکوں اور ایک ہیلی کاپٹر سے محروم ہونا پڑا ہے جسے ۱۹ر اکتوبر کی صبح برکی برک قصبے کے نزدیک نشانہ بنایا گیا پسپا ہونے والے روسی دستوں میں تازہ دم فوجی بھی شامل ہیں جو گردیز کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے محمد آغا قصبے سے کچھ دور مجاہدین کے گھیرے میں آ گئے تھے حزب اسلامی کے ذرائع کا کہنا ہے کہ اس کاروائی میں روسی طیاروں نے چودہ نیپام بم بھی گرائے جس سے کھڑی فصلیں نذر آتش اور بھاری تعداد میں مویشی ہلاک ہو گئے ہیں۔ نیپام بم باد خواب اور آب جوش کی آبادیوں پر برسائے گئے۔ جہاں کے مکین بمباری کے پیش نظر پہاڑوں میں پناہ لے چکے تھے۔

صوبہ کنڑ میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائی۔ راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور ایک گاڑی تباہ ہوگئی

افغانستان کے صوبے کنڑ میں حزب اسلامی کے مجاہدین نے ۱۰ر اکتوبر کو فرنگ کے علاقے میں حفاظتی چوکیوں پر راکٹ برسائے جس کے نتیجے میں ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی۔ اطلاعات کے مطابق مجاہدین کو واپسی کے راستے میں فوجی دستوں کی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم اطلاع ملنے پر متاثرہ علاقے میں دیگر تنظیموں کے حریت پسندوں نے روسی فوجیوں کو مار بھگایا۔ مجاہدین کو محاصرے سے نکالنے کی جدوجہد میں آٹھ روسی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ (راشد النبی افغان)

صوبہ بغلان اور وادی پنجشیر میں مجاہدین کی چھاپہ مار کاروائیاں

اٹھارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک و زخمی

دو حفاظتی چوکیاں نذر آتش کر دی گئیں

کابل سے روس جانے والی شاہراہ سالانگ پر واقع صوبہ بغلان کے قصبے پل خمری کے نزدیک مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے گشتی دستے کی ایک بکتر بند گاڑی اڑا دی۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ ۱۹ر اکتوبر کو اس کاروائی کے دوران بکتر بند گاڑی میں سوار دو روسی فوجی موقع پر ہلاک اور پانچ زخمی ہو گئے ادھر وادی پنجشیر میں مجاہدین نے ۱۲ر اکتوبر کو شاپا کے مقام فوجی دستے کا سامنا کیا ہے۔ ایک لاش اور آٹھ زخمی لئے پسپا ہونا پڑا۔ مجاہدین نے افراتفری کے عالم میں بھاگنے والے فوجی دستے کے ایک وائرلیس سیٹ پر قبضہ کر لیا اسی روز وادی کے مرکزی مقام گل بہار کے نزدیک خونہ دیہہ کے علاقے میں مجاہدین نے دو حفاظتی چوکیوں پر یلغار کی جہاں پر متعین دو کٹھ پتلی فوجی گرفتار اور دیگر مزاحمت کئے بغیر فرار ہو گئے۔ مجاہدین نے دس کلاشنکوف رائفلوں۔ ایک وائرلیس سیٹ اور گولہ بارود کی بھاری تعداد سمیٹ کر حفاظتی چوکیوں کی عمارت نذر آتش کر دیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق استانہ کے مقام پر واقع فوجی کیمپ سے ایک افسر سمیت پانچ افغان فوجی اپنی کلاشن کوف رائفلیں اور چار لاکھ افغانی روپے لئے مجاہدین سے آملے افغانستان کے مشرقی صوبے ننگرہار سے ملنے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ قابض روسی حکام نے اکتوبر کے آخری ہفتے تازہ دم فوجی دستے چپرہار کے علاقے میں متعین کئے ہیں اسی علاقے میں ۲۴ر اکتوبر کو چار باغ اور سلطان پور کے مقام جھڑپوں کے دوران بجاب کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک مجاہد اللہ محمد نامی شدید زخمی ہو گئے۔

صوبہ نیمروز میں روسی فوجی مرکز پر حملہ میزائلوں کے فائر سے ایک ٹینک اور ایک ٹرک تباہ ہو گیا

پاکستان اور ایران سے ملنے والے بلوچ اکثریتی صوبے نیمروز میں مجاہدین نے سب ڈویژنل قصبے خاش رود کے روسی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ ایک ٹینک اور ایک ٹرک تباہ ہو گیا میزائلوں کے فائر سے فوجی مرکز کی عمارت بھی متاثر ہوئی۔

اداریہ

نجیب کو گورباچوف کا الٹی میٹم
روسی قیادت کے امتحان کی آخری گھڑی ہے

ایک خبر کے مطابق روسی رہنما گورباچوف نے افغانستان کے کٹھ پتلی سربراہ ڈاکٹر نجیب کو یہ الٹی میٹم دیا ہے کہ اب انہیں اپنی حکومت کا دفاع خود اپنی فوج کے ذریعہ کرنا پڑے گا.

اگرچہ یہ خبر ایسی نہیں کہ اس پر آسانی سے یقین کر لیا جائے. لیکن اگر اس میں ذرا بھر بھی صداقت ہے تو ظاہر ہے اس سے افغان عوام اور مجاہدین کو کیا اختلاف ہو سکتا ہے۔ افغانستان سے غیر ملکی فوج کو بہر حال ایک نہ ایک دن نکلنا ہی ہے ہمیں یقین ہے کہ روس کو پچھلے ۹ سالہ جنگ کے دوران یہ تجربہ اچھی طرح ہو چکا ہے کہ افغانستان کے غیور عوام اور مجاہدین ناقابلِ تسخیر ہیں اور غالباً اسی تجربہ نے اسے اس انداز سے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اب اسے اس طویل جنگ اور مجاہدین کی ناقابلِ شکست فوج سے کسی نہ کسی طرح دامن چھڑا لینا چاہیئے۔

اس الٹی میٹم سے پہلے بھی روسی رہنما گورباچوف کی طرف ایک بیان منسوب کیا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ افغانستان روس کے لیے ایک رستا ہوا ناسور ہے ۔ روسی رہنما کے اس اظہار خیال سے بھی یہ اشارہ ملتا ہے کہ اب کریملن کی قیادت کو ہوش کے ناخن آرہے ہیں۔ اور مسئلہ افغانستان کے معاملہ میں اس کی سوچ کا انداز کچھ بدلا ہے اور اگر بدلا ہے تو یہ ایک اچھی علامت ہے۔ روسیوں کو مستقبل پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ اگر آج وہ اس نیتجے پر پہنچتے ہیں کہ افغانستان سے ان کی جارح افواج کو واپس چلے جانا چاہیئے تو خود یہ ان کے اپنے مفاد میں ہوگا۔ فرض کیجئے کہ کل کو افغانستان آزاد ہو جاتا ہے۔ اور وہاں اسلامی جمہوری حکومت قائم ہو جاتی ہے تو روس بہر حال ایک پڑوسی ملک ہوگا

صوبہ پکتیا میں چھاپہ مار کارروائیوں کے دوران دو ٹرانسپورٹ طیارے ایک ہیلی کاپٹر تباہ - نرانزی اور خوست کی چھاؤنیوں پر مجاہدین کی گولہ باری - اٹھارہ فوجی ہلاک دس گرفتار کر لئے گئے

۷ نومبر (آژانس افغان) افغانستان کے صوبے پکتیا میں مجاہدین کے ذرائع نے دو ٹرانسپورٹ طیارے اور ایک ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے ان ذرائع کے مطابق مجاہدین نے نرانزی اور خوست کی چھاؤنیوں کی شدید گولہ باری کی رپورٹ کے مطابق سو نومبر کی رات مجاہدین نے کمانڈر نظام الدین حقانی کی قیادت میں خوست چھاؤنی پر جدید میزائلوں اور راکٹوں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں رن وے پر کھڑے دو ٹرانسپورٹ طیارے ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ روسی ٹرانسپورٹ طیارے مجاہدین کے حملے سے تھوڑی دیر پہلے سامان رسد لیکر خوست کے ایر فیلڈ پر اترے تھے کہ میزائلوں کی زد میں آ گئے

ادھر اطلاعات کے مطابق الفتح فرنٹ سے تعلق رکھنے والے مجاہدین نے کمانڈر مولوی محمد حنیف کی قیادت میں نرانزی چھاؤنی کے نزدیک احمد یاخیل کے مقام ایک روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس کا پائلٹ اور دیگر موقع پر ہلاک ہو گیا۔ دریں اثناء معلوم ہوا ہے کہ نرانزی چھاؤنی سے پندرہ افغان فوجی الفتح فرنٹ کے مجاہدین سے آملے ہیں جنہوں نے بتایا کہ ان کا ایک ساتھی بارودی سرنگوں کے پھٹنے سے جاں بحق ہو گیا تھا مجاہدین نے وادی لغمان کے علاقے منگو میں بھی یکم نومبر کی صبح ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا جو مجاہدین کے ٹھکانوں کا جائزہ لے رہا تھا۔

شاہراہ سالانگ پر چھاپہ مار کارروائی میں دو روسی فوجی ہلاک آٹھ کٹھ پتلی فوجی گرفتار - گولہ بارود پر قبضہ کر لیا گیا۔

کابل کے شمال کی طرف شاہراہ سالانگ پر واقع صوبہ پروان کے علاقے ارجان میں مجاہدین کے ساتھ ۱۲ اکتوبر کو تصادم کے دوران دو روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔ اگلے روز اسی علاقے میں ایک اور کارروائی کے نتیجے میں گشتی فوجی دستے کو مجاہدین نے چاریکار کی طرف واپسی کے لئے مجبور کر دیا۔ تاہم آٹھ کٹھ پتلی فوجی گرفتار کر لئے گئے۔ اس معرکے میں مجاہدین نقصان سے محفوظ رہے اور فوجی دستے کا چھوڑا ہوا گولہ بارود سمیت گرفتار فوجیوں کو لئے اپنے ٹھکانوں کی طرف نکل گئے

صوبہ ہلمند میں افغان مجاہدین کے ٹھکانوں پر روسی طیاروں کی بمباری

افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند میں روسی طیاروں نے مجاہدین کے ٹھکانوں پر بمباری کی جس سے چار مجاہد شہید اور گیارہ زخمی ہو گئے۔ اطلاعات کے مطابق ۲۵ اکتوبر کی صبح سرحدی علاقے فانیشین روسی طیاروں نے آدھ گھنٹے تک مجاہدین کے مورچوں کو نشانہ بنایا۔ دریں اثناء صوبائی ہیڈ کوارٹر لشکرگاہ کے نواح میں مجاہدین کے ایک گروپ نے ۲۳ اکتوبر کو حفاظتی چوکی پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ اطلاعات کے مطابق چھاپہ مار کارروائی کے دوران خونریز جھڑپ میں آٹھ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور ایک مجاہد شہید ہو گیا حفاظتی چوکی کے فوجیوں کے لئے امدادی دستے کی آمد پر مجاہدین تین کلاشنکوف رائفلوں پر قبضہ کر کے محفوظ علاقے کی طرف نکل گئے۔ معلوم ہوا ہے کہ غزنی سے ایک سو دو کلومیٹر دور کابل قندھار شاہراہ پر واقع سب ڈویژنل قصبے مقر کے نزدیک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ پھٹنے سے گشتی فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ اور اس کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔

صوبہ بلخ میں روس جانے والی گیس پائپ لائن پر مجاہدین کا ایک اور حملہ

۲۳ اکتوبر (آژانس افغان) افغانستان کے شمالی صوبے بلخ میں مجاہدین نے پانچ دن کے وقفے سے روس جانے والی گیس پائپ لائن کو ایک بار پھر نشانہ بنایا ہے ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ حرکت انقلاب اسلامی کے مجاہدین نے ۷ اکتوبر کو آسیاب برگ کے علاقے میں گیس پائپ لائن کی حفاظتی چوکی پر راکٹ برسائے اس کارروائی میں راکٹوں کے فائر سے ایک ٹینک اور ایک بکتر بند گاڑی تباہ ہو گئی جن کا عملہ موقع پر ہلاک ہو گیا۔ تیز رفتار حملے میں ایک روسی فوجی اسلحے سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ پانچ کلاشنکوف رائفلیں حفاظتی چوکی سے مجاہدین کے ہاتھ آئیں۔

ادھر روسی سرحد سے ملنے والے صوبے کندز میں نیپام بموں سے تباہی کی مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں جن کے مطابق روسی طیاروں نے ۲۷ ستمبر کو خان آباد

کے علاقے میں بارہ نیپام بم گرائے۔ ان بموں سے متعدد مکانات اور کھڑی فصلوں کے علاوہ باغات نذر آتش ہو گئے۔ جمعیت اسلامی کے ذرائع نے اپنے کمانڈر کے حوالے سے بتایا ہے کہ روسی طیاروں سے بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ اندھا دھند روسی بمباری کے باوجود مجاہدین روسی سرحد کے نزدیک چھاپہ مار کارروائیاں کر رہے ہیں اور جمعیت اسلامی کے مجاہدین نے کمانڈر محمد حنیف کی قیادت میں روسی فوجی قافلے پر راکٹوں سے حملہ کیا فوجی قافلے کی ایک گاڑی راکٹ لگنے سے تباہ اور اس میں سوار تین روسی فوجی ہلاک ہو گئے

وادی لوگر میں مجاہدین اور روسی دستوں کے درمیان جھڑپیں

کابل کے جنوب کی طرف وادی لوگر میں مجاہدین نے بابوس کے مقام فوجی کیمپ اور نواحی حفاظتی چوکیوں پر بیک وقت حملہ کیا۔ ۱۳ر اکتوبر کے اس حملے میں نقصانات کی تفصیل نہیں بتائی گئی۔ اطلاعات کے مطابق اگلے روز روسی طیاروں نے سلوزائی اور زقوم خیل کی دیہی آبادیوں پر بمباری کی جس کے نتیجے میں آٹھ مکانات تباہ ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ مجاہدین نے اکتوبر کے دوسرے ہفتے سرخاب۔ بورگ۔ دوبندی اور آب چکال کے علاقوں چھاپہ مار کارروائی کی ہیں جن کی تفصیلات کا انتظار ہے۔

صوبہ غزنی میں کیمیائی گیس سے چار مجاہد شہید متعدد زخمی

افغانستان میں قابض روسی حکام نے صوبہ غزنی کے علاقے مقر میں کیمیائی گیس استعمال کی ہے جس کے نتیجے میں چار مجاہد شہید اور چھتیس جلدی امراض کا شکار ہو گئے۔ ایجنسی افغان پریس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی بکتر بند دستے نے ۲۵ر اکتوبر کو کابل قندھار شاہراہ پر مقر کے علاقے میں شنیکئ کے مقام حزب اسلامی کے مرکز پر حملہ کیا۔ مجاہدین نے دن بھر کی مزاحمت کے بعد روسی دستے کو واپسی کے لئے مجبور کر دیا جو دو ٹینکوں کا ملبہ چھوڑ کر نو لاشیں اور متعدد زخمی لئے غزنی کی طرف بھاگ نکلا۔ اطلاعات کے مطابق راستے میں فوجی دستے نے مجاہدین کے گروپ پر کیمیائی گیس کے گولے برسائے جو کمانڈر احمد ضیاء کی قیادت میں روسی فوجیوں کا تعاقب کر رہا تھا۔ فوجی دستے نے ایک مجاہد تاج محمد خان کو گرفتار کر لیا تاہم دیگر مجاہدین اپنے شہید ساتھیوں کی لاشیں لیکر آزاد علاقے کی طرف نکل گئے معلوم ہوا ہے کہ زمینی دستوں کی کارروائی کے بعد روسی طیاروں نے متاثرہ علاقوں پر بمباری کی جس کے نقصانات کی تفصیل معلوم نہیں ہو سکی

کابل قندھار شاہراہ پر بارودی سرنگ پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ خونریز جھڑپ تین مجاہد شہید چودہ زخمی ہو گئے

غزنی سے ملحقہ صوبے زابل میں مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگ پھٹنے سے فوجی دستے کا ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔ اطلاعات کے مطابق فوجی دستہ ۲۳ر اکتوبر کو صوبائی ہیڈکوارٹر جاتے ہوئے شاہ جوئی قصبے کے نزدیک گذر رہا تھا کہ بارودی سرنگ کی زد میں آ گیا۔ ٹینک کی تباہی کے ساتھ گھات لگائے مجاہدین نے راکٹوں سے فوجی قافلے پر حملہ کر دیا جس کے دوران تین مجاہد شہید اور چودہ زخمی ہو گئے جبکہ اٹھارہ روسی کٹھ پتلی فوجی ہلاک اور زخمی بتائے گئے ہیں۔ فوجی دستے کی امداد کے لئے ہیلی کاپٹروں کی آمد پر مجاہدین اپنے ٹھکانوں کو واپس چلے گئے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کرنیوالے افغان وفد کا اعلان۔ جنرل اسمبلی ۹ر نومبر کو مسئلہ افغانستان پر بحث شروع کرے گی

سات جماعتی اتحاد نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں افغان عوام کی نمائندگی کرنے والے وفد کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کی قیادت اتحاد کے نو منتخب صدر مولوی محمد یونس خالص کریں گے افغان وفد میں پروفیسر صبغت اللہ مجددی پیر سید احمد گیلانی آفندی۔ مولوی محمد شاہ فضلی عبد القدیر کریاب۔ انجنیئر احمد شاہ اور مولوی حمزہ خان شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ۹ر نومبر کو مسئلہ افغانستان پر بحث کا آغاز کرے گی

قافلۂ شہداء

شہید ولی اللہ

جناب حاجی خیر اللہ کے جواں سال فرزند شہید ولی اللہ ۱۹۶۳ء میں صوبے پکتیا کے (مدیخیلو) نامی گھرانے میں پیدا ہوئے ۱۹۷۸ء میں انہوں نے اپنے دینی فریضے کی ادائیگی کے لئے کمیونسٹوں کے خلاف مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا اور ایک طویل عرصے تک اپنے مجاہد بھائیوں کے ساتھ مصروف جہاد رہے اور آخر کار ۱۹۸۷ء میں "ترکی" نامی ایک فوج چھاؤنی پر حملہ کرنے کے دوران وہ جناب دشمن کی ایک گولی کا نشانہ بنے اور جام شہادت نوش کر گئے

شہید اطلس الدین

شہید اطلس الدین ولد حاجی شہاب الدین ۱۹۶۵ء میں صوبے پکتیا کے (علی شیرو) نامی قصبے کے ایک متدین، محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابھی وہ عنفوان جوانی پر پہنچے ہی نہیں تھے کہ افغانستان میں نام نہاد "انقلاب ثور" رونما ہوا افغانستان کے مسلمان عوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑے جانے لگے تو اس مرد مجاہد نے دینوی کاموں سے منہ موڑا اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان پہنچایا۔
آخر کار ۱۹۸۴ء کے خونین معرکے

کے دوران وہ جناب شہادت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔

شہید عبد الجبار

جناب عبدالستار کے فرزند شہید عبد الجبار نے صوبہ کاپیسا کے "شرخیلی" نامی ایک دیندار، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی ۱۹۷۵ء میں انہوں نے جمعیت اسلامی افغانستان کی رکنیت حاصل کی اور جب افغانستان میں روسی کمیونسٹ انقلاب آیا تو انہوں نے ابتداء ہی سے کفر و الحاد کے خلاف اپنی اسلامی اور دینی ذمہ داری کے فرائض کو بہ خوبی انجام دیا۔ جگہ جگہ اپنے ہموطنوں کو دشمنوں کے

پلید اور مذموم عزائم سے باخبر کیا اور اس طرح مسلحانہ جہاد کا آغاز کیا۔ ایک طویل عرصے تک میدان کارزار میں دشمن کے لئے قہرساماں بنے رہے۔ وہ صف اول کے مجاہد تھے۔ دشمن کے قلب میں گھس کر ان پر کاری ضرب لگانا ان کا ایک اچھوتا انداز تھا۔ آخر کار ۱۹۸۶ء کے ایک خونین معرکے کے دوران وہ دشمن کے خلاف بے جگری سے لڑتے اور دادِ شجاعت پاتے ہوئے دشمن کے ایک توپ کے گولے کا نشانہ بنے اور اس طرح اپنی جان شیرین کو جان آفرین کے سپرد کر بیٹھے۔

۔شہید عبدالغفور

شہید عبدالغفور ولد فقیر محمد نے ۱۹۴۹ء میں صوبہ پروان کے (ملتانی) نامی محلے کے ایک نہایت شریف، متدین اور علم دوست گھرانے میں

آنکھ کھولی۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے والدین سے سیکھی وہ جناب بچپن ہی سے جہاد اور شہادت کے شیدائی تھے جذبہ جہاد ایثار و قربانی ان کی رگ رگ میں سمایا تھا۔ جب افغانستان میں کمیونسٹوں نے افغان حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں سنبھالی اور اسلام دشمنی کا آغاز کیا اور افغان عوام کو صرف مسلمان ہونے کے جرم کی پاداش میں قتل کیا جانے لگا۔ تو اس مرد مجاہد نے جہاد کو دینوی کاموں پر ترجیح دی اور مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ کئی معرکوں میں دشمن کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور بھاری مقدار میں ان سے گولہ بارود چھین کر اپنے آپ اور اپنے مجاہد بھائیوں کو مسلح کرتا رہا۔ آخرکار وہ ۱۹ مارچ ۱۹۸۶ء کے دن وہ روسیوں کے ایجنٹوں (پرچمی) کے ذریعے اچانک حملے کا شکار بنا اور اس طرح وہ جام شہادت نوش کر گئے۔

شہید عبدالرؤف

شہید عبدالرؤف نے صوبہ بغلان کے ایک دور افتادہ (برنگ) نامی گاؤں کے ایک متدین، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی والدین کی نیک تربیت اور پرورش کے باعث وہ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند ہو چکے تھے ابھی وہ آٹھویں جماعت کے طالب علم ہی تھے کہ افغانستان میں کفر و الحاد کا نظام رائج ہونا شروع ہو گیا افغان عوام بے تحاشا کمیونسٹوں کا شکار بننے لگے۔ ذرا ذرا سی بات پر بہانہ تلاش کر کے مسلمانوں کو قتل کرنا شروع ہو گیا۔ اس مرد مجاہد نے تعلیم ادھوری چھوڑی اور عملی جہاد کا آغاز کیا۔ ۱۹۸۵ء تک متواتر اسلام

کے دشمنوں کے خلاف سرگرم جہاد تھے بالآخر ۱۹۸۵ء کے ایک خونین معرکے میں وہ شہید ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

۔شہید عزیزاللہ

جوان سال شہید عزیزاللہ ولد محمد اعظم نے ۱۹۵۳ء میں صوبے کابل کے (لونیاز) نامی گاؤں کے ایک نہایت نیک، متدین اور محب وطن گھرانے میں آنکھ کھولی۔ بچپن ہی سے انہیں

حصول علم کا شوق تھا۔ چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں انہیں سکول میں داخلہ دلایا گیا۔ لیکن مالی مشکلات کی بنا پر وہ اپنی تعلیم آگے نہ بڑھا سکے اور

ایک آزاد شغل کا پیشہ اختیار کیا تاکہ روزمرہ زندگی کسی مشکل کے بغیر بسر کر سکے۔ جب افغانستان میں روسی انقلاب آیا اور وہاں کے عوام پر مظالم کے پہاڑ توڑے جانے لگے تو اس مجاہد نے دنیوی کاموں سے منہ موڑا اور روسیوں کے خلاف میدان کارزار میں کود پڑا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد وہ اپنی مجاہدین کا (سرگروپ) تعین ہوا۔ اور ایک طویل عرصے تک اپنی اس اہم ذمہ داری کو بوجہ احسن نبھایا اور جہاد فی سبیل اللہ کی راہ میں کبھی بھی اور کسی بھی موقع پر کوئی غفلت نہ برتی۔ آخرکار یہ مرد مجاہد یکم اگست ۱۹۸۵ء کے (سرغاب) نامی علاقے کے ایک خونین معرکے میں جام شہادت نوش کر کے اپنے ابدی ارمان پر فائز ہوگئے۔

شہید سید شاہ عبداللہ

جناب سید عباس کے جواں سال فرزند سید شاہ عبداللہ ۱۹۶۸ء میں صوبے لوگر کے (میر قادر شاہ) نامی گاؤں کے ایک دیندار، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں دینی تعلیم اپنے والدین سے سیکھی، جونہی افغانستان میں نام نہاد "انقلاب ثور" رونما ہوا تو اس مرد مجاہد نے اپنے والدین کی نصیحت کے مطابق کمیونسٹوں کے خلاف بندوق اٹھائی اور میدان جہاد میں کود پڑے۔ یہ اپنے مجاہد بھائیوں میں سب سے کمسن مگر نہایت دلیر مجاہد تھا۔ کئی معرکوں میں اپنے ہم رزم مجاہد بھائیوں کے شانہ بشانہ دشمن سے ٹکر لیتا رہا اور اپنی مجاہد بھائیوں سے داد شجاعت پاتا رہا۔ آخرکار ۱۹۸٦ء کے "سرسنگ" نامی علاقے کے خونین معرکے میں جب کہ اس کی عمر ۱۸ برس کی تھی شہید ہو کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

شہید سید ملنگ

جناب سید امیر کے جواں سال صاحبزادے شہید سید ملنگ ۱۹٦۴ء میں صوبے لوگر کے "دہ شیخ" نامی گاؤں کے ایک متدین، علم دوست اور محب وطن گھرانے میں پیدا ہوئے۔ جب افغانستان

میں روسی انقلاب آیا تو اس نے کاروبار زندگی سے منہ موڑا اور اپنے دشمن کے خلاف مسلح جہاد کا آغاز کیا۔ شہید موصوف ایک نڈر، بے باک مجاہد تھا۔ کئی معرکوں میں شاندار کامیابیوں نے اس کے قدم چھوئے آخرکار ۲۰ر جولائی ۱۹۸۷ء کے دن (کوتل یک پایہ) نامی علاقے میں دشمن نے اُن پر گھات لگا کر اچانک حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجے میں وہ اپنے دیگر ساتھیوں سمیت جام شہادت نوش کر گئے۔

ہمارا نعرہ

- اللہ کی رضا ، ہمارا مقصد
- حضرت محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے رہبر
- قرآن ہمارا قانون
- جہاد فی سبیل اللہ ہمارا راستہ
- اللہ کی راہ میں شہادت ہماری بہترین تمنّا ہے

ہمارا نصب العین

اگر ہم جہاد کر رہے ہیں یا رُوسی سامراج کی یلغار اور ظُلم کے واسطے ہجرت پر مجبُور ہو کر پریشانی اور غُربت کی حالت میں اپنے وطن کو چھوڑنا پڑا ہے اور ہر طرح کی مصیبتیں اٹھا رہے ہیں تو یہ سب عظیم نصب العین کیلئے ہے اور وہ ہے افغانستان میں خلافتِ اِسلامی کا احیاء۔

افغانستان میں روسی درندگی اور بربریت کی منہ بولتی تصویریں

اور اس کی خواہش ہوگی کہ اس غیر جانب دار اور اسلامی ملک سے بھی اس کے تعلقات قائم و برقرار رہنے چاہئیں۔ مگر ایسا اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب روس خود سے فوجیں واپس بلانے کا فیصلہ کرے۔ اگر جنگ کے نتیجہ میں افغانستان آزاد ہوا تو پھر اس امر کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی کہ ان دونوں ملکوں کے درمیان رسمی تعلقات بھی قائم ہو سکیں۔

خبروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ گورباچوف نے جب سے مذکورہ بالا الٹی میٹم ڈاکٹر نجیب کو دیا ہے، اس کے ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے ہیں۔ اس لئے کہ اس نے اب تک روسی آقاؤں کو خوش کرنے اور افغان عوام کو فریب دینے کے لیے جتنے ہتھکنڈے استعمال کئے سب ناکام ہو گئے۔ قومی مصالحت کا فارمولا، مخلوط حکومت کی تجویز، ایک طرفہ جنگ بندی کا ڈھونگ اور اسی نوع کے دیگر پرفریب طریقے آزماتے گئے مگر سب کے سب ناکام ہوتے۔ اسی بناء پر کٹھ پتلی نجیب، گورباچوف کی حالیہ باتوں سے کچھ زیادہ ہی بوکھلایا نظر آرہا ہے۔ نجیب کا حال تو یہ ہے کہ خود اس کے اپنے خاندان کے لوگ بھی اس کا ساتھ چھوڑتے جا رہے ہیں۔ ایک مصدقہ اطلاع ہے کہ اس کا سگا بھائی صدیق اللہ حال ہی میں روپوش ہو کر مجاہدین سے جا ملا ہے اور اس وقت پنج شیر کے نامور کمانڈر احمد شاہ مسعود کی قیادت قبول کرکے نجیب کے خلاف نبرد آزما ہے اسی طرح روس کے سابق اور مقتول پٹھو نور محمد ترکئی کے بھائی کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ فرار ہو کر مجاہدین سے پناہ کا طلب گار ہے۔

علاوہ ازیں کابل انتظامیہ کے بیشتر اعلیٰ عہدیدار یہ یقین کر چکے ہیں کہ مستقبل کے افغانستان میں ان کے لیے اب کوئی جگہ نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بچوں کو یورپ اور کمیونسٹ ملکوں میں بھیج دیا ہے۔ یہ لوگ اپنا سرمایہ بھی تیزی سے بیرونی ملکوں کے بنکوں میں منتقل کر رہے ہیں اور اس مراعات یافتہ طبقہ کے اندر عجیب و غریب قسم کی سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ ظاہر ہے ان تمام حالات کا علم ڈاکٹر نجیب کو بھی ہے اسی بناء پہ وہ زیادہ گھبرایا ہوا اور شدید اعصابی دباؤ کا شکار ہے۔

گورباچوف کا نجیب کو خواہ کیسا الٹی میٹم ہو اور نجیب خواہ کتنا ہی گھبرایا ہوا ہو۔ مجاہدین کے جہاد میں اس وقت تک سرمو فرق نہیں آسکتا، جب تک روسی فوجیں بوریا بستر سمیٹ کر افغانستان سے رخصت نہیں ہو جاتیں اور وہاں ایک غیر جانب دار اسلامی حکومت وجود میں نہیں آجاتی ؛

فرمانِ الٰہی

اللہ کا لشکر ہی غالب رہے گا

یہ لوگ پہلے تو کہا کرتے تھے کہ کاش ہمارے پاس وہ "ذکر" ہوتا جو پچھلی قوموں کو ملا تھا تو ہم اللہ کے چیدہ بندے ہوتے۔ مگر (جب وہ آگیا) تو اُنہوں نے اس کا انکار کر دیا۔ اب عنقریب انہیں (اس روش کا نتیجہ) معلوم ہو جائے گا۔ اپنے بھیجے ہوئے بندوں سے ہم پہلے ہی وعدہ کر چکے ہیں کہ یقیناً ان کی مدد کی جائے گی اور ہمارا لشکر ہی غالب ہو کر رہے گا۔

(صافات)

تشریح:

اللہ کے لشکر سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو اللہ کے رسول کی پیروی کریں اور اس کا ساتھ دیں نیز وہ غیبی طاقتیں بھی اس میں شامل ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالےٰ اہل حق کی مدد فرماتا ہے۔

اس امداد اور غلبے کے معنیٰ لازماً یہی نہیں ہیں کہ ہر زمانہ میں اللہ کے ہر نبی اور اس کے پیروؤں کو سیاسی غلبہ ہی حاصل ہو بلکہ اس غلبے کی بہت سی صورتیں ہیں۔ جن میں ایک سیاسی غلبہ بھی ہے۔ جہاں اس نوعیت کا استیلاء اللہ کے نبیوں کو حاصل نہیں ہوا ہے وہاں بھی ان کا اخلاقی تفوّق ثابت ہو کر رہا ہے

جن قوموں نے ان کی بات نہیں مانی ہے اور ان کی دی ہوئی ہدایات کے خلاف راستہ اختیار کیا ہے۔ وہ آخر کار برباد ہو کر رہی ہیں۔ جہالت و ضلالت کے جو فلسفے بھی لوگوں نے گھڑے اور زندگی کے جو بگڑے ہوئے اطوار بھی زبردستی رائج کئے گئے۔ وہ سب کچھ مدّت تک زور دکھانے کے بعد آخر کار اپنی موت آپ مر گئے۔

مگر

جن حقیقتوں کو ہزارہا برس سے اللہ کے نبی حقیقت و صداقت کی حیثیت سے پیش کرتے رہے ہیں وہ پہلے بھی اٹل تھیں اور آج بھی اٹل ہیں انہیں اپنی جگہ سے کوئی ہلا نہیں سکا ہے۔

ارشادِ نبویؐ

فخریہ بات نہیں ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ بیٹھے ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ جب ان کے قریب آئے تو آپؐ نے ان کی گفتگو سنی، کوئی تعجب سے کہہ رہا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنا خلیل بنایا ہے. کوئی کہتا تھا. کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر براہِ راست گفتگو کی ہے. کوئی کہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ کہلانے کا شرف بخشا ہے. کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ حضرت آدمؑ کو صفی اللہ کے لقب سے نوازا ہے جب آپؐ باہر تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا میں نے تمہاری تمام گفتگو اور تمہارے تعجب کا معاملہ دیکھا اور سنا. کوئی شبہ نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ تھے جیسا کہ تم کہہ رہے تھے اور اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہمکلامی عطا ہوا تھا اور کوئی شبہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ اور روح اللہ کے لقب سے نوازے گئے تھے اور اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام نگاہِ ربوبیت میں خلافت کے لئے منتخب ہوئے.

لیکن تم کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ میں حبیب اللہ ہوں اور یہ فخریہ بات نہیں ہے اور قیامت میں حمد و ثنا کا جھنڈا میرے ہی ہاتھ میں ہوگا آدم علیہ السلام اور ان کے سوا سب مخلوق اس کے نیچے ہوگی اور یہ بھی فخریہ بات نہیں ہے اور قیامت میں سب سے پہلا مخلوق کی شفاعت کرنے والا رسول میں ہوں اور سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول ہوگی وہ رسول بھی میں ہوں اور یہ بھی فخریہ بات نہیں ہے. جنت کی کنجی جو سب سے پہلے کھٹکائے گا وہ رسول میں ہوں اللہ تعالیٰ سب سے پہلے میرے لئے جنت کھولے گا اور مجھ کو اس میں داخل فرمائے گا اور اس وقت میرے ساتھ محتاج مؤمنوں کی جماعت بھی ہوگی اور میں اللہ تعالیٰ کی نظر میں گزری ہوئی اور آنے والی تمام مخلوق میں سب سے زیادہ معزز و مکرم ہوں اور اس میں فخر کا کوئی شائبہ نہیں ہے ترمذی

تشریح:

صحابہؓ کی ایک جماعت حضورؐ کی گھر سے تشریف آوری سے قبل مختلف انبیاء کے فضائل بیان کر رہی تھی کہ حضورؐ تشریف لے آئے اور آپؐ نے صحابہ کی ساری گفتگو سماعت فرمائی، صحابہ کرامؓ نے جن جن انبیاءؑ کا ذکر جن اوصاف سے کیا تھا حضورؐ نے اس کی تصویب فرمائی پھر اپنی پیغمبرانہ حیثیت کے بارے میں چند حقائق سے انہیں مطلع فرمایا اور اس لئے فرمایا کہ جن خصوصیات سے آپؐ کو نوازا گیا تھا اور اس کا علم اللہ اور اس کے رسولؐ کے سوا اور کسی ذریعے سے ممکن نہیں آپؐ نے اپنی حیثیت کے بارے میں ہر حقیقت کے ساتھ فرمایا ولا فخر یعنی یہ فخریہ بات نہیں. میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں وہ صرف اظہار حقیقت ہے کسی فضیلت کا بیان نہیں.

اپنی پیغمبرانہ حیثیت کے بارے میں آپؐ نے جن حقائق کا اظہار فرمایا وہ حسب ذیل ہیں.

- آپ حبیب اللہ ہیں
- قیامت کے دن حمد و ثنا کا جھنڈا آپؐ کے ہاتھ میں ہوگا.
- ساری مخلوق اس جھنڈے تلے ہوگی.
- قیامت میں مخلوق کی شفاعت کرنے والے سب سے اوّل آپؐ ہوں گے اور جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول ہوگی وہ بھی آپؐ ہوں گے.
- اوّل و آخر کی تمام مخلوق میں اللہ کی نگاہ میں سب سے معزز و محترم آپ ہیں.

یہ سب حقائق ہیں اور فخر و مباہات کا اظہار نہیں.

آپؐ نے مزید انکشاف فرمایا کہ جنت میں داخلے کے وقت آپؐ کے ساتھ حدیث کے الفاظ میں فقراء المؤمنین بھی ہونگے اس سے مراد بے کس و نادار اہل ایمان ہیں جو دنیوی اعتبار سے اونچی حیثیت نہیں رکھتے تھے. یہاں اشارہ ہے کہ آخرت میں آپؐ کی معیت اہل سرمایہ اور دنیا داروں کو نہیں بلکہ کم استطاعت اور دنیوی اعتبار سے نچلے درجے کے لوگوں کے نصیب میں ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ دین کی نگاہ میں دنیا کی کیا وقعت ہے.

افغان نوجوانوں کو اسلامی تربیت دینے سے متعلق ایک سیمینار میں جمعیت اسلامی افغانستان کے عالی قدر رہبر جناب پروفیسر برہان الدین ربانی کی ولولہ انگیز تقریر

میرے پیارے اور عزیز بھائیو!

سب سے پہلے میں اپنے اُن نوجوانوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے کم عمری کے باوجود اپنے اسلامی اور ایمانی عقیدے کا ایک شاندار مظاہرہ کرکے اس سیمینار کو کامیاب بنایا اور کئی مشکلات کے باوجود تین ماہ کی مسلسل اور انتھک کوششوں سے سیمینار کا "کورس" مکمل کیا۔ میں اُن اساتذہ کرام کا بھی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے اس سیمینار کی شان کو دوبالا کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔ خداوند تعالےٰ انہیں اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائے آمین

میں جانتا ہوں کہ افغان عوام اور دنیا کی ساری امت مسلمہ موجودہ حالات میں گوناگوں مشکلات اور الجھنوں سے دوچار ہے۔ وہ اپنے شاندار مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے لگاتار دن رات مصروفِ عمل ہیں۔ چنانچہ ہم سب شاہد حال ہیں کہ براعظم افریقہ، ایشیا اور دنیا کے ہر اسلامی خطے میں آزادی اور خودمختاری کی خونین جنگیں جاری ہیں اسلام دشمن قوتیں اسلامی ملکوں پر ظالمانہ اور بے رحم حملے کر رہے ہیں اور اسلامی ملکوں میں نفاق اور پھوٹ ڈالنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ نیز اُن کے سمندری حدود کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں اور ان کی بندرگاہوں پر آئے دن حملے کرتے ہیں۔ جہاں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں اُن کا خونِ ناحق بہایا جا رہا ہے اور اُن کے اموال کو لوٹا جا رہا ہے۔

آج اسلامی ملکوں میں مسلمانوں کو اپنے ہی خون میں نہلایا جا رہا ہے۔ لیکن ان تمام دردناک اور الم ناک فاجعوں کے باوجود کسی طرف سے بھی احتجاج کی آواز نہیں اُٹھی اس کے برعکس غیر مسلم ممالک میں اگر کسی قوم کے ایک فرد کو دردِ سر بھی لاحق ہو جائے۔ تو دنیا میں ہمدردیوں کا ایک طوفان اٹھ جاتا ہے۔

چنانچہ ۱۴ کمیونسٹوں کو جب چلی کی حکومت کے خلاف تخریب کاری کے جرم میں گرفتار کیا گیا تو مغربی ملکوں کے بازاروں میں تظاہرات برپا ہوئے اور ہر طرف سے احتجاج کی آوازیں فضا میں گونج اٹھیں لیکن پندرہ لاکھ سے زیادہ بے گناہ افغانوں کے قتل عام پر کسی نے اُف تک نہیں کیا اسی طرح بھارت میں سینکڑوں مسلمان محض مسلمانی کی گناہ پر ہندو راج کے ہاتھوں تہہ تیغ ہوئے۔ مگر دنیا کے کسی بھی ملک کے ایک کونے سے احتجاج نہ ہوا حتیٰ کہ کسی مسلمان ملک نے بھی اپنے ردِ عمل کا اظہار نہیں کیا۔

بلغاریہ کے مسلمان اگرچہ یورپی نژاد ہیں اور دیگر یورپی باشندوں کی طرح زندگی بسر کرنے کا حقدار ہیں لیکن افسوس ایسا نہیں ہے بلکہ انہیں محض مسلمان ہونے کی پاداش میں ایسی اذیت ناک سزائیں دی جاتی ہیں جس کی مثالیں انسانی استبداد کی تاریخ میں بہت کم نظر آتی ہیں۔

میں جیسے کہ پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگرچہ وہ خون اور گوشت پوست کے لحاظ سے یورپی نژاد ہیں۔ مگر حقوقِ انسانی سے محروم ہیں۔ حتیٰ انہیں یہ بھی حق حاصل نہیں کہ وہ اپنے اپنے ملک میں اپنے لئے آزادانہ طور پر نام بھی انتخاب کر سکیں۔ ایسے آزاد ممالک میں ان جنایتوں کے خلاف آج کسی نے اعتراض تک نہیں کیا۔ ہم اُن غیر اسلامی ملکوں سے جنہوں نے اس فاجعے کے خلاف کوئی ردّ عمل کا اظہار نہیں کیا کوئی شکوہ تو نہیں کریں گے۔ البتہ بحیثیت ایک مسلمان ان مسلم ممالک سے شکوہ

ضرورہے کہ ویت نام کی حمایت میں انہیں گلی کوچوں میں مظاہروں کی توفیق ہوئی۔ لیکن اسلامی ممالک یا غیر اسلامی ممالک میں نہتے مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے خلاف وہ ٹس سے مس نہیں ہوئے اور اس ضمن میں ان کی ضمیریں خاموش اور منہ پر تالے پڑے ہوئے ہیں بہ استثنیٰ چند اُن باضمیر مسلمانوں کے جنہیں خداوند برگزیدہ نے ہدایت فرمائی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس صورتِ حال کا علاج کیا ہو سکتا ہے؟ میرے خیال میں اس کی ایک وجہ ہے اور وہ اسلامی قدروں سے ان کی عدم اشتغائی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ اسلام کے دشمن اپنے غلط اور باطل راستوں اور طریقوں پر تو عزم و استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن ہم مسلمان اپنے سچے اور صراطِ مستقیم کے ذریعے جو حق و صداقت کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے کوئی مثبت ردِّ عمل نہیں دکھا سکتے۔ جیسا کہ کمیونسٹوں کے عام اجتماعات میں دیکھا گیا ہے کہ ستر سالہ بوڑھے بھی اپنے نوجوان کمیونسٹوں کے ساتھ ان کی حوصلہ افزائی کے لئے ایک مخصوص جذبے سے کمیونسٹی کے باطل نعرے لگاتے ہیں۔ لیکن باوجود اپنے سیدھے راستے اور آئین برحق کے مسلمان کو یہ توفیق نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کی مصیبت اور آڑے میں اس کے کام آئے۔ بہر حال اس نقیصے اور کمی کو دور کرنے کے لئے ہمیں چاہیئے کہ ایسے اجتماعات کے لئے تربیتی مراکز کھولے جائیں تاکہ ان کے ذریعے ہماری ذوق آگاہی پھلے پھولے اور آج جس کمی کا ہمیں احساس ہے وہ دور ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ کا لطف و احسان ہے کہ آج افغانستان کا اسلامی جہاد ایک فیصلہ کن مرحلے پر پہنچ چکا ہے ہمیں صرف اس پر اکتفاء نہیں کرنا چاہیئے کہ ہمارے مجاہدین جہاد کے خونریز محاذوں پر دشمن کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور ہم مطمئن بیٹھ کر تماشائی بنے رہے اگر تربیت گاہوں میں اسلامی تعلیمات کے مطابق ہم اپنی نوجوان نسل کو اخلاقی اور فکری تربیت نہ دے سکے تو دشمن آسانی سے اپنی شیطانی تبلیغات کے ذریعے ہمارے مورچوں اور حتیٰ جہادی مرکزوں میں ہمارے ایک تعداد افراد کے ذہنوں کو مسموم اور پراگندہ کر کے انہیں غلط راستوں پر ڈال دیں گے اور ان کے ذہنوں کو شکوک و شبہات کی آماجگاہ بنا دیں گے اگر اسلامی تربیت اور ذوق آگاہی و سیاسی ہمارے درمیان پروان نہ چڑھے اور ہم پوری طرح اس سے مستفید نہ ہو جائیں۔ تو پھر دشمن ہماری انہی کمزوریوں سے فائدہ اُٹھا کر ہمارے صفوں میں انتشار کے باعث بن سکتے ہیں۔ لہٰذا اس بارے میں ہمیں بے فکر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ محتاط رہنا چاہیئے کیونکہ ہمارا دشمن مکار اور فریبی ہے